بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ نزل احسن الحدیث (القرآن)

ہفت روزہ

اہلِ حدیث لاہور

مرکزی جمعیۃ اہلِ حدیث پاکستان کا ترجمان

مسلک اہلِ حدیث کا داعی

بیاد
حضرت مولانا سید محمد داؤد غزنوی رحمہ اللہ
حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ

جلد: 45 | ۷ تا ۱۳ ذوالحجہ ۱۴۳۵ھ 3 تا 9 اکتوبر 2014ء | شمارہ: 38

عیدالاضحی ایڈیشن

خاں اور قادری سیاسی طالبان ہیں مذاکرات نہیں مانتے تو سختی کی جائے

امیر محترم کا پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس سے خطاب

حج بیت اللہ الحرام

حج وعمرہ، فقر اور گناہوں کو مٹانے والے!

قرآن وسنت کی روشنی میں

- قربانی اور اس کے عیوب.....؟!
- قربانی کی بجائے جانور کی قیمت صدقہ کرنا.....؟!

قربانی ۔۔۔ فضائل، احکام ومسائل

درس قرآن

جناب پروفیسر احمد حماد حفظہ اللہ

مطلوب حج وقربانی

﴿رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۠ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴾(البقرة)

''اے ہمارے رب! ہمیں اپنا مطیع فرمان بنالے اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک جماعت کو اپنا اطاعت گزار بنائے رکھنا اور ہمیں اپنی عبادت کرنے کے طریقے سکھا اور ہماری توبہ قبول فرما۔ بے شک تو ہی توبہ قبول فرمانے' رحم وکرم کرنے والا ہے۔''

اللہ تعالیٰ کے تمام رسل وانبیاء علیہم السلام ہمیشہ اسی کے در کے پجاری رہے اور ہمیشہ دعاؤں اور مناجات کا سلسلہ اسی ذات سے قائم کیا جو فی الحقیقت ان دعاؤں کو سننے اور قبول فرمانے والی ہے۔ اس آیت مبارکہ میں بھی سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی دعا کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ جس میں درس توحید بھی ہے کہ اللہ کی برگزیدہ ترین ہستیوں نے بھی اپنی اور اپنی اولاد کی بہتری' ہدایت اور نفع کے لیے صرف اور صرف اللہ کی ذات کو ہی پکارا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ اس آیت مبارکہ میں جن عبادات کے طریقے سکھانے کی دعا کی گئی ہے اس سے مراد حج کے ارکان اور طریقے ہیں۔ حج کی بدولت انسان گناہوں کی آلودگی سے پاک صاف ہوجاتا ہے۔ جبکہ اس کے ساتھ ساتھ حج کے ہی ایام میں ایک عظیم مالی عبادت یعنی قربانی کے ذریعہ بھی اللہ کا تقرب حاصل کیا جاتا ہے۔

﴿وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ﴾(الحج: 34)

''اور ہر امت کے لیے ہم نے قربانی مقرر کی ہے۔ تاکہ وہ (بوقت ذبح) اللہ کی نعمتوں پر جو اس نے چوپاؤں کی شکل میں دی رکھی ہیں اللہ کو یاد کریں (اس کا شکر ادا کریں)۔''

جبکہ اس کے بعد حج اور قربانی کا ہدف اور مقصد بھی قرآن نے واضح فرمادیا ہے:

﴿لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ۭ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ ۭ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ ﴾(الحج: 37)

''اللہ تعالیٰ کو قربانیوں کے گوشت اور ان کا خون نہیں پہنچتا۔ بلکہ اسے تو تمہارے دل کی پرہیزگاری پہنچتی (مقصود) ہے۔ اسی طرح اللہ نے ان جانوروں کو تمہارا مطیع کردیا تاکہ تم اس کی رہنمائی کے شکریہ کے طور پر اس کی بڑائیاں بیان کرو اور نیک لوگوں کو خوشخبری سنادیجئے۔''

یہاں مفسرین نے لکھا ہے کہ ''محسنین'' سے مراد وہ نیکوکار ہیں جو کسی دکھلاوے اور شہرت کے حصول کی نیت سے نہیں بلکہ محض اللہ کی رضا کے لیے قربانی اور حج کرتے ہیں۔ اس لیے ہر مسلمان کو چاہیے کہ قربانی کرتے وقت دل کو ریاکاری اور شہرت وناموری کی آلائشوں سے بھی پاک رکھے اور نفسانی خواہشات کی قربانی کا بھی عزم مصمم کرے۔ یہی مقصود قربانی ہے۔

درس حدیث

جناب پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی حفظہ اللہ

عشرہ ذوالحجہ کی فضیلت

[عن ابن عباس قال: قال رسول الله ﷺ: "مَا مِنْ اَيَّامٍ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيْهِنَّ اَحَبُّ إِلَى اللهِ مِنْ هٰذِهِ الْأَيَّامِ الْعَشْرِ". قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! وَلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ؟ قَالَ: "وَلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَلَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذٰلِكَ بِشَيْءٍ.] (رواه البخاري)

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ان دس ایام کے علاوہ کوئی اور ایسے دن نہیں ہیں جن میں کیا ہوا نیک عمل اللہ کو ان دنوں کے عمل سے زیادہ محبوب ہو۔'' صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا' اللہ کی راہ میں جہاد بھی اتنا محبوب نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہ ہی اللہ کی راہ میں جہاد اتنا پسند ہے' ہاں! وہ شخص جو اپنا مال اور اپنی جان لے کر جہاد کے لئے نکلا اور وہاں سے کچھ بھی واپس نہ آیا۔'' (بخاری)

ذوالحجہ کا چاند نظر آنے کے بعد ۱۰ ذوالحجہ تک کے دس دن اللہ کو بہت محبوب ہیں اور ان ایام میں کیا ہوا عمل بھی بہت پیارا ہے۔ یکم سے ۹ ذوالحج تک روزے رکھے جائیں۔ صدقہ وخیرات کی جائے' نفلی عبادات کثرت سے کی جائیں اور دس تاریخ کو قربانی کی جائے کہ اس دن سب سے اچھا عمل اللہ کے ہاں قربانی کرکے جانور کا خون بہانا ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! ان دنوں کا عمل اللہ کی راہ میں جہاد سے بھی افضل ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں جہاد سے بھی افضل ہے مگر وہ شخص جو جہاد کے لئے نکلا اپنا مال بھی ساتھ لیا خود وہاں شہید ہوگیا اس کا سارا مال مجاہدین کے کام آیا وہ ان دنوں کے عمل سے زیادہ ثواب حاصل کرسکتا ہے۔''

ان ایام میں رسول اللہ ﷺ نے کچھ کام کرنے کا حکم دیا اور کچھ کاموں سے روکا ہے' جن کاموں کے کرنے کا حکم دیا وہ عبادات ہیں اور جن کاموں سے روکا وہ حجامت بنوانا اور ناخن ترشوانا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو ذوالحجہ کا چاند دیکھے اور وہ قربانی کرنا چاہتا ہو اسے چاہیے کہ وہ اپنی حجامت نہ بنوائے، اپنے ناخن نہ ترشوائے۔ دس ذوالحجہ کو حجامت بنائے۔'' اور جو شخص قربانی کرنے کی طاقت نہیں رکھتا اس کے لئے فرمایا کہ ''وہ ان دس دنوں میں اپنی حجامت نہ بنوائے اور ناخن نہ ترشوائے۔ جس دن (یعنی دس تاریخ کو) لوگ قربانیاں کریں وہ اپنی حجامت بنالے اور ناخن ترشوالے اسے پوری قربانی کا ثواب نصیب ہوگا۔'' لہٰذا ان ایام کو غنیمت جانتے ہوئے کثرت سے عبادت کی جائے اور حجامت کروانے سے گریز کیا جائے۔

یہ دور اپنے براہیم کی تلاش میں ہے

ان دنوں جبکہ عیدالاضحیٰ کی آمد آمد ہے' وطن عزیز خوفناک سیلاب اور قیامت خیز بارشوں کی تباہ کاریوں سے دوچار ہے۔ ان ارضی وسماوی آفات نے تمام اہل وطن کو رنجیدہ کر دیا ہے۔ سینکڑوں لوگ لقمۂ اجل بن گئے۔ کروڑوں روپے کی کھڑی فصلیں اور املاک تباہ ہوگئیں۔ لاکھوں جانور ڈوب گئے۔ بے شمار بستیاں صفحۂ ہستی سے مٹ گئیں۔ راستے منقطع ہو گئے۔ متاثرین کھلے آسمان تلے امداد کے منتظر ہیں۔ قرآن پاک کے ارشاد کے مطابق کہ ''خشکی اور تری میں فساد وشر لوگوں کے اعمال کا نتیجہ ہے۔'' مگر لوگ عبرت حاصل نہیں کرتے اور اپنے گناہوں سے توبہ نہیں کرتے۔ ان مخدوش حالات میں حکومت اور بعض تنظیمیں متاثرین کو ریلیف دینے میں مصروف ہیں۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث اور اہل حدیث یوتھ فورس کے کارکن بھی پیش پیش ہیں۔ افسوس کی بات ہے کہ سیلاب کی تباہ کاریوں کے باوجود عمران خان اور مولانا قادری لایعنی دھرنے ختم نہیں کرتے۔ متاثرین سیلاب سے انہیں کوئی ہمدردی نہیں۔ شام کو رقص وسرود کی محفل جمتی ہے۔ نعرے بازی ہوتی ہے۔ نوجوان لڑکے اور لڑکیاں ڈانس کرتے ہیں۔ شرکاء کو کھانا اور جیب خرچ ملتا ہے۔ اس کے باوجود سمجھدار لوگ آہستہ آہستہ اپنے گھروں کا رخ کر رہے ہیں۔ دھرنے کی ''رونق'' ماند پڑتی جا رہی ہے۔

یہ امر بھی بڑا افسوسناک ہے کہ عالم اسلام کو بھی کئی مسائل کا سامنا ہے۔ اہل اسلام کا قبلۂ اول یہود کے قبضہ میں ہے۔ اسی طرح مقبوضہ کشمیر کے مسلمان ایک عرصہ سے بھارت کی ظالم فوج کے ہاتھوں ظلم وستم کا شکار ہیں۔ چیچنیا' کسووا' فلپائن' بھارت' برما اور فلسطین کے مسلمانوں پر غیر مسلم قوتوں نے جور واستبداد کی ساری روائتیں تازہ کر رکھی ہیں۔ وقت کا تقاضا یہ ہے کہ مسلمان طاقتیں باہم مل کر اپنے مسائل کے حل اور مستقبل کے لیے جامع لائحہ عمل ترتیب دیں۔ حج کے عظیم وبابرکت موقع پر اسلامی ممالک کے ارباب اختیار کی ابتدائی گفتگو سے آئندہ کے خدوخال تیار ہو سکتے ہیں۔

اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ دین دراصل اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کا نام ہے۔ حقیقی بات یہ ہے کہ مسلمان جب تک اطیعوا اللہ اور اطیعوا لرسول پر عمل پیرا رہے اور قربانی کے حقیقی جذبہ سے سرشار رہے اس وقت تک طاغوتی طاقتیں اس کی ہیبت سے لرزہ براندام رہیں لیکن جب یہ جذبہ سرد پڑ گیا اور حقیقی ولولوں کی جگہ ظاہری رسوم نے لے لی تو مسلمان غیروں کے دست نگر ہو کر رہ گئے۔ عیدالاضحیٰ ہمیں زبان حال سے پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ جب سے تم نے قربانی کی حقیقی روح کو الوداع کہہ دیا ہے رب کائنات نے بھی تم سے عزوشرف کی ساری قدریں چھین لی ہیں۔ سچی بات یہ ہے کہ عید ہر سال لذت کام ودہن کے لیے نہیں آتی۔ یہ اس لیے بھی نہیں آتی کہ ہم زرق برق لباس اور تعیش کے سامان سمیٹ کر اللہ تعالیٰ کو ہی فراموش کر دیں۔ یہ اس لیے بھی نہیں آتی کہ ہم چند سکے خرچ کر کے قربانی کے کچھ بکرے چھترے ذبح کر کے سمجھ لیں کہ ہم نے بہت بڑا معرکہ سر کر لیا ہے۔ بلکہ حق تو یہ ہے کہ یہ چھری جسے ہم ایک جانور کی گردن پر چلا رہے ہیں وقت آنے پر اسلام کی سرفرازی کے لیے اگر اپنی گردن بھی پیش کرنا پڑے تو اس سے بھی دریغ نہ کریں۔ اگر یہ چیز حاصل نہیں تو قربانی ایک رسم ہے جسے ہم بجا لاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ایسی بے روح قربانی سے بے نیاز ہے۔ روح قربانی کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ﴾ ''اللہ تعالیٰ کو تمہاری قربانی کا گوشت اور خون نہیں پہنچتا بلکہ اسے تمہارا تقویٰ ہی مطلوب ومحبوب ہے۔''

یہ عیدالاضحیٰ' یہ مناسک حج' یہ سعی طواف اور میدان عرفات میں لاکھوں اہل توحید کا کفن بردوش کھڑے ہو کر والہانہ انداز میں بار بار لبیك اللهم لبیك، لبیك لا شریك لك لبیك پکارنا اس بات کا اعلان ہے کہ ہمارا سب کچھ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے حاضر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ تمام ادائیں اور صدائیں اس عظیم پیغمبر حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی یاد میں ہم پر فرض کر دی ہیں وہ اولوالعزم پیغمبر علیہ السلام جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں بار بار آزمایا گیا اور ہر آزمائش میں کامیاب ہوا تو اللہ تعالیٰ نے ﴿اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا﴾ کا شرف عطاء فرمایا اور امت مسلمہ کو حکم دیا کہ وہ ہر سال اسوۂ ابراہیم علیہ السلام کو زندہ رکھنے کے لیے اس کی اتباع کرے۔ رسول اللہ ﷺ سے قربانی کے بارے میں

مدیر اعلیٰ
بشیر انصاری
ایم اے

مجلس ادارت
☆ رانا محمد شفیق خاں پسروری
☆ پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد
☆ پروفیسر مقبول احمد قاضی

اس شمارہ میں

درس قرآن وحدیث	1
اداریہ	2
احکام ومسائل	4
موسم حج کے معطر جھونکے..... (خطبہ حرم)	6
اسوۂ ابراہیمیؑ کی یاد	10
عیدالاضحیٰ..... (نظم)	11
حج کا مسنون طریقہ	12
قربانی اور اخلاص	16
ذوالحجہ کا پہلا عشرہ	17
قربانی ..... ایک مسنون عمل	18
قربانی کے احکام ومسائل	20
مکہ..... آباد ہوتا ہے	23
مسلک اہل حدیث	24
اسلام دین رحمت	26
بھولی بسری یادیں	28
اخبار الجماعۃ	31

ادارہ سے جملہ خط کتابت ایڈیٹر کے نام اور ترسیل زر مینجر کے نام کی جائے

پتہ
ہفت روزہ ''اہل حدیث''
چوک اہل حدیث (المعروف بتی چوک)
106، راوی روڈ لاہور۔ 54000
فون: 042-37720257 فیکس: 042-37725525
email:weeklyahlehadith@yahoo.com

بدل اشتراک

سالانہ	500/- روپے
ششماہی	300/- روپے
بذریعہ وی پی	535/- روپے
بیرونی ممالک سے	5500/- روپے
فی پرچہ	15/- روپے

سینئر پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لئے ''لسٹر پرنٹ ان'' شاہ خالد ٹاؤن جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور سے چھپوا کر 106 راوی روڈ لاہور سے جاری کیا۔

پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ﴿مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ﴾ کہ ''یہ تمہارے بابا ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔''

کیا سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کا اشارہ پا کر اپنے لخت جگر سیدنا اسماعیل علیہ السلام کو چھری کے نیچے نہ رکھ دیا تھا؟..... کیا سیدنا ابراہیم علیہ السلام نار نمرود میں بے خطر کود نہیں پڑے تھے؟..... جسے اللہ تعالیٰ نے گلزار بنا دیا۔ ﴿يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا﴾ ؎

آج بھی ہو جو ابراہیم کا ایماں پیدا آگ کر سکتی ہے اندازِ گلستاں پیدا

قربانی دراصل اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک عہد و پیمان ہے کہ مسلمان جانور کی قربانی کر کے یہ عہد کرتا ہے کہ آج میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے جانور کی قربانی کر رہا ہوں۔ اگر کل راہِ خدا میں اپنی جان، مال، گھر بار، دولت اور سب کچھ قربان کرنا پڑا تو اس سے بھی دریغ نہیں کروں گا۔ اِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

عمران، قادری سیاسی طالبان ہیں، مذاکرات سے نہیں مانتے تو سختی کی جائے۔ پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس سے امیر محترم کا خطاب

پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس میں ملک کی سیاسی صورتحال پر بحث، جمعرات کے روز بھی سپیکر سردار ایاز صادق کی زیر صدارت جاری رہی۔ امیر محترم نے بحث میں حصہ لیتے ہوئے کہا کہ پارلیمنٹ اس بات پر متفق ہے کہ آزادی اور انقلاب مارچ بے موقع اور بے مقصد ہیں، اس وقت فوج ایک مشکل جنگ میں مصروف ہے۔ خیبر پختونخوا کی حکومت کو آئی ڈی پیز پر توجہ دینی چاہیے تھی لیکن وہ دھرنے میں بیٹھے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ احتجاج، یلغار اور بغاوت میں بہت فرق ہے۔ وزیر اعظم سے استعفیٰ اسمبلیوں کی تحلیل کا مطالبہ غلط روایت ہے ایسا نہیں ہوگا۔ اس سارے عمل میں معیشت، جمہوریت نظام، ملک اور عوام کا نقصان ہو رہا ہے۔ دھرنے ناکام ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ اصل خدشہ یہ ہے کہ اگر سیاسی جماعتیں یا نیم سیاسی جماعتیں یہ طرز عمل اختیار کریں گی تو اس سے غیر جمہوری قوتیں مضبوط ہوں گی۔ پارلیمنٹ ہاؤس کے باہر اسلام اور اخلاق کی دھجیاں بکھیری جا رہی ہیں۔ انہوں نے طاہرالقادری کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ وہ بتائیں آنحضرت ﷺ نے کس جنگ میں عورتوں اور بچوں کو آگے کیا؟ طاہرالقادری نے جو زبان اپوزیشن لیڈر کے بارے میں استعمال کی اس کی مذمت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ خود ساختہ شیخ الاسلام نے کس طرح یہ بات کی کہ ''احتجاج کی رات لیلۃ القدر سے بہتر ہے۔'' وہ سادہ لوح مسلمانوں سے حلف لے کر غلط کام کر رہے ہیں۔ کیا سیاستدان کو زیب دیتا ہے کہ وہ سول نافرمانی کی کال دے؟ امیر محترم نے کہا کہ ہم شریعت چاہتے ہیں لیکن ڈنڈا بردار شریعت نہیں مانتے اور ڈنڈا بھی وہ ہو جس میں کیل لگے ہوں۔ آنحضرت ﷺ نے کیا اس طرح اسلام پھیلایا؟ ہم نے تو صوفی محمد، لال مسجد اور طالبان کی ڈنڈا بردار شریعت نہیں مانی یہ دونوں بھی سیاسی طالبان ہیں۔ یہ اگر مذاکرات کے ذریعے نہیں مانتے تو ان سے بھی سختی کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ شاہ محمود قریشی نے پولیس کی زیادتی کی بات کی لیکن یہ نہیں بتایا کہ وزیر اعظم ہاؤس میں گھسنے کی کوشش کی گئی جس پر پولیس کو مجبوراً کارروائی کرنا پڑی۔ انہوں نے کہا کہ جب پولیس نے کارروائی کی تو قائدین کنٹینرز میں بھاگ گئے۔ انہوں نے کہا کہ پارلیمنٹ کی یہ بالادستی ہے اور تقدس ہے کہ مین گیٹ پر مظاہرین بیٹھے ہیں۔ سپریم کورٹ کے جج عقبی دروازے سے آتے ہیں۔ ممبران پارلیمنٹ چھپ کر آتے ہیں حکومت اپنی رٹ قائم کرے۔ بیان دیا جاتا ہے کہ پولیس طاقت استعمال نہ کرے۔ انہوں نے کہا کہ اسلام آباد اور پاکستان میں معمول کی زندگی بحال کریں۔ انہوں نے کہا کہ نیا سیاسی پاکستان بن چکا ہے۔ یہ ۹۰ کی دہائی نہیں جب بڑی پارٹیاں اقتدار میں آنے کے لیے وردی والوں کی طرف دیکھا کرتی تھیں۔ ان شاء اللہ سیاسی جماعتیں نیا معاشی پاکستان بھی بنائیں گی۔ جمہوری حکومت کو مدت پوری کرنے دی جائے۔ انہوں نے ممبران سے کہا کہ ہم سب مل کر پاکستان کے لیے مارچ کریں ایک جمہوری اور خوشحال پاکستان کے لیے۔ امیر محترم نے کہا کہ عمران خان جو زبان استعمال کر رہا ہے وہ ان کو زیب نہیں دیتا۔ انہوں نے کہا کہ اچھا ہوتا اگر وہ خیبر پختونخوا میں کارکردگی بہتر بنائے۔

میری سیاسی تربیت اور سوچ کی تعمیر میں نوائے وقت اور درحقیقت حمید نظامی اور مجید نظامی کا بڑا ہاتھ ہے

مجید نظامی میں علامہ محمد اقبالؒ کے مرد مومن اور شاہین کی تمام صفات موجود تھیں۔ مجید نظامی کے تعزیتی سیمینار سے امیر محترم کا خطاب

امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان جناب سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے بزرگ صحافی جناب مجید نظامی کی وفات پر گہرے افسوس کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے مجید نظامی کی صاحبزادی محترمہ رمیزہ مجید نظامی سے نوائے وقت کے دفتر جا کر تعزیت کا اظہار کیا۔ اس موقع پر پروفیسر ساجد میر نے مرحوم کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے کہا کہ وہ تحریک پاکستان اور تحریک آزادی کشمیر کے عظیم سپاہی تھے۔ وہ اسلام اور پاکستان کے بے باک سپاہی تھے۔ انہوں نے ملک میں صحیح معنوں میں نظریاتی صحافت کی بنیاد رکھی اور اصولوں پر کبھی سمجھوتہ نہیں کیا۔ اس کے لیے انہوں نے بڑی سے بڑی قربانی سے بھی دی۔ ہم ان کے خاندان اور لواحقین نوائے وقت گروپ کے جملہ اراکین سے دلی افسوس کا اظہار کرتے ہیں اور مرحوم کی مغفرت کے لیے دعا گو ہیں۔ قبل ازیں انہوں نے ایوان کارکنان تحریک پاکستان میں مجید نظامیؒ کے حوالے سے منعقدہ تعزیتی سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ میں تحریک پاکستان کے دنوں سے ''نوائے وقت'' کا قاری ہوں، میری سیاسی تربیت اور سوچ کی تعمیر میں نوائے وقت اور درحقیقت حمید نظامی اور مجید نظامی کا بڑا ہاتھ ہے۔ اس سوچ کا بنیادی عنصر دین اور وطن سے محبت، اس سے لازوال وابستگی اور اس کی خاطر سب کچھ قربان کرنے کا جذبہ ہے۔ ڈاکٹر مجید نظامی کی کشمیر کاز سے گہری وابستگی تھی۔ آپ بھارتی عزائم کو سمجھتے اور قوم کو اس سے باخبر رکھتے تھے۔ علامہ محمد اقبال کے مرد مومن اور شاہین کی تمام صفات ان میں موجود تھیں۔ ایسی شخصیات صدیوں بعد پیدا ہوتی ہیں۔ آپ پاکستان کیلئے سوچنے والے دیدہ ور تھے۔ نوائے وقت گروپ اور نظریہ پاکستان ٹرسٹ یہ دو ان کی ایسی وراثتیں ہیں جو نہ صرف ان کے نام بلکہ کام کو بھی زندہ رکھیں گی۔ ان کے مشن کو آگے بڑھائیں۔ ڈاکٹر مجید نظامی پاکستان کے دوستوں کے دوست اور دشمنوں کے دشمن تھے۔ ان کے مشن کو آگے بڑھانا ہی ان کو خراج عقیدت پیش کرنے کا بہترین طریقہ ہے۔

احکام و مسائل

جناب مولانا ابو محمد حافظ عبدالستار الحماد مرکز الدراسات الاسلامیہ
سلطان کالونی میاں چنوں خانیوال پاکستان
فون: 065-2663317 موبائل: 0300-4178626
hammad3316@yahoo.com
رابطہ: نماز عصر تا نماز مغرب

قربانی کے بجائے جانور کی قیمت صدقہ کرنا

سوال آج کل کچھ لوگوں کی طرف سے یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ مسلمان ایک دن میں ہزاروں جانور ضائع کر دیتے ہیں' اس کی بجائے ان جانوروں کی قیمت اگر فقراء اور مساکین میں خرچ کر دی جائے تو اس سے غربت ختم ہو سکتی ہے۔ اس اعتراض کا شافی جواب درکار ہے؟

جواب سوال میں مذکور اعتراض دراصل ایسے لوگوں کی طرف سے ہے جو مغربیت اور مغربی تہذیب سے مرعوب اور اس کے دلدادہ ہیں' ان کے اعتراضات کئی طرح کے ہوتے ہیں' جنکی تفصیل درج ذیل ہے:

- قربانی صرف مکہ مکرمہ میں حجاج کرام کرتے ہیں دیگر مقامات پر قربانی کا حکم نہیں ہے۔
- جتنی رقم قربانیوں پر خرچ کی جاتی ہے' اتنی رقم رفاہی منصوبوں پر لگائی جائے۔
- قربانی کرنے سے گوشت اور مال کا ضیاع ہے' جو ایک مسلمان کو زیب نہیں دیتا۔

دراصل ان لوگوں کو محتاجوں اور غریبوں سے کوئی ہمدردی نہیں ہوتی' اگر کوئی ایسا منصوبہ بن جائے جس میں غریبوں سے ہمدردی کا پہلو نمایاں ہو تو یہ حضرات خود کبھی اس فنڈ میں کچھ دینا گوارا نہیں کریں گے۔ ان کی اصل غرض صرف یہ ہے کہ قربانی نہ کرنے کے باوجود بھی وہ مسلمانوں کی نگاہوں میں بخیل اور کنجوس نہ خیال کئے جائیں حالانکہ قرآن مجید کے مطابق قربانی ہر امت میں رہی ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کے لیے ہر چیز قربان کرنے کے لیے تیار رہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''ہم نے ہر امت کے لیے قربانی کا ایک طریقہ مقرر کر دیا ہے تاکہ جو جانور ہم نے انہیں عطا کیے ہیں وہ ان پر اللہ کا نام لیا کریں۔'' (الحج:۳۴)

اس کا عملی اظہار ہر سال قربانی کی صورت میں ہوتا ہے' قربانی میں صرف رقم ہی خرچ نہیں ہوتی بلکہ اللہ کی راہ میں قربانی دینے کا جذبہ بھی پیدا ہوتا ہے جسے اللہ کے نام پر چھری چلانے والا ہی محسوس کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قربانی کے اونٹوں کو اپنا شعائر قرار دیا ہے جس کی توقیر و تعظیم انتہائی ضروری ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''قربانی کے اونٹوں کو ہم نے تمہارے لیے اللہ تعالیٰ کے شعائر بنا دیا ہے جن میں تمہارے لیے بہتری ہے۔'' (الحج:۳۶)

ان شعائر کی تعظیم صرف قربانی کے جانور ذبح کرنے سے ہوتی ہے' ان کی رقم کسی دوسرے مصارف پر خرچ کرنے سے یہ جذبہ قطعاً پیدا نہیں ہوتا۔ یہ خطیر رقم عبادت اور قربانی کے تصور ہی سے خرچ ہو سکتی ہے۔ اس بناء پر قربانی دینے کے لیے رقم خرچ کرنا کوئی مالی ضیاع نہیں ہے بلکہ قربانی کے دن ذبح کرنا اور خون بہانا ہی اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔ قربانی کرنا ایسی عبادت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے نماز کے ساتھ ملا کر بیان کیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''آپ اپنے رب کے لیے نماز پڑھیں اور قربانی کریں۔'' (الکوثر:۲)

ہمارے رجحان کے مطابق کوئی بھی دوسری عبادت قربانی کے قائمقام نہیں ہو سکتی' پھر یہ عمل رسول اللہ ﷺ کی مدنی زندگی سے لے کر آج تک متواتر چلا آ رہا ہے۔ اس کے مشروع ہونے پر ہر دور کے علماء اور عوام کا اجماع رہا ہے۔ اگر قربانی کی قیمت' قربانی کرنے سے افضل ہوتی تو کم از کم کسی دور میں اس پر عمل ضرور ہونا چاہیے تھا۔ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام کا قربانی کرنے پر استمرار اس بات کی واضح دلیل ہے کہ قربانی کی قیمت صدقہ کرنا قربانی کے قطعاً برابر نہیں چہ جائیکہ وہ اس سے افضل ہو۔ اس کے علاوہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں قربانی کے وقت بھوک کے آثار پیدا ہوئے تو اس وقت بھی آپ نے قربانی کی قیمت صدقہ کرنے کے متعلق نہیں کہا بلکہ قربانی کے عمل کو برقرار رکھا اور قربانی کا گوشت لوگوں میں تقسیم کرنے کی ترغیب دی۔ آپ ﷺ نے حکم دیا کہ قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ تک نہ رکھا جائے بلکہ اسے غرباء اور محتاجین میں تقسیم کر دیا جائے۔ بعد میں رسول اللہ ﷺ نے اس پابندی کو ختم کر دیا۔ (بخاری' الاضاحی:۵۵۶۹)

دنیاوی اعتبار سے بھی ہم اس قربانی کا جائزہ لیتے ہیں تو حسب ذیل حقائق سامنے آتے ہیں:

- قربانی کے عمل سے بہت سے غریبوں کا معاش وابستہ ہے۔ مثلاً غریب لوگ قربانی کے جانور پالتے ہیں اور متمول حضرات مہنگے داموں اسے خرید لیتے ہیں۔
- چرم کا کاروبار کرنے والوں کا بھی قربانی کی کھالیں ایک بہترین ذریعہ معاش ہے۔ بہت سے غریب لوگ چرم کی فیکٹریوں میں کام کرتے ہیں اور روزی کماتے ہیں۔
- قربانی کے دنوں میں جانور ذبح کرنے' کھال اتارنے اور گوشت بنانے والوں کا کاروبار بھی عروج پر ہوتا ہے' یہ کام کرنے والے بھی غریب ہوتے ہیں۔
- قربانی کی کوئی چیز بھی ضائع نہیں ہوتی حتی کہ ان کی آنتیں وغیرہ بھی کام آتی ہیں' غریب لوگ انہیں جمع کر کے بھی روزی کماتے ہیں۔

یہ سب قربانی کی برکتیں ہیں' اس کی حکمت یہ ہے کہ اس سے ایک مقدس فریضے کی تکمیل اور عظیم عہد کی تجدید ہوتی ہے۔ اگر مغربی تہذیب سے مرعوب حضرات کا فلسفہ مان لیا جائے تو حج کو بھی موقوف کرنا پڑے گا کیونکہ اس میں بھی اربوں روپے ضائع ہوتے ہیں۔ روزہ بھی ترک کرنا پڑے گا کیونکہ اس سے جسمانی کمزوری اور قوت کار میں کمی آتی ہے۔ اسی طرح نماز اور زکوٰۃ بھی چھوڑنا ہوں گے۔ بہرحال ہمارے نزدیک قربانی ایک ایسی عبادت ہے جس کا کوئی بدل نہیں۔ اس سے جو جذبہ پیدا ہوتا ہے وہ دوسری عبادات سے پیدا نہیں ہوتا۔ واللہ اعلم!

قربانی اور اس کے عیوب

سوال مسلمان ہر سال' اللہ تعالیٰ کے حکم کی پیروی کرتے ہوئے ہزاروں جانور اللہ کی راہ میں قربانی کرتے ہیں' کتاب وسنت کی روشنی میں وہ کون کونسے عیوب ونقائص ہیں جن کی موجودگی میں قربانی کا جانور قربانی کے قابل نہیں رہتا' تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

جواب اس میں کوئی شک نہیں کہ قربانی کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کیا جاتا ہے' اس لیے ضروری ہے کہ قربانی کا جانور موٹا تازہ' خوبصورت اور ہر قسم کے عیب اور نقص سے پاک ہو' اگرچہ اللہ تعالیٰ کو قربانی کا گوشت وپوست نہیں پہنچتا بلکہ اللہ تعالیٰ کو دل کا تقویٰ پہنچتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اللہ تعالیٰ کو قربانی کے جانوروں کا نہ تو گوشت پہنچتا ہے اور نہ خون بلکہ اللہ کو تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے۔'' (الحج: ۳۷)

اس آیت کی روشنی میں اخلاص کے ساتھ قربانی کرنے کی رہنمائی ملتی ہے۔ احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ قربانی کا جانور موٹا' عمدہ' قیمتی ہونا چاہیے اور وہ ہر قسم کے عیب اور نقص سے بھی پاک ہونا چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ نے چند ایک ایسے نقائص کی نشاندہی کی ہے جن کی موجودگی میں قربانی کا جانور' قربانی کے قابل نہیں رہتا۔ چنانچہ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''چار جانور قربانی میں کفایت نہیں کرتے' کانا جانور جس کا کانا پن واضح ہو' بیمار جانور جس کی بیماری ظاہر ہو' لنگڑا جانور' جس کا لنگڑا پن نمایاں ہو' اور وہ جانور جو ہڈی ٹوٹنے سے اتنا کمزور ہو چکا ہو کہ اس میں گودا نہ رہا ہو۔'' (ابوداود' الضحایا: ۲۸۰۲)

اس حدیث کی روشنی میں جس جانور کا کانا پن واضح ہو' اس کی قربانی جائز نہیں' یہی حکم دوسرے عیوب ونقائص کا ہے یعنی بیمار' لنگڑے اور انتہائی لاغر وکمزور جانور کا ہے کہ اگر ان کے عیوب واضح ہوں تو ان کی قربانی جائز نہیں۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ تھوڑا بہت لنگڑا پن جو غور کیے بغیر محسوس نہ ہوتا ہو یا صرف بھاگتے ہوئے محسوس ہوتا ہو وہ قربانی میں عیب نہیں لیکن اس کے باوجود بہتر یہی ہے کہ قربانی کے لیے صاف ستھرے جانور کا انتخاب کیا جائے۔ اسی سلسلہ میں ایک دوسری روایت سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے' آپ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا: ''قربانی کے جانور کے آنکھ اور کان کو غور سے دیکھیں۔'' (نسائی' الضحایا: ۴۳۷۷)

جانور کی خوبصورتی اس کے کان اور آنکھ سے ہوتی ہے' اس لیے رسول اللہ ﷺ نے ان میں ہلکا سا عیب بھی قبول نہیں فرمایا۔ چنانچہ آنکھ کے متعلق درج ذیل عیوب قابل قبول نہیں ہیں:

- وہ جانور جس کی ایک آنکھ کی بینائی ختم ہو چکی ہو۔
- وہ جانور جس کی دونوں آنکھیں ختم ہو چکی ہوں۔
- بعض اوقات بظاہر دونوں آنکھیں درست ہوتی ہیں لیکن ان میں بینائی نہیں ہوتی ایسا جانور قربانی کے قابل نہیں رہتا۔

اسی طرح کان کے متعلق درج ذیل عیوب کی احادیث میں صراحت آئی ہے:

- مقابلہ: جس جانور کا کان آگے سے کٹا ہوا ہو۔
- مدابرہ: جس جانور کا کان جڑ سے کٹا ہوا ہو۔
- خرقاء: جس جانور کے کان میں سوراخ ہو۔

بعض اوقات فارم میں رکھے ہوئے جانوروں کے کان میں سوراخ کر کے اس میں کڑا ڈال دیا جاتا ہے تاکہ علامت کے طور پر کوئی نشانی اس میں آویزاں کر دی جائے' ایسا جانور بھی قربانی کے قابل نہیں رہتا۔ چنانچہ خرقاء کے متعلق حدیث میں وضاحت ہے کہ وہ جانور جس کے کان میں بطور علامت کوئی سوراخ کر دیا جائے۔ (مسند امام احمد: ج ۱' ۱۰۸)

- شرقاء: وہ جانور جس کا کان چیرا ہوا ہو۔

دُم بھی جانور کی خوبصورتی میں شامل ہے لہٰذا دُم کٹا جانور بھی ممنوع ہے۔ (نسائی' الضحایا: ۴۳۷۷)

سینگ کی حیثیت کان جیسی نہیں' اس میں تھوڑا بہت نقص گوارا کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ٹوٹے ہوئے سینگ والے جانور کی قربانی سے منع فرمایا ہے۔ (ابوداود' الضحایا: ۲۸۰۵)

راوی حدیث نے سیدنا حضرت سعید بن مسیّب سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ''اس سے مراد وہ جانور ہے جس کا نصف یا نصف سے زیادہ سینگ کٹا ہوا ہو۔'' (نسائی' الضحایا: ۴۳۸۲) چنانچہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے ایک آدمی نے روایت کیا کہ اگر کسی جانور کا سینگ ٹوٹا ہوا ہو تو کیا اسے بطور قربانی ذبح کیا جا سکتا ہے؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''اس میں کوئی حرج نہیں۔'' (مسند امام احمد: ج ۱' ص ۹۵)

اس سے مراد بھی نصف سے کم سینگ ٹوٹا ہوا ہو۔ اگر اس سے زیادہ ہے تو ایسے جانور کو بطور قربانی ذبح کرنے سے اجتناب کیا جائے۔ بعض لوگ پیدائش کے وقت ہی اس کے سینگ ختم کر دیتے ہیں' اس قسم کے جانور سے بس پرہیز کرنا چاہیے ہاں اگر قدرتی طور پر کسی جانور کے سینگ نہ ہوں تو ایسا جانور جائز ہے۔ واللہ اعلم!

موسم حج کے معطر جھونکے

امام مسجد الحرام
فضیلۃ الشیخ
ڈاکٹر صالح آل طالب حفظہ اللہ

مترجم —— جناب حافظ محمد سرور —— نظر ثانی —— جناب حافظ عبدالحمید ازہر حفظہ اللہ

حمد وثناء کے بعد:

اے اہل اسلام! ان دنوں میں مسجد حرام حجاج کے قافلوں اور رحمن کے مہمانوں کا استقبال کر رہی ہے اور مکہ ومدینہ زائرین کے لیے سجے ہوئے ہیں۔ حج کی ہوائیں چل پڑی ہیں اور حج کے مبارک دن شروع ہو چکے ہیں۔ حجاج کرام اور حج کی تیاری میں مشغول تمام لوگ زیارت بیت اللہ کے شوق سے لبریز اور امنگوں سے معمور ہیں۔ ہر جانب ایک ایسا جذبہ موجزن ہے کہ دل دیارِ مقدس کی جانب لپک رہے ہیں اور سینے میں انگڑائیاں لیتی امنگوں سے روحیں شاداب اور دل اسیر ہو چکے ہیں۔ ایسے پاکیزہ جذبات جن میں امید اور خوف، ڈر اور آرزو اور محبت اور بے قراری و بے تابی ہم آہنگ ہو چکے ہیں۔

جونہی بیت اللہ کی جانب رخت سفر باندھا جاتا ہے، یہ جذبات واحساسات پورے جوبن پر آ جاتے ہیں' مکہ اور اس کے مقدس مقامات اور طیبہ اور اس کے انوار نگاہوں کے سامنے ہوتے ہیں اور آدمی کے ذہن کو ماضی بعید کی جانب پلٹا دیتے ہیں۔ چنانچہ وہ قریش اور اس کے آثار کو، پہلی دعوت اور اس کے اسرار کو اور ان تمام مقامات کو اپنی نگاہِ تخیل کے سامنے پاتا ہے کہ جن کا تذکرہ ایک غیر متحرک دل میں ہیجان برپا کر دیتا ہے اور خوابیدہ محبت کو متحرک کر دیتا ہے۔ ان تمام چیزوں کی یادیں انہی مناظر اور مقامات سے جڑی ہوتی ہیں۔

کعبہ اور بیت اللہ، غار حراء، زمزم اور مقام ابراہیم، غار ثور اور منیٰ، وادیٔ عرفہ اور مسجد نمرہ، صفا کی پہاڑی اور دار ارقم، مشعر حرام، شامہ اور طفیل، مزدلفہ اور شیر، حرہ و ارقم اور بنی سالم بن عوف، مسجد قباء اور بئر اریس، احد پہاڑ اور جنت البقیع، حضور ﷺ کے گھر اور منبر کے درمیان والا روضہ اور خندق کے آثار وغیرہ۔

مکہ اور مدینہ کے ان تمام مقامات کو تو جب بھی یاد کرتا ہے، یا ان کی زیارت اور مشاہدے کی تمنا کرتا ہے یا ان عظیم واقعات کو نگاہِ تصور میں لاتا ہے کہ جو ان مقامات سے جڑے ہوئے ہیں تو تیرے دل پر ایک ایسا احساس چھا جاتا ہے کہ تو اندر ہی اندر رونے لگتا ہے یا ایک پر کیف مسرت میں ڈوب جاتا ہے اور اسی مسرت میں مدہوش ہو کر اسلام کی مرحلہ وار تاریخ کے ساتھ بہنے لگتا ہے چنانچہ ایک جانب فتح ونصرت کی عظیم گھڑیاں نگاہوں میں سما جاتی ہیں اور دوسری جانب بے بسی اور لاچاری کے ایام تخیل میں آ کر سینے کو غم سے معمور کر دیتے ہیں اور آنکھوں سے بے اختیار پانی بہنے لگتا ہے۔

حج کی ہوائیں چل پڑی ہیں اور اس کے مبارک دن آ چکے ہیں۔ تجھے وہ دن بھی یاد آتا ہے جب نبی کریم ﷺ نے لوگوں میں حج کی منادی کرائی تھی اور لوگوں کا یہ عالم تھا کہ وہ پیدل اور سوار، نشیب اور فراز سے، وادیوں اور بستیوں سے، پہاڑوں اور میدانوں سے اور صحراؤں اور شہروں سے امڈ پڑے تھے اور حج بیت الحرام کے سچے جذبے سے معمور تھے۔

اسلام امن وسلامتی کا پیامبر ہے۔ اسلام نے جنگ کے دوران بھی رحمت اور ہمدردی کا دامن نہیں چھوڑا

نبی کریم ﷺ نے مدینہ میں ظہر کی نماز ادا فرمائی اور ذوالقعدہ کی پچیس تاریخ کو ہفتہ کے دن لوگوں کو لے کر روانہ ہوئے۔ اس دوران آپ ﷺ کے اردگرد ایک لاکھ سے زیادہ حجاج جمع ہو چکے تھے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ اس عظیم منظر کا نقشہ ہمارے سامنے کھینچتے ہوئے بیان فرماتے ہیں:

''نبی کریم ﷺ نے مسجد میں نماز پڑھائی، پھر اپنی قصواء نامی اونٹنی پر سوار ہوئے، آپ ﷺ کی اونٹنی جب بیداء کے مقام پر پہنچی تو میں نے آپ ﷺ کے آگے اور پیچھے، دائیں اور بائیں جہاں بھی نگاہ دوڑائی، تاحد نگاہ سوار اور پیدل ہی دکھائی دیئے جبکہ رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان موجود تھے۔ (مسلم)

یہ عظیم اجتماع اللہ کے اس فرمان کی تعبیر تھا۔

''وہی تو ہے جس نے اپنی مدد سے اور مومنوں کے ذریعہ سے تمہاری تائید کی۔'' (الانفال:26)

تجھے ہجرت سے پہلے کا وہ منظر بھی یاد آتا ہے جب نبی کریم ﷺ قبائل کا چکر لگاتے اور انہیں کہتے:

''میرے رب کا پیغام پہنچانے کے لیے مجھے کون پناہ دے گا اور بدلے میں اسے جنت ملے گی۔''

لیکن آپ ﷺ کو اپنے گرد کوئی ایک بھی جواب دینے والا اور مددگار دکھائی نہ دیتا لیکن آج وہی لوگ آپ ﷺ کے پاس ہر دور دراز کے مقام سے چلے آ رہے ہیں۔ تجھے وہ منظر بھی یاد آتا ہے جب آپ ﷺ مکہ سے بے یار ومددگار ہو کر نکلے تھے اور سوائے صدیق رضی اللہ عنہ کے آپ ﷺ کے ساتھ کوئی بھی نہ تھا اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کبھی آپ ﷺ کے آگے چلتے، کبھی پیچھے، کبھی دائیں اور کبھی بائیں۔

لیکن آج آپ ﷺ کے چاروں طرف تاحد نگاہ لوگ ہی لوگ تھے۔

﴿وَ كَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ (الروم)

''اور ہم پر یہ حق تھا کہ ہم مومنوں کی مدد کریں۔''

یہ اللہ کے ضابطے ہیں۔۔۔۔اور یہ وہ روشن مینار ہیں جن سے پیغمبروں کے پیروکار ہر مشکل اور ناگہانی گھڑی میں روشنی اور بصیرت پاتے ہیں۔

اے اہل ایمان! حج کی ہوائیں چل پڑی ہیں اور اس کے مبارک دن شروع ہو چکے ہیں اور ہم گوشِ تصور

سے نبی کریم ﷺ کے حجۃ الوداع کے اس جاودانی خطبے کو سن رہے ہیں۔ جس میں آپ ﷺ نے قیامت تک آنے والی اپنی امت کو کلام حق سے اور اٹل اور غیر متبدل وحی سے مخاطب فرمایا تھا اور اس وقت کے لوگوں کو، ہمیں اور ہمارے بعد آنے والوں کو کہا تھا:

''تمہارے خون اور تمہارے مال آپس میں ایک دوسرے کے لیے حرام ہیں۔ چنانچہ میرے بعد کافر بن کر ایک دوسرے کی گردنیں نہ اتارنے لگ جانا، جاہلیت کا سود باطل ہے اور اللہ نے فیصلہ فرما دیا ہے کہ سود کی کوئی حیثیت نہیں۔ عورتوں کے ساتھ بھلائی کرو، تم پر تمہاری عورتوں کے حقوق ہیں اور ان پر بھی تمہارے حقوق ہیں۔ تمہارا رب ایک ہے اور تمہارا معبود ایک ہے۔ تم سب آدم کی اولاد ہو اور آدم علیہ السلام مٹی سے پیدا ہوئے تھے،'' تم میں سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہے۔''

یہ اللہ کے نبی کے کلمات ہیں جو عدل اور اصلاح کی بنیاد ہیں جن میں آپ ﷺ نے عقیدے، وحدت، خون، مال، انسانیت اور عورتوں کے تمام معاملات واضح فرما دیئے ہیں۔

یہ وہ واقعات ہیں جو تجھے انسانیت کی تاریخ سے آگاہ کرتے ہیں جبکہ انسانیت کی موجودہ صورت حال بتاتی ہے کہ زمین کے جابر اور سرکش لوگ اسے ہمیشہ سے برباد کرتے رہے ہیں اور انبیاء کے دیے ہوئے عقائد میں بگاڑ پیدا کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں تاکہ اس کے بعد انسان کو تباہ کرنا آسان ہو جائے، ان لوگوں نے ہمیشہ یہاں کشت و خون اور عورتوں کی بے آبروئی کا طوفان بپا کیے رکھا تاکہ مال سمیٹ سکیں اور اپنی شہوتیں پوری کر سکیں۔ اور اپنے اثاثے بڑھانے کے لیے سود کو قانونی جواز دیتے رہے۔ جس کے نتیجے میں اقوام اور معاشرے برباد ہوتے رہے، اخلاقی اور خاندانی، نفسیاتی اور بدنی تباہی پھیلی اور مالی اور معاشی بحران جنم لیتے رہے۔

اے اہل ایمان! حج کی ہوائیں چل پڑی ہیں اور اس کے مبارک دن شروع ہو چکے ہیں۔ ہم آپ ﷺ کو ان دنوں میں دیکھتے ہیں کہ آپ ﷺ حج کے ہر رکن اور ہر حصے کے متعلق اعلان فرماتے ہیں کہ ہمارا طریقہ اور روش کفار و مشرکین کے طریقے اور روش کے مخالف ہے یوں آپ ﷺ ان کے طریقے اور روش سے علیحدگی اختیار کرتے ہیں۔ مشرکین اس وقت تک مزدلفہ سے نہیں لوٹتے تھے جب تک سورج طلوع نہ ہو جاتا چنانچہ وہ کہا کرتے تھے کہ ''اے کوہِ ثبیر! روشن ہو جا تاکہ ہم لوٹ سکیں۔'' تو نبی کریم ﷺ نے ان کی مخالفت کی اور طلوع آفتاب سے پہلے لوٹے اور آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ ''ہمارا طریقہ مشرکین کے طریقے کے مخالف ہے۔'' (مسند احمد)

آپ ﷺ کی خواہش تھی کہ آپ ﷺ کی امت اپنے انداز میں مکمل طور پر دوسروں سے مختلف ہو، چنانچہ نہ مشرق کی تقلید کرے اور نہ مغرب کی، اس کا شعار کفار کے شعار سے مشابہ نہ ہو اور نہ یہ اپنے طریقے پر دوسروں کے طریقے کو ترجیح دے۔

آپ ﷺ نے لوگوں کو متنبہ کیا کہ یہی امت انبیاء کی وارث ہے اور اس کی وراثت ہمیشہ سے آسمان کے ساتھ متصل ہے۔ جب نبی کریم ﷺ وادیٔ عسفان سے گزرے تھے تو فرمایا تھا کہ اے ابوبکر! یہ کون سی وادی ہے؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ وادیٔ عسفان ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ: ''یہ وہی وادی ہے جہاں سے ہود اور صالح علیہما السلام دو سرخ رنگ کے اونٹوں پر سوار ہو کر گزر چکے ہیں جن کی لگام پتوں کی بنی ہوئی تھی اور ان انبیاء علیہم السلام نے عباء کا تہبند پہنا ہوا تھا اور نیچے دھاری دار چادر بچھائی ہوئی تھی، وہ تلبیہ پکار رہے تھے اور بیت اللہ کا حج کر رہے تھے۔'' (مسند احمد)

موسیٰ بن عمران اور یونس بن متّٰی علیہما السلام نے بھی بیت اللہ کا حج کیا ہے اور قیامت کے قریب حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی اس کا حج کریں گے۔ رسول اللہ علیہ السلام کا فرمان ہے:

''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! ابن مریم رَوْحاء کی گھاٹی سے حج یا عمرے کا تلبیہ ضرور پڑھیں گے یا حج اور عمرے دونوں کا تلبیہ پڑھیں گے۔'' (مسلم)

اس طرح نبی کریم ﷺ اس امت کو، جب یہ حج کے لیے نکلتی ہے تو انبیاء کرام کے وہ قافلے یاد دلاتے ہیں جن کی جانب اس امت کی نسبت ہے اور جہاں اس کی جڑیں پیوست ہیں تاکہ یہ امت اس مقدس قافلے سے مل جائے۔ آپ ﷺ اس امت کو یاد دلاتے ہیں کہ یہ اپنے حج میں ان لوگوں کے راستے میں گامزن ہے جن پر اللہ کا انعام ہوا ہے جن میں انبیاء ، صدیق اور شہداء شامل ہیں، یوں یہ امت انبیاء کرام کے نقش قدم پر گامزن ہے۔

﴿أُولَٰئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ﴾ (الأنعام: ۹۰)

''اے محمد! وہی لوگ اللہ کی طرف سے ہدایت یافتہ تھے، انہی کے راستہ پر تم چلو۔''

قرآن کریم نے اس جانب یوں توجہ دلائی ہے۔

﴿وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾ (البقرۃ)

''مقام ابراہیم کو مستقل جائے نماز بنا لو۔''

تاکہ امام الموحدین اور ابوالانبیاء ابراہیم علیہ السلام کی موافقت ہو اور نبی کریم ﷺ کے فرمان پر بھی عمل ہو جائے۔

تو ان تمام مناظر اور مقامات کو دیکھتا ہے اور تیرے سامنے اللہ کا یہ فرمان مجسم ہو کر آ جاتا ہے:

﴿وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمَاعِيلُ ۖ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ۖ إِنَّكَ أَنتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِن ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۖ إِنَّكَ أَنتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ۝ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ ۚ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝﴾ (البقرۃ)

''اور یاد کرو ابراہیم علیہ السلام اور اسمٰعیل علیہ السلام جب اس گھر کی دیواریں اٹھا رہے تھے، تو دعا کرتے جاتے تھے: اے ہمارے رب، ہم سے یہ خدمت قبول فرما لے، تو سب کی سننے اور سب کچھ جاننے والا ہے۔ اے رب، ہم دونوں کو اپنا فرمانبردار بنا، ہماری نسل سے ایک ایسی قوم اٹھا، جو تیری فرمانبردار ہو، ہمیں اپنی عبادت کے طریقے بتا، اور ہماری کوتاہیوں سے درگزر فرما، تو بڑا معاف کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔ اور اے رب، ان لوگوں میں خود انہیں کی قوم سے ایک ایسا رسول اٹھا، جو انہیں تیری آیات سنائے، ان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دے اور ان کی زندگیاں سنوارے تو بڑا مقتدر اور حکیم ہے۔''

نبی کریم ﷺ حجۃ الوداع میں لوگوں کو فرماتے

تھے: ''اپنے مشاعر پر مضبوطی سے ٹھہرے رہو کیونکہ تم اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کی وراثت پر ہو۔'' (بخاری ومسلم)

﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا﴾ (المآئدۃ: 3)

''آج میں نے تمہارے دین کو تمہارے لیے مکمل کر دیا ہے اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی ہے اور تمہارے لیے اسلام کو تمہارے دین کی حیثیت سے قبول کر لیا ہے۔''

اس آیت میں رسالت کے اختتام کا اعلان کر دیا گیا اور نبی کریم ﷺ نے بھی اپنے اس فرمان میں اس بات کی جانب اشارہ کر دیا کہ

''حج کے مسائل مجھ سے سیکھ لو کیونکہ شاید میں اس سال کے بعد اگلے سال تمہیں نہ ملوں۔''

یوں آپ ﷺ اپنا مشن اختتام کو پہنچاتے ہیں۔ اپنی امت کو الوداع کہتے ہیں۔۔اپنی امانت اللہ کو سونپتے ہیں اور امت کو یقین دلاتے ہیں کہ حق والوں کے مر جانے سے حق نہیں مرتا۔

حضرت عاصم بن حمید فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے جب حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن روانہ فرمایا تو آپ ﷺ ان کے ساتھ ساتھ انہیں نصیحت کرتے ہوئے باہر آئے۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سوار تھے اور نبی کریم ﷺ ان کی سواری کے ساتھ ساتھ پیدل چل رہے تھے۔ چنانچہ اس موقع پر آپ ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو فرمایا:

''اے معاذ! ممکن ہے کہ تم مجھے آئندہ سال نہ مل سکو اور تمہارا گزر میری مسجد اور میری قبر کے پاس سے ہو۔'' یہ سن کر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی جدائی کے احساس سے بے قرار ہو کر رونے لگے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''اے معاذ! روؤ مت، اے معاذ! روؤ مت''۔ (مسند احمد)

اے اہل اسلام! حج کی ہوائیں چل پڑی ہیں اور اس کے مبارک دن شروع ہو چکے ہیں، دل بے تاب ہیں کہ اللہ کی اس پکار پر لبیک کہتے ہوئے حج بیت اللہ کے عظیم فضل سے بہرہ مند ہو جائیں کہ

﴿وَ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا﴾ (آل عمران: 97)

''لوگوں پر اللہ کا یہ حق ہے کہ جو اس گھر تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو وہ اس کا حج کرے۔''

جبکہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

''اے لوگو! اللہ نے تم پر حج فرض قرار دیا ہے لہٰذا حج ادا کرو۔'' (مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جس نے اس گھر کا حج کیا اور اس دوران کوئی بدگوئی کی، نہ کوئی گناہ کیا تو وہ گناہوں سے یوں پاک ہو جائے گا کہ گویا آج ہی اسے اس کی ماں نے جنم دیا ہے۔'' (بخاری ومسلم)

اسی طرح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ اللہ کے پیغمبر ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''عمرہ کے بعد دوسرا عمرہ درمیانی مدت کے گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مبرور کا بدلہ سوائے جنت کے کچھ نہیں۔'' (بخاری ومسلم)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے پیغمبر ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''حج اور عمرہ تسلسل کے ساتھ کیا کرو کیونکہ یہ غربت اور گناہوں کو اسی طرح دور کر دیتے ہیں جیسے بھٹی لوہے، سونے اور چاندی کی کھوٹ نکال دیتی ہے اور حج مبرور کا بدلہ سوائے جنت کے کچھ نہیں ہے۔'' (ترمذی ونسائی)

اسی طرح نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ ایمان'' پوچھا گیا کہ اس کے بعد کون سا؟ آپ ﷺ نے جواب دیا کہ ''اللہ کے راستے میں جہاد۔'' پوچھا گیا کہ پھر کون سا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''حج مبرور'' (بخاری ومسلم)

حج سے گناہ مٹتے ہیں، غلطیاں معاف ہوتی ہیں، کئی گنا ثواب ملتا ہے اور دعائیں قبول ہوتی ہیں۔

جبکہ یوم عرفہ وہ یوم مشہود ہے جس کی اللہ نے اپنے اس فرمان میں قسم اٹھائی ہے۔

﴿وَ السَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ۝ وَ الْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ۝ وَ شَاهِدٍ وَّ مَشْهُوْدٍ ۝﴾ (البروج)

''قسم ہے مضبوط قلعوں والے آسمان کی اور اس دن کی جس کا وعدہ کیا گیا ہے اور شاہد کی اور مشہود کی۔''

چنانچہ ان آیات میں یوم موعود قیامت کا دن ہے، یوم مشہود سے مراد یوم عرفہ ہے اور شاہد سے مراد یوم جمعہ ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ کے پیغمبر ﷺ نیا رشاد فرمایا: ''یوم عرفہ سے بڑھ کر کسی بھی دن اللہ تعالیٰ بندوں کو آگ سے آزاد نہیں کرتا، اس دن اللہ تعالیٰ قریب آتا ہے اور پھر فرشتوں کے سامنے ان پر فخر کرتا ہے اور کہتا ہے کہ ''یہ لوگ کیا چاہتے ہیں؟'' (مسلم)

اسی طرح آپ ﷺ کا فرمان ہے:

''مجھے امید ہے کہ یوم عرفہ کا روزہ آئندہ اور گزشتہ سال کے گناہوں کا کفارہ بنے گا۔'' (مسلم)

حج سراسر خیر ہے اور دنیا و آخرت کے فوائد کا باعث ہے۔ اللہ کا فرمان ہے:

﴿وَ اَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّ عَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ ۝ لِّيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ وَ يَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ۚ فَكُلُوْا مِنْهَا وَ اَطْعِمُوا الْبَآئِسَ الْفَقِيْرَ ۝﴾ (الحج)

''اور لوگوں کو حج کے لیے اذنِ عام دے دو کہ وہ تمہارے پاس ہر دور دراز مقام سے پیدل اور اونٹوں پر سوار آئیں تاکہ وہ فائدے دیکھیں جو یہاں اُن کے لیے رکھے گئے ہیں اور چند مقرر دنوں میں اُن جانوروں پر اللہ کا نام لیں جو اُس نے انہیں بخشے ہیں، خود بھی کھائیں اور تنگ دست محتاج کو بھی دیں۔''

اس لیے اے مسلمانو! حج کی جانب لپکو کیونکہ کسی کو کوئی علم نہیں کہ کل اس کے ساتھ کیا پیش آ جائے۔

دوسرا خطبہ

حمد وثناء کے بعد:

اے اہل اسلام! اللہ تعالیٰ نے اس مقدس گھر کو عظمت بخشی ہے چنانچہ اپنی کتاب میں اس کی قسم اٹھاتے ہوئے فرمایا:

﴿لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝﴾ (البلد)

''میں قسم کھاتا ہوں اس شہر کی۔'' اور فرمایا:

﴿وَ هٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ۝﴾ (التین)

''اور قسم ہے اس پر امن شہر کی۔''

اور اس کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

﴿إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَهُدًى لِلْعَالَمِينَ ۝ فِيهِ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ مَقَامُ إِبْرَاهِيمَ ۖ وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا ۗ وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ ۝﴾

(آل عمران)

''بے شک سب سے پہلی عبادت گاہ جو انسانوں کے لیے تعمیر ہوئی وہ وہی ہے جو مکہ میں واقع ہے اس کو خیر و برکت دی گئی تھی اور تمام جہان والوں کے لیے مرکز ہدایت بنایا گیا تھا۔ اس میں کھلی ہوئی نشانیاں ہیں، ابراہیم علیہ السلام کا مقام عبادت ہے، اور اس کا حال یہ ہے کہ جو اس میں داخل ہوا مامون ہو گیا لوگوں پر اللہ کا یہ حق ہے کہ جو اس گھر تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو وہ اس کا حج کرے، اور جو کوئی اس حکم کی پیروی سے انکار کرے تو اسے معلوم ہو جانا چاہیے کہ اللہ تمام دنیا والوں سے بے نیاز ہے۔''

اس گھر کی یہ فضیلت ہے کہ اللہ تعالیٰ اس میں ثواب کو کئی گنا بڑھا دیتا ہے۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میری اس مسجد کی ایک نماز دیگر تمام مساجد کی ایک ہزار نمازوں سے زیادہ افضل ہے، سوائے مسجد حرام کے۔'' (مسلم)

یہ اللہ اور اس کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے محبوب خطہ ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ کی قسم! تو اللہ کی سرزمین کا سب سے بہترین حصہ ہے اور اللہ کو پوری زمین سے زیادہ پیارا ہے اور اگر مجھے یہاں سے نکالا نہ جاتا تو میں ہرگز نہ نکلتا۔''

یہ بھی مکہ کی فضیلت ہے کہ یہاں پر موجود ہر انسان، حیوان اور بوٹے کو امن حاصل ہے۔ چنانچہ اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

''مکہ کہ اللہ نے احترام بخشا ہے، لوگوں نے نہیں، اس لیے کوئی بھی آدمی جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو، اس کے لیے جائز نہیں کہ یہاں خون بہائے یا کوئی درخت اکھاڑے۔'' (مسلم)

صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی ایک روایت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ الفاظ بھی موجود ہیں۔

''یہ شہر اس دن سے محترم ہے جب سے اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا ہے۔ اس لیے یہ اللہ کی عطا کی ہوئی حرمت کے مطابق قیامت تک محترم ہے۔ یہاں کا کوئی درخت اکھاڑا نہیں جائے گا، کسی شکار کو خوفزدہ نہیں کیا جائے گا اور کسی گری ہوئی چیز کو اٹھایا نہیں جائے گا سوائے اس آدمی کے جو اس کا اعلان کرنا چاہتا ہو اور یہاں کسی پودے کو توڑا نہیں جائے گا۔''

اس مقدس شہر کی تعظیم تقوے کی دلیل اور تقوے کے حصول کا سبب ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ ۝﴾ (الحج)

''جو اللہ کے مقرر کردہ شعائر کا احترام کرے تو یہ دلوں کے تقویٰ سے ہے۔'' اور فرمایا:

﴿وَمَنْ يُعَظِّمْ حُرُمَاتِ اللَّهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ عِنْدَ رَبِّهِ ۗ﴾ (الحج: 30)

''جو کوئی اللہ کی قائم کردہ حرمتوں کا احترام کرے تو یہ اس کے رب کے نزدیک خود اسی کے لیے بہتر ہے۔''

اس مقدس شہر کی تعظیم میں سرفہرست یہ ہے کہ یہاں شرک سے اور ہر طرح کی بدعات سے اجتناب کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَإِذْ بَوَّأْنَا لِإِبْرَاهِيمَ مَكَانَ الْبَيْتِ أَنْ لَا تُشْرِكْ بِي شَيْئًا وَطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْقَائِمِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ ۝﴾ (الحج)

''یاد کرو وہ وقت جب ہم نے ابراہیم علیہ السلام کے لیے اس گھر (خانہ کعبہ) کی جگہ تجویز کی تھی (اس ہدایت کے ساتھ) کہ میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرو، اور میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور قیام و رکوع و سجود کرنے والوں کے لیے پاک رکھو۔''

چنانچہ یہ وہ گھر ہے جس کی بنیاد ہی توحید پر رکھی گئی ہے۔

اسی طرح اس مقدس گھر کی تعظیم و تطہیر بھی واجب ہے اور اس تعظیم کا طریقہ یہ ہے کہ نیکی کا حکم دیا جائے، برائی سے منع کیا جائے، اور نیکی اور تقوے کی تلقین کی جائے کیونکہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر بھی اللہ کے شعائر میں داخل ہے جس کی تعظیم ضروری ہے۔

بلکہ سلف صالحین رحمہم اللہ میں سے کچھ ائمہ کا خیال ہے کہ اس شہر میں گناہ بھی کئی گنا بڑھ جاتے ہیں۔ حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''مکہ میں نیکیوں کی طرح گناہ بھی کئی گنا بڑھ جاتے ہیں۔''

اس لیے مسلمان کی ذمہ داری ہے کہ اللہ کے شعائر اور حرمتوں کی تعظیم کرتے ہوئے اس کے تقدس کا خیال رکھے اور یہاں اس کے تمام اعمال اللہ کے امر اور شریعت کے مطابق ہوں، یہاں وہ نیک اعمال کرے، اور اللہ کی جس رضا کی تلاش میں یہاں آیا ہے، اسی میں مشغول رہے اور ان تمام باتوں سے پرہیز کرے جو مقاصدِ حج کے منافی ہوں۔ اللہ کا فرمان ہے:

﴿الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَعْلُومَاتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ۗ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمْهُ اللَّهُ ۗ وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَىٰ ۚ وَاتَّقُونِ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ ۝﴾ (البقرة)

''حج کے مہینے سب کو معلوم ہیں جو شخص ان مقرر مہینوں میں حج کی نیت کرے، اُسے خبردار رہنا چاہیے کہ حج کے دوران اس سے کوئی شہوانی فعل، کوئی بدعملی، کوئی لڑائی جھگڑے کی بات سرزد نہ ہو اور جو نیک کام تم کرو گے، وہ اللہ کے علم میں ہوگا سفر حج کے لیے زاد راہ ساتھ لے جاؤ، اور سب سے بہتر زاد راہ پرہیزگاری ہے پس اے ہوش مندو! میری نافرمانی سے پرہیز کرو۔''

اسی طرح اس شہر کے باسیوں کی ذمہ داری ہے کہ اپنے بھائیوں کی اچھی میزبانی کریں، ان کی عزت کریں، ان کے ساتھ تعاون کریں، ان کا بوجھ بٹائیں اور انہیں امور شریعت بتائیں اور اللہ کے ان مہمانوں کے ساتھ تعاون اور درگزر کا رویہ اپنائیں، ان کے ساتھ اچھے اخلاق اور خندہ پیشانی سے پیش آئیں، ان پر شفقت کریں، انہیں تکلیف دینے یا ان کے حقوق مارنے سے پرہیز کریں۔

اللہ تعالیٰ حجاج اور عمرہ کرنے والوں کی حفاظت فرمائے۔ ان کا حج پورا کرے اور ہمارے اور ان کے اعمال قبول فرمائے۔ آمین!

❀❀❀❀❀❀

اسوۂ ابراہیمی علیہ السلام کی یاد

تحریر: جناب مولانا محمد حنیف ندویؒ

جس طرح ایک فرد کے لیے اس عالم کشاکش میں ایسے لمحات مسرت وانبساط کا ہونا ضروری ہے جن سے کہ طبیعت کی پژمردگی دور ہو اور دل شادمانی ونشاط کی تازہ کیفیات سے معمور ہو جائے۔ ٹھیک اسی طرح قوموں اور جماعتوں کے سفر زندگی میں ایسے جزائر کا آنا لازمی ہے جہاں کا رخ آگے بڑھنے کے لیے پچھلی کوفت کا ازالہ کر سکے اور نئے جوش وولولے سے ارتقاء وعروج کی سمتوں کی طرف قدمزن ہو سکے۔ اسلام جو دین فطرت ہے' انسان کی اس نفسیاتی احتیاج سے غافل ہو سکتا تھا جبکہ اس سے بھی زیادہ اور نازک احتیاجات کا اس کے برابر خیال رکھا ہے۔ سچی بات تو یہ ہے کہ اس کی یہی خوبی ہے جس پر قربان ہو جانے کو دل چاہتا ہے۔ اس کے ساتھ شدید وابستگی کو قائم واستوار رکھتی ہے کہ اس کے اوامر ونواہی کے پورے چوکھٹے میں ایک بات بھی ایسی نہیں جس سے معلوم ہو کہ یہ دل اور ضمیر کے فطری تقاضوں کی آواز ہیں۔ بلکہ محض بیرونی اور خارجی تحکم ہے جس کو فطرت وطبیعت انسانی کے علی الرغم خواہ مخواہ عائد کر دیا گیا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے نبوت کے بعد جب مدینہ کو مستقر ٹھہرایا تو یہ دیکھا کہ یہاں نو روز ومہرجان دو مستقل تقریبیں عید کے طور پر منائی جاتی ہیں اور لوگ ان میں لہو ولعب کے تقاضوں کو پورا کرتے ہیں۔ نگاہ نبوت میں یہ بات جچی کہ مسلمانوں کے لیے بھی کچھ دن ایسے ہونے چاہئیں کہ جن میں یہ اس نفسیاتی اقتضا کی تکمیل کر سکیں۔ چنانچہ اس کے جواب میں عیدین کی دو تقریبیں معین ہوئیں تا کہ مسلمان اپنی انفرادیت کو قائم رکھتے ہوئے تشکر وامتنان ایزدی کا اظہار باقاعدہ کر سکیں۔

﴿وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ﴾

''اور تا کہ اللہ نے جو تم کو راہ راست دکھا دی ہے اس پر تم اس کی بڑائی کرو اور تا کہ تم احسان مانو اور شکر وسپاس کا اظہار کرو۔''

سوال یہ ہے کہ کیا عیدین کی یہ تقریب اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ یہ خوش ہونے کے دو دن ہیں اور مسرت واظہار مسرت کے دو مواقع ہیں؟ اور بس!..... نہیں' ایسا نہیں' مسرت وانبساط چاہے کتنی ہی فطری خواہشیں ہوں ان کی یہ اہمیت بہر آئینہ نہیں ہو سکتی کہ اسلام صرف ان کے لیے سال کے دو دن وقف کرے اور مسلمانوں کو اجازت دے کہ دوسری قوموں کی طرح عقل وہوش کے موجبات سے الگ ہو کر اور دین واخلاق کی پابندیوں سے ہٹ کر کھیل کھیلیں اور جو جی میں آئے کر گزریں۔ کیونکہ اسلام کا اپنا ایک نظام ہے۔ فکر وعمل کے متعین سانچے ہیں' اس لیے یہاں خوشی اور جوش بھی اپنی فراوانیوں کے باوجود خاص خدا کے لیے الٹ کر چلتے ہیں۔ لیکن یہ حدود کیا ہیں؟ اس کا جواب اس سوال کے حل ہونے پر موقوف ہے کہ کیا آپ جانتے ہیں کہ عیدالاضحیٰ کی مسرت وشادمانی کی نوعیت کیا ہے؟ اور اس کے پیچھے تاریخ کی کون اہم اور سبق آموز کڑیاں ہیں جن کو فکر ونظر کے سامنے لانا مقصود ہے۔

عیدالاضحیٰ کا یہ مقصد ہے کہ ہر برس مسلمان سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے مشن پر سوچ بچار کریں

سنئے! آج سے کئی ہزار برس پہلے ایک نہایت ہی جلیل القدر پیغمبر گزرے ہیں جن کا نام سیدنا ابراہیم علیہ السلام تھا۔ ان کے ذمہ یہ خدمت تھی کہ یہ اللہ کی توحید کا نعرہ بلند کریں اور پورے جزیرۃ العرب میں ایک رب العزت کی پرستش کی طرح ڈالیں۔ ذمہ داری بہت بڑی تھی اس لیے اللہ تعالیٰ نے امتحان لینا چاہا کہ ابراہیم علیہ السلام کس قدر اس سے عہدہ برآ ہونے کی صلاحیتیں رکھتے ہیں؟ کیونکہ کسی مشن کی کامیابی صرف اس پر موقوف نہیں ہوتی کہ خود اس مشن میں کتنی معقولیت ہے؟ اور جو نصب العین لوگوں کے سامنے پیش کیا جا رہا ہے اس میں کتنی منطقی استواری ہے؟ بلکہ اس کے ساتھ ساتھ دیکھا یہ جاتا ہے کہ پیش کرنے والا کون ہے اور کس درجہ اس نصب العین کے لیے قربانی وایثار کی استعداد رکھتا ہے؟ اللہ کی اس آزمائش نے خواب کا روپ دھارا اور سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے دیکھا کہ میں اپنے بیٹے کو اپنے ہاتھ سے موت کے گھاٹ اتار رہا ہوں۔ یہ دیکھنا تھا کہ سچ مچ سیدنا ابراہیم علیہ السلام اس پر تیار ہو گئے کہ اکلوتے بیٹے کی گردن پر چھری پھیر دی اور اللہ کی راہ میں اپنے جگر گوشہ کی قربانی پیش کر دی۔ کتنی بڑی قربانی ہے یہ اپنے ہاتھ اور اپنی چھری سے اس بیٹے کو ذبح کرنا جس کو کتنی ہی دعاؤں کے بعد بڑھاپے میں پایا ہے اور خدا خدا کر کے ابھی اس نے چلنا ہی سیکھا ہے۔ مگر نصب العین بھی تو کم اہم نہیں۔ ایک خدا کے تخت اقتدار کو زمین پر بچھانا اور دنیا بھر کے سطوت وخدائی کو ختم کر دینا۔ جن لوگوں نے کبھی ایسے اونچے عقیدے کے لیے زندگی وقف کی ہے وہ جانتے ہیں کہ اس راہ میں ایسے موڑ بھی آتے ہیں جبکہ اپنے مفاد کو' خواہشات کو اور عزیزوں وجگر پاروں کو آزمائش میں ڈال کر اس کی حفاظت کی جاتی ہے اس لیے یہ کیونکر ممکن تھا کہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام آزمائش میں نہ پڑتے۔

یہ عید اسی تاریخی واقعہ کی یادگار ہے۔ پس اس میں مسرتوں کی نوعیت یہ نہیں کہ آپ اجلے اور بیش قیمت کپڑے پہنے ہوئے ہیں یا جیب میں روپے کھنک رہے ہیں یا کہ ہزاروں جانور کٹے ہیں اور منوں خون بہہ گیا اور طرح طرح کے کھانوں سے آپ کا دسترخوان آراستہ ہے۔ بلکہ مسرت وانبساط کا پیمانہ یہ ہے کہ اس حقیقت پر غور کیا جائے تو کیا آج بھی دنیا میں وہی گمراہی نہیں جس کے ازالہ کے لیے حضرت ابراہیم علیہ السلام تشریف لائے تھے۔ کیا آج بھی پندار وغرور نے الوہیت وخدائی کی اس صورت کو اختیار نہیں کر رکھا جو نمرود کا خاصہ تھا۔ یعنی آج دنیا میں وہ جگہ کہاں ہے جہاں بادشاہت کے علم نہیں گڑے ہیں؟ جہاں ریاست کے بت نصب نہیں ہیں اور جہاں قوم وملت کے نام پر خواہشات وآرزوؤں کے صنم خانے آباد نہیں ہیں۔ کیا کہیں اللہ کے دین کو نافذ کرنے کی آزادی ہے؟ اور کسی گوشے میں اللہ کے کلمہ کو بلند کرنے کے مواقع میسر ہیں؟ اگر نہیں تو پھر دریافت طلب چیز یہ ہے کہ اسوہ ابراہیمی کو کیوں زندہ نہ کیا جائے؟

باقی صفحہ 15 پر

عید الأضحیٰ

عید اضحیٰ آئی ہے لے کر اخوت کا پیام
دوحۂ بطحا میں لہرائی محبت کی شمیم

تازہ پھر ہوتی ہے، سنت آج ابراہیمؑ کی
ہورہا ہے آج پھر حل عقدۂ ذبح عظیم

رولتے ہیں آج وہ موتی گدایانِ حرم
جن کو آیا تھا لٹانے ایک مکّے کا یتیمؐ

ملک میں ایثار و قربانی کا ہے آج امتحاں
اے مسلمانو! تمہارا تو یہ مسلک ہے قدیم

مولانا ظفر علی خاںؒ

بقیہ قربانی اور اخلاص

کوئی سواری نہیں تو وہ اس حال میں لوٹ گئے کہ ان کی آنکھیں آنسوؤں سے بہہ رہی تھیں کہ ان کے پاس کچھ نہیں، جسے وہ (اللہ کی راہ میں) خرچ کریں۔''

نیت صالح کی وجہ سے ہی اللہ نے ان کے نام مجاہدین کی فہرست میں رقم فرما دیئے۔ اللہ تک ان (قربانی کے جانوروں) کا گوشت ہرگز نہیں پہنچتا اور نہ ہی ان کا خون، لیکن اس تک تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے، یعنی قربانی سے مقصود اخلاص وتقویٰ ہے۔

الشیخ ابن سعدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ''خلوص سے خالی عبادت بے روح جسم کی مانند ہے۔'' اور اللہ رب العزت نے حج اور اس کے متعلقات قربانی وغیرہ میں خلوص نیت کی طرف خصوصی توجہ مبذول کروائی ہے۔ اے میرے رب! مجھے توفیق دے کہ میں نیک عمل کروں جس سے تو راضی ہو جائے۔ یعنی صالحین اپنے نیک اعمال میں نیت صالحہ اور رضائے الٰہی کو مدنظر رکھتے ہیں اور بے شک (ان) آپ کے رب کے پاس ٹھکانا ہے۔ امام ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب ہر چیز کا ٹھکانا اس کی طرف ہے تو انسان کو چاہیے کہ وہ اپنی عبادات میں کسی کو شریک نہ ٹھہرائے۔

وہ (اللہ) جس نے موت وحیات کو پیدا کیا، تاکہ وہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے کون عمل میں زیادہ اچھا ہے اور وہ بڑا زبردست ہے خوب بخشنے والا۔ اللہ رب العزت نے کثرت عمل کو نہیں، بلکہ احسن عمل کا ذکر فرمایا ہے، کیونکہ کثیر عمل اخلاص سے خالی ہو تو بے فائدہ ہے، جبکہ قلیل عمل پر اخلاص کے ساتھ مداومت ایک محبوب اور پسندیدہ فعل ہے---اور وہ لوگ جنہوں نے ایک مسجد بنائی، تاکہ (مسلمانوں کو) ضرر پہنچائیں اور کفر پھیلائیں۔ مسجد بنانا ایک نیک عمل ہے، مگر خرابی نیت اور فساد کی وجہ سے یہ نیک عمل بھی ان منافقوں کے لئے وبال جان اور آخرت میں باعث عذاب ہوگا۔

آخری بات

محترم قارئین! درج بالا سطور کا خلاصہ یہی ہے کہ ہم اس حیات مستعار میں اخلاص کے ساتھ نیک اعمال بجا لائیں۔ یاد رکھیں قیامت کے دن دلوں کی نیتوں کو بھی ظاہر کر دیا جائے گا، اگر ہماری نیت درست ہوئی تو ہم اس دن کی شرمندگی سے بچ سکتے ہیں۔ آیئے عہد کریں کہ ہم ہر نیک کام اخلاص کیساتھ کریں۔ اور [اذ جاء ربك بقلب سليم] کی صفات اپنے اندر پیدا کریں۔

❀❀❀❀❀

الاسلام ڈائری 2015ء

الحمد للہ 2015ء کی الاسلام ڈائری زیر ترتیب ہے، ہم اسے خوب سے خوب تر بنانے کے لیے کوشاں ہیں۔ احباب جماعت اولین فرصت میں اپنے اشتہارات، فون نمبرز اور ضروری تحریریں ارسال فرمائیں تاکہ ڈائری بروقت شائع ہو کر شائقین تک پہنچ سکے۔

ایک صفحہ فور کلر اشتہار 2,500
ایک صفحہ سنگل کلر اشتہار 1,500
نصف صفحہ سنگل کلر اشتہار 800

نوٹ: اشتہار کے ساتھ اس کا زر اشاعت آنا ضروری ہے۔

رابطہ: اہل حدیث پبلی کیشنز 106 راوی روڈ لاہور
0321-6487892 - 0300-4478611
042-37720257 - 055-4443265

حج کا مسنون طریقہ

تحریر
جناب قاری محمد اقبال العزیز
(الریاض)

حج کے سفر کی ترتیب:

① گھر والوں کو وصیت کریں۔
② سفر پر روانگی سے قبل گھر میں دو الوداعی رکعتیں ادا کریں۔
③ گھر بار، اولاد اور مال سے توجہ ہٹا کر اللہ کی طرف مرکوز کریں، جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام نے کیا۔
④ سواری پر بیٹھ کر اللہ کی بارگاہ میں دعائیں کریں۔ سفر کی دعا پڑھیں۔ دنیا و آخرت کی بھلائی کی دعائیں کریں۔ سفر میں ساتھیوں کے آرام کا خیال رکھیں، فضول گفتگو سے بچیں، ساتھیوں کی خدمت میں پیش پیش رہیں۔ کسی کی دلآزاری، غیبت، غلط بیانی، لطیفہ گوئی اور جھگڑے سے بچ کر رہیں۔
⑤ ایسی اشیاء ساتھ لے لیں جو حضور قلب اور خشوع میں معاون ہوں۔ ایک قرآن مجید کا نسخہ، مسواک، عقیدہ، ایمان اور عمل کی اصلاح کے لیے کچھ مفید کتابیں بھی ساتھ لے لیں۔

حج کی فرضیت:

حج کے فرض ہونے کی دلیل یہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا﴾ (آل عمران)

''اور اللہ (کی رضا) کے لیے لوگوں پر اللہ کے گھر کا حج فرض ہے جو وہاں تک جانے کی استطاعت رکھتے ہوں۔''

اور فرمان رسول کریم ﷺ ہے:

[أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ فَحُجُّوا] (صحیح مسلم)

''لوگو! اللہ نے تم پر حج فرض کیا ہے اس لیے حج کرو۔''

جبکہ نفلی حج کی دلیل یہ حدیث پاک ہے:

[تَابِعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَإِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الذُّنُوبَ وَالْفَقْرَ كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خُبْثَ الْحَدِيدِ وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ] (ترمذی، ابن ماجہ)

''حج اور عمرہ یکے بعد دیگرے کرتے رہو کہ یہ دونوں فقر اور گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتے ہیں جس طرح آگ کی بھٹی لوہے اور سونے چاندی کی میل کچیل کو ختم کر دیتی ہے''۔

حج کی اقسام:

حج تمتع: یہ سب سے افضل ہے۔ اس میں عمرہ کے بعد احرام کھول دیا جاتا ہے اور پھر 8 ذوالحجہ کو اپنی رہائش سے احرام باندھ کر منیٰ جاتے ہیں۔ اس حج میں قربانی کرنا واجب ہے۔ جو نہ کر سکے وہ دس روزے رکھے تین ایام حج میں اور سات گھر پہنچ کر۔

حج قران: یہ عمرہ اور حج کی ایک ہی احرام سے ادائیگی کا نام ہے۔ اس میں ایک سعی کافی ہے اور قربانی واجب ہے۔

حج افراد: اس میں دیگر مناسک کے علاوہ طواف قدوم ایک سعی اور طواف افاضہ ہے۔ قربانی واجب نہیں البتہ کوئی کر لے تو ثواب کا کام ہے۔

لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا ہے اس لیے حج کرو۔ حج اور عمرہ، فقر اور گناہوں کو ختم کر دیتے

حج کے ارکان:

چار ہیں ❶ احرام ❷ وقوف عرفہ
❸ طواف افاضہ ❹ سعی۔

اگر کوئی رکن رہ جائے تو حج نہیں ہوتا اور اس کی تلافی کی صورت یہ ہے کہ جیسے ہی موقع ملے حج دوبارہ کیا جائے۔ مثلاً کوئی شخص معمول کے کپڑوں میں حج کر لے یا عرفات میں نہ جائے یا چاہے بھول کر ہی طواف زیارت یا سعی چھوڑ دے تو اس کا حج نہیں ہوا۔

حج کے واجبات: سات ہیں

① احرام میقات سے باندھنا۔ حاجی کے لیے میقات سے احرام کے بغیر گزرنا جائز نہیں۔
② وقوف عرفات غروب آفتاب تک' یہ اس شخص کے لیے جو دن میں وہاں پہنچا لیکن جو غروب کے بعد پہنچا وہ تھوڑی دیر بھی ٹھہرا تو اس کا وقوف ہو جائے گا۔
③ مزدلفہ میں دسویں کی رات گزارنا۔ یعنی آدھی رات یا اس سے زیادہ' مگر جو عرفات سے چلا اور لیٹ ہو گیا اس پر کوئی حرج نہیں۔
④ ایام تشریق کی راتیں منیٰ میں گزارنا۔ یعنی گیارہویں' بارہویں اور تیرہویں کی راتیں' مگر جو بارہویں کو کنکریاں مار کر غروب سے پہلے نکل جائے اس پر کوئی حرج نہیں۔
⑤ جمرات کی رمی ترتیب کے ساتھ کرنا۔ یعنی دسویں کو صرف بڑے جمرے کو اور باقی دنوں میں زوال کے بعد پہلے چھوٹے پھر درمیانے پھر بڑے جمرے کو سات سات کنکریاں مارنا اور ہر ایک کے ساتھ ''اللہ اکبر'' کہنا۔
⑥ حلق یا تقصیر کروانا۔ یاد رہے کہ حلق استرے کے بغیر نہیں ہوتا۔ مشین چاہے موٹی ہو یا باریک وہ حلق نہیں تقصیر ہے۔ حلق کی عبادت میں حکمت یہ ہے کہ یہ اللہ کے لیے بندے کی طرف سے ذلت اور عاجزی کا اظہار ہے۔ دسویں کے اعمال کی ترتیب یہ ہے کہ پہلے رمی' پھر نحر' پھر حلق یا قصر اور پھر طواف افاضہ مگر ناواقفیت' بھول یا رش کی بنا پر کوئی کام آگے پیچھے ہو جائے تو جائز ہے۔
⑦ طواف وداع کرنا۔ یاد رہے کہ طواف وداع حج میں تو واجب ہے مگر عمرہ میں واجب نہیں۔ مذکورہ بالا واجبات میں سے اگر کوئی واجب چھوٹ جائے تو دم دینے سے تلافی ممکن ہے۔

محظورات احرام:

یعنی وہ کام جو احرام کی حالت میں ناجائز ہیں اور یہ تعداد میں 9 ہیں:

① بال کاٹنا' مگر نہاتے ہوئے یا ویسے کوئی بال گر جائے تو حرج نہیں۔

② ناخن کاٹنا' مگر چوٹ لگنے سے ناخن ٹوٹ جائے تو اس کو علیحدہ کرنا جائز ہے۔

③ مرد کا سر ڈھانپنا' مگر سر پر سامان وغیرہ اٹھا لینے میں حرج نہیں۔

④ مرد کے لیے سلا ہوا لباس پہننا۔ مگر پیٹی اور جوتی وغیرہ پر سلائی ہو تو کوئی حرج نہیں۔

⑤ خوشبو لگانا یا سونگھنا۔

⑥ خشکی کے جانور کا شکار کرنا۔

⑦ اپنا نکاح کرنا یا کسی کا کروانا۔

⑧ جماع کرنا۔

⑨ مباشرت یعنی بوس وکنار وغیرہ کرنا۔

حج کی سنتیں:

ارکان وواجبات پورا کر لینے سے حج تو ادا ہو جاتا ہے لیکن اگر کوئی باہمت شخص حج کے تمام مسنون اعمال بھی ادا کرنا چاہے تو یہ بہت اچھا ہے، کیونکہ ''فکر ہر کس بقدر ہمت اوست''۔ ہر بندے کی پرواز اس کی ہمت اور طاقت کے مطابق ہوتی ہے۔ عمومی طور پر حج کی سنتیں آٹھ ہیں جب کہ ہر مرحلہ کی الگ سنتیں بھی کافی ہیں جو آگے اختصار سے آئیں گی۔

① حج کو مفرد طور پر ادا کرنا۔ اس طرح کہ پہلے حج کیا جائے اور پھر کسی حل جعرانہ، تنعیم یا حدیبیہ میں جا کر احرام باندھ کر عمرہ کیا جائے۔

② حج کے اکثر مقامات پر بلند آواز سے تلبیہ پکارنا۔ جب تلبیہ سے فارغ ہو تو اللہ کے نبی پر درود پڑھے اور اللہ سے گناہوں کی معافی اور جنت کا سوال کرے۔

③ طواف قدوم: ایسا حاجی جو حج افراد کر رہا ہے عرفات جانے سے قبل ایک طواف کرے۔ البتہ عمرہ کرنے والے کے لیے عمرہ کا طواف ہی طواف قدوم شمار ہوگا۔

④ طواف سے فراغت کے بعد مقام ابراہیم پر یا جہاں جگہ ملے دو رکعت نماز ادا کرنا۔

⑤ احرام کے لیے دو سفید چادریں استعمال کرنا اگرچہ نہ ملنے کی صورت میں رنگ دار بھی جائز ہوں گی۔

⑥ امام کے لیے مسنون ہے کہ وہ دوران حج چار خطبے ارشاد کرے: پہلا سات تاریخ کو کعبہ کے قریب، اس میں حجاج کو حج کے طریقے اور مسائل و آداب بتلائے۔ دوسرا عرفات کے روز بطن عرفہ میں مسجد نمرہ میں، تیسرا یوم النحر کو منی میں اور چوتھا ایام تشریق میں دوسرے روز یعنی ۱۲ تاریخ کو نماز ظہر کے بعد، اس میں منی سے نکلنے اور واپسی کے سفر کے آداب بتائے۔ تمام خطبے نماز ظہر کے بعد ہوں گے سوائے یوم عرفہ کے کہ وہ دو خطبے ہوں گے اور نماز سے قبل ہوں گے۔

⑦ اگر آسانی سے ممکن ہو تو دوران حج سات مواقع پر غسل کرنا مسنون ہے: پہلا احرام باندھتے وقت، یہ غسل حج کرنے والی عورتوں کے لیے بھی مسنون ہے اگرچہ وہ حیض یا نفاس کی حالت ہی میں کیوں نہ ہوں۔ دوسرا مکہ میں اور تیسرا حرم میں داخل ہوتے وقت اگرچہ آدمی احرام میں نہ بھی ہو۔ چوتھا وقوف عرفہ کرتے ہوئے' بہتر ہے کہ یہ غسل وادی نمرہ میں ہو۔ پانچواں دسویں تاریخ کی فجر کے بعد مشعر حرام کے قریب مزدلفہ میں۔ چھٹا ایام تشریق میں سے ہر دن رمی جمرات سے قبل، ساتواں مدینہ میں داخل ہوتے وقت۔ دراصل ہجوم میں داخل ہوتے وقت غسل کرنے سے بہت سی مشکلات سے خلاصی ہو جاتی ہے۔

⑧ آب زم زم پیٹ بھر کر پینا حتی کے ان لوگوں کے لیے بھی مسنون ہے جو حج عمرہ نہ کر رہے ہوں۔ زم زم پیتے وقت قبلہ رخ ہونا اور جو مراد ہو اس کے پورا ہونے کی نیت سے پینا۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما زم زم پیتے وقت علم نافع، رزق واسع اور ہر بیماری سے شفا کی دعا کیا کرتے تھے۔ زم زم بسم اللہ پڑھ کر قبلہ رو ہو کر تین سانس میں پیے اور اس میں سے اپنے سر، چہرے اور سینے پر بھی ڈالے۔ ان عمومی سنن کے علاوہ ہر ایک موقع ومقام کے لیے الگ تفصیلی سنتیں بھی ہیں جن کا مختصر بیان اس طرح سے ہے۔

احرام کی سنتیں:

غیر ضروری بالوں کی صفائی، ناخن کاٹنا، جسم کا میل کچیل اتارنا اور غسل کرنا جیسا کہ گزر چکا، احرام سے قبل خوشبو لگانا، خواتین کا ہاتھوں کو رنگ دار ہلکی خوشبو لگانا، دو سفید اَن سلی چادریں پہننا، جوتے ایسے استعمال کرنا جو ٹخنوں کو نہ ڈھانپتے ہوں، فرض نماز کی ادائیگی کے بعد احرام باندھنا یا دو رکعت نماز نفل ادا کرنا، پہلی رکعت میں سورۃ الکافرون اور دوسری میں سورۃ الاخلاص پڑھنا، احرام کی نیت اس وقت کرنا جب سواری چلنے لگے اور یہ کہنا: (لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ حَجَّةً يا عُمْرَةً وَحَجَّةً) اور یہ کہنا بھی ثابت ہے: (اَللّٰهُمَّ هٰذِهِ حَجَّةٌ لَا رِيَاءَ وَلَا سُمْعَةَ) تلبیہ کی کثرت کرنا، خصوصا چڑھائی، اترائی اور ساتھیوں کی ملاقات کے وقت، فرض نمازوں کے بعد، رات کے اختتام اور دن کی آمد کے وقت بلند آواز سے تلبیہ کہنا۔ تلبیہ کے مسنون الفاظ (لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ' لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ' إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ' لَا شَرِيكَ لَكَ) میں بعض الفاظ کا اضافہ بھی سنت سے ثابت ہے، مثلاً (لَبَّيْكَ إِلٰهَ الْحَقِّ) اور سیدنا عبد اللہ بن عمر اس طرح کہتے تھے: (لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ. وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ) اور بعض صحابہ یوں بھی کہتے: (لَبَّيْكَ ذَا الْمَعَارِجِ. لَبَّيْكَ ذَا الْفَوَاضِلِ) مگر نبی کریم ﷺ کے تلبیہ پر اکتفاء کرنا ہی افضل ہے۔

عورتیں بھی تلبیہ کہنے میں مردوں ہی کی طرح آواز بلند کریں گی لیکن اگر فتنہ کا اندیشہ ہو تو آہستہ کہیں۔ خواتین نقاب استعمال نہ کریں' مگر سر سے کپڑا لٹکانا جائز ہے چاہے وہ چہرے کو لگتا رہے بس اسے چہرے پر باندھنا نہیں۔

طواف کی شروط:

① ہر قسم کے حدث سے طہارت حاصل کرنا

② ہر چکر کو حجر اسود سے شروع کرنا اور حجر اسود پر ہی ختم کرنا

③ طواف کرتے ہوئے کعبہ کو اپنی بائیں جانب رکھنا

④ قدرت ہو تو پیدل طواف کرنا

⑤ بدن، کپڑوں اور طواف کی جگہ کا پاک ہونا

⑥ طواف کا ہر چکر حجر یا حطیم کے باہر سے پورا کرنا، کیونکہ طواف بیت اللہ کے باہر سے کرنے کا حکم ہے جب کہ حطیم بیت اللہ کا حصہ ہے۔

⑧ طواف کا مسجد حرام کے اندر ہونا

⑨ طواف کے سات چکر پورے کرنا

⑩ طواف کی حالت میں ستر کا اہتمام کرنا

⑪ طواف کے چکر لگاتار تسلسل سے پورے کرنا، الا یہ کہ عذر شرعی ہو۔ مثلا نماز کا وقت ہو جائے یا کوئی حاجات ضروریہ میں سے کچھ پیش آ جائے۔

طواف کی سنتیں:

① طواف کی نوعیت کے مطابق اس کی نیت کرنا مثلا طواف قدوم، طواف عمرہ، طواف افاضہ، طواف وداع

یا طواف نفل وغیرہ

② سنت کی اتباع میں پیدل طواف کرنا حتی کہ عورتوں کے لیے بھی، لیکن دوسرے حجاج کو تکلیف نہ ہو تو سواری پر طواف بھی جائز ہے۔

③ ہر چکر کے شروع میں حجر اسود کو دائیں ہاتھ سے چھونا اور بوسہ لینا اور اس پر اپنا گال رکھنا، موقع نہ ہو تو دونوں ہاتھوں سے حجر کو چھونا اور ان کا بوسہ لینا۔ اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو دور سے ہاتھ کا اشارہ کرنا، نیز طواف شروع کرتے وقت کہنا: (بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ) لیکن بوسہ لینے کے کوشش اس حد تک ضرور کرے کہ دوسروں کو نقصان نہ ہو۔

④ ہر چکر میں رکن یمانی کو ایک بار صرف ہاتھ لگانا چومنا نہیں۔

⑤ ہر ایسا طواف جس کے بعد سعی بھی کرنا ہو اس کے پہلے تین چکروں میں رمل کرنا یعنی ہلکا ہلکا دوڑنا۔

⑥ طواف قدوم میں اضطباع یعنی دایاں کندھا ننگا رکھنا حتی کہ بچوں کے لیے بھی، مگر عورتیں رمل اور اضطباع نہیں کریں گی۔

⑦ جس حد تک ممکن ہو کعبہ کے قریب رہنا۔

⑧ طواف کی تکمیل کے بعد دو رکعت نماز ادا کرنا۔

⑨ حطیم میں داخل ہونا، وہاں نماز پڑھنا اور دعا کرنا، مگر طواف کے دوران حطیم کے اندر سے نہیں بلکہ اس کے باہر سے گزرے۔

⑩ دوران طواف فضول گوئی سے بچنا اور اذکار وتلاوت کی کثرت کرنا۔

شرب زم زم: جب طواف کر کے دو رکعتیں ادا کر لے تو معتمر اور حاجی کے لیے مسنون ہے کہ وہ زم زم پیئے۔

آداب شرب زم زم: مسنون امر یہ ہے کہ

① زم زم کھڑا ہو کر پیئے ② قبلہ رخ ہو کر پیئے

③ تین سانس میں پیئے ④ پینے کے بعد الحمد للہ کہے

⑤ دنیا اور آخرت کی بھلائی کی نیت سے پیئے

⑥ خوب پیٹ بھر کر پیئے ⑦ پی کر دعا مانگے۔

سعی کی شروط:

۱۔ سعی کی نیت کرنا۔ ۲۔ سعی کا طواف کے بعد ہونا ۔ ۳۔ سعی کو صفا سے شروع کرنا اور مروہ پر ختم کرنا۔ ۴۔ قدرت ہو تو پیدل سعی کرنا۔ ۵۔ سعی کے سات چکر پورے کرنا۔ ۶۔ سعی کے چکر لگاتار بلا وقفہ پورے کرنا، الا یہ کہ عذر شرعی ہو۔ (واضح رہے کہ سعی میں طہارت شرط نہیں چنانچہ حیض ونفاس والی خواتین بھی سعی کر سکتی ہیں)۔

سعی کی سنتیں:

۱۔ طواف کے اختتام پر حجر اسود کو ہاتھ لگانا، اگر ممکن ہو، پھر دو رکعت نماز کی ادائیگی۔ ۲۔ پھر صفا کی طرف اس آیت کریمہ کی تلاوت کرتے ہوئے بڑھنا:

﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ ۖ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا ۚ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ ﴿١٥٨﴾﴾

(البقرۃ)

صفا پر اس قدر چڑھنا کہ بیت اللہ شریف نظر آنے لگے، صفا پر کھڑے ہو کر کعبہ کی طرف منہ کر کے تین بار یہ دعا پڑھنا:

(اللّٰهُ أَكْبَرُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، أَنْجَزَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ)

اس کے بعد اللہ سے دعائیں مانگے۔ ۴۔ اب مروہ کی طرف چلنا اور سبز لائٹوں کے درمیان کسی حد تک دوڑنا، صفا پر پہنچ کر وہی اعمال دوبارہ کرنا جو صفا پر کیے تھے، پھر ہر چکر میں یہی کچھ دہرانا۔ ۵۔ سعی پیدل یا سواری پر کرنا جائز ہے مگر نبی کریم ﷺ کو پیدل زیادہ پسند تھا۔ ۶۔ دوران سعی یہ دعا پڑھنا وارد ہے:

(رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعَزُّ الْأَكْرَمُ)

وقوف عرفہ کی سنتیں:

۱۔ نو تاریخ کا سورج طلوع ہونے کے بعد منی سے تلبیہ یا تکبیر کہتے ہوئے روانہ ہونا۔ ۲۔ اگر تلبیہ میں یہ الفاظ بھی شامل کر لے تو کوئی حرج نہیں: (إِنَّمَا الْخَيْرُ خَيْرُ الْآخِرَةِ) ۳۔ امام کا وادی نمرہ میں جا کر زوال تک ٹھیرنا، یہ مقام عرفات کے قریب ہے مگر عرفات کا حصہ نہیں ہے۔ ۴۔ زوال شمس کے بعد امام وہاں سے روانہ ہو کر عُرنہ میں جا اترے گا اور وہاں دو خطبے دے گا؛ یہ بھی عرفات سے باہر ہے، مسجد نمرہ کا ایک حصہ عرفات سے باہر ہے۔ یہیں پر امام خطبہ دیتا ہے۔ ۵۔ پھر ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ ظہر اور عصر کی نماز کو جمع اور قصر کر کے پڑھنا، ان سے پہلے یا بعد کوئی نفلی نماز اللہ کے رسول ﷺ سے ثابت نہیں۔ ۶۔ سنت یہ ہے کہ عرفہ میں موجود حاجی اس دن روزہ نہ رکھے۔

وقوف مزدلفہ کی سنتیں:

۱۔ غروب آفتاب کے بعد تلبیہ وتکبیر کہتے ہوئے آرام ووقار سے مزدلفہ کے لیے روانہ ہونا اور لوگوں کو دھکیل کر آگے نکلنے کی کوشش نہ کرنا، جب خالی جگہ ملے تو تیز ہو جائے۔ ۲۔ مغرب اور عشا مزدلفہ پہنچ کر جمع اور قصر سے ادا کرے مگر شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے وارد ہے کہ اگر دونوں نمازوں میں وقفہ بھی ہو جائے تو حرج نہیں۔ ۳۔ پھر فجر تک سونا مسنون ہے، نبی کریم ﷺ نے اس رات میں عبادت پر آرام کو ترجیح دی تھی، کیونکہ اس سے اگلا دن خاصا مصروف اور پر مشقت ہوگا۔ ۴۔ تمام حاجی نماز فجر مزدلفہ میں ادا کریں گے سوائے عورتوں بچوں اور بوڑھوں اور بیماروں کے جنہیں نصف شب کے بعد نکلنے کی اجازت ہے۔ ۵۔ نماز فجر کے بعد مشعر حرام پر چڑھ کر قبلہ رخ ہو کر صبح کے روشن ہونے تک دعائیں کرنا۔ ۶۔ طلوع شمس سے قبل تلبیہ پکارتے ہوئے مزدلفہ سے روانہ ہو جانا۔ ۷۔ منی میں داخل ہوتے ہوئے بطن محسّر سے ممکن ہو تو جلدی گزر جانا، یہ مقام مزدلفہ اور منی کے درمیان ہے۔ اس جگہ اصحاب فیل پر عذاب الٰہی نازل ہوا تھا۔

رمی جمار کی سنتیں:

۱۔ کنکریاں مزدلفہ سے لے یا منی سے برابر ہے ۲۔ جمرہ کو کنکریاں مارتے وقت جمرہ کی طرف اس طرح منہ کرنا کہ مکہ حاجی کے بائیں جانب ہو اور منی دائیں جانب۔ ۳۔ چنے کے دانے سے ذرا بڑی کنکری لینا، دائیں ہاتھ سے کنکری پھینکنا اور ہر کنکری مارتے وقت اللہ اکبر کہنا۔ ۴۔ رمی جمار دسویں تاریخ کو طلوع شمس کے بعد کرنا ہی سنت ہے حتی کہ وہ عورتیں اور بچے بوڑھے جو آدھی رات کے بعد مزدلفہ سے چل پڑے تھے وہ بھی طلوع کے بعد ہی کنکریاں ماریں، کیونکہ مزدلفہ سے روانگی

کی اجازت ملنا اور بات ہے جبکہ کنکریاں مارنا دوسری بات ہے۔۵۔ اس روز اگر صبح دشواری ہو تو زوال کے بعد بھی رات گئے تک رمی جائز ہے۔۶۔ رمی جمرہ اور حلق یا قربانی کے بعد احرام کھول کر اور لباس پہن کر خوشبو لگانا۔۷۔ منی میں نماز عید نہ ہوگی البتہ نبی ﷺ نے رمی جمرہ کے بعد منی میں خطبہ دیا تھا۔۸۔ جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے کے بعد اس کے پاس دعا کے لیے نہ رکنا۔۹۔ دسویں تاریخ کے اعمال کی مسنون ترتیب یہ ہے: پہلے رمی' پھر نحر' پھر حلق یا قصر اور پھر طواف افاضہ۔ مگر ناواقفیت' بھول یا رش کی بنا پر کوئی کام آگے پیچھے ہو جائے تو جائز ہے۔

قربانی کی سنتیں:

۱۔ رمی جمرہ کے بعد منی میں آجائے اور منحر میں اپنا جانور اپنے ہاتھ سے ذبح کرے، لیکن اگر وہاں نہ پہنچ سکے تو پورا منی قربانی کی جگہ ہے بلکہ پورا مکہ ہی قربانی کی جگہ ہے۔ اگر خود کسی وجہ سے ذبح نہ کر سکے تو کسی کو اپنا نائب بنا سکتا ہے۔۲۔ جانور کو قبلہ رخ کر کے بائیں پہلو پر لٹائے اور اس کے دائیں پہلو پر اپنا دایاں پاؤں رکھے اور کہے:

(بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ ، اللّٰهُمَّ إِنَّ هٰذَا مِنْكَ وَلَكَ، اللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّي)

اور پھر چھری چلا دے۔۳۔ قربانی کا مشروع وقت یوم النحر اور باقی تین ایام تشریق ہیں۔ اس جانور کا گوشت خود بھی کھائے، فقراء اور حاجت مندوں کو بھی دے اور بچا کر گھر لے جانا بھی جائز ہے۔۴۔ گائے میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں۔۵۔ ایام تشریق میں روزہ نہ رکھے مگر وہ شخص رکھ سکتا ہے جو قربانی نہ کر سکا اور اس کا فدیہ دس روزوں کی شکل میں دے رہا ہو۔ ان میں سے تین روزے حج کے دوران اور سات گھر پہنچ کر رکھے گا۔

حلق کی سنتیں:

۱۔ حلق کروانا افضل ہے، جب کہ تقصیر بھی جائز ہے۔۲۔ عورتیں حلق نہیں کر سکتیں ان کے لیے صرف تقصیر ہے۔ وہ سر کے تمام بالوں کو جمع کر کے آخر سے انگلی کی ایک پور کے برابر کاٹ لیں گی۔۳۔ سنت کے مطابق دسویں تاریخ کو کیے جانے والے کاموں میں حلق کا نمبر تیسرا ہے۔ اس کے بعد صرف طواف افاضہ باقی رہے گا۔

دسویں تاریخ کو خطبہ:

امام کے لیے مسنون ہے کہ دسویں تاریخ کو جمرات کے درمیان سورج اونچا ہو جانے پر یعنی ضحیٰ کے وقت خطبہ دے اور لوگوں کو مناسک کی تعلیم دے۔

ایام تشریق:

گیارہویں، بارہویں اور تیرہویں تاریخ کو بعد از زوال تینوں جمرات کو ترتیب سے کنکریاں مارنا ہیں۔ چھوٹے جمرہ سے شروع کرے جو مسجد خیف کی طرف ہے اور مکہ سے دور پڑتا ہے۔ سنت یہ ہے کہ ہر جمرہ کو کنکریاں مارنے کے بعد قبلہ کی طرف رخ کر کے جمرہ کو اپنے دائیں جانب رکھتے ہوئے کھڑا ہو کر لمبی دعا مانگے اور اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجات طلب کرے۔ لیکن آخری بڑے جمرہ کی رمی کے بعد دعا نہ مانگے یہی سنت ہے۔ بارہویں یا تیرہویں تاریخ کو منی سے نکل کر وادی محصب (ابطح) میں ٹھہرے اور وہاں ظہر وعصر اور مغرب وعشا کی نمازیں ادا کرے پھر مکہ میں داخل ہو۔ اس طرح ایک حاجی کا حج مکمل ہو جائے گا۔

مسجد نبوی کی زیارت:

حج کے اختتام پر مسجد نبوی کی زیارت کے لیے اچھا موقع ہوتا ہے۔ لیکن اگر وقت کی قلت یا تھکاوٹ کے باعث نہ جا سکے تو اس سے حج پر کوئی اثر نہیں پڑتا، حج اس زیارت کے بغیر بھی اپنی تکمیل کو پہنچ جاتا ہے۔

عشرۂ ذوالحج کے حوالے سے چند ضروری باتیں:

❀ ذوالحج کے پہلے دس دن بہت افضل ہیں۔ ان میں کی جانے والی نیکی اللہ تعالیٰ کو پورے سال کے دنوں سے زیادہ محبوب ہے۔ ابتدائی نو دنوں کا روزہ رکھیں' نیز کثرت سے تکبیرات کہیں' صدقہ وخیرات اور صلہ رحمی کا اہتمام کریں۔

❀ تکبیر کی دو قسمیں ہیں: تکبیر مطلق: یہ ذوالحجہ کا چاند نظر آتے ہی شروع کر دی جاتی ہیں اور دس روز تک ہر وقت کہی جاتی ہیں۔ دوسری قسم، تکبیر مقید: یہ نو ذوالحجہ کو نماز فجر سے شروع کر کے تیرہویں تاریخ کی عصر تک کہی جاتی ہیں۔ البتہ حاجی صاحبان یوم النحر کو ظہر کی نماز سے شروع کریں گے اور تیرہویں کی عصر تک کہتے رہیں گے۔ کیونکہ اس سے قبل وہ تلبیہ میں مشغول رہتے ہیں۔ تلبیہ بلند آواز سے کہنا سنت ہے

❀ جو بھائی قربانی کا ارادہ رکھتے ہوں وہ ذوالحجہ کا چاند نظر آنے کے بعد اپنے ناخن اور بال وغیرہ نہ کاٹیں البتہ حجاج کرام اس پابندی سے مستثنیٰ ہیں۔

❀ یوم عرفہ کے روزہ سے دو سال کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں' مگر حاجی صاحبان یہ روزہ نہیں رکھیں گے۔

❀ ایسا حج جس میں شہوت، گناہ اور جھگڑے کی بات نہ ہو تو اس کی جزا اللہ کے پاس جنت ہے۔

❀❀❀❀❀

بقیہ: اسوۂ ابراہیمی کی یاد

اس عید کا یہی مقصد ہے کہ ہر برس مسلمان سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے مشن پر سوچ بچار کریں اور ان کے گرد وپیش جو گمراہیاں پھیل اور بڑھ رہی ہیں ان کے تدارک اور ازالہ کے لیے انہی کا سا ایثار انہی کی سی قربانی اختیار کریں۔ اجتماعی زندگی میں یہ عجیب وغریب نکتہ یاد رکھنے کا ہے کہ نقشہ زندگی پر جتنی تہذیبیں ابھریں اور جتنی قومیں کار زار حیات میں کامیاب ہوئیں اور پروان چڑھیں وہ سب وہی تھیں جنہوں نے اپنے تصورات کو زندہ رکھنے کے لیے بے پناہ ایثار سے کام لیا۔ اس سلسلہ میں حیرت کی بات یہ ہے کہ یہاں سچ اور جھوٹ حق وباطل کا قطعی امتیاز نہیں۔ ایثار وقربانی میں کچھ ایسا ہمہ گیر سحر ہے کہ دروغ بھی اس سے فروغ پا جاتا ہے۔

پھر جو جو تہذیبیں مٹیں اور جن جن قوموں نے موت وہلاکت کے دروازوں پر دستک دی وہ سب وہی تھیں جن میں ایثار کی صلاحیتیں ختم ہو گئیں اور ذاتی وانفرادی آرزوؤں نے ان پر بری طرح قبضہ کر لیا۔

اگر عید آئی اور حسب معمول گزر گئی اور آپ میں اسلام کے لیے کوئی وابستگی پیدا نہ ہوئی اور نہ ایثار وقربانی نے کوئی کروٹ ہی لی تو پھر سمجھ لیجیے کہ یہ ایک رسم ہے جس کو آپ نے پورا کیا اور ایک تہوار ہے جو منایا گیا۔ اگر اسلام کے لیے کوئی تڑپ دل میں ہویدا ہوئی اور کام کا کوئی نقشہ ابھرا تب البتہ فی الواقع آپ نے عید کے مفہوم کو سمجھا اور اسوہ ابراہیمی علیہ السلام کو اپنانے کی مقدور بھر سعی کی' اللہ کرے آپ کی عید اسی طرح آئے اور آپ اس کی سچی مسرتوں سے ہمکنار ہو سکیں۔

❀❀❀❀❀

قربانی اور اخلاص

تحریر
جناب مولانا طیب معاذ

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

''مَیں نے جن و انس کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔''

اللہ رب العالمین نے انسان کی تخلیق کا مقصد وحید اپنی عبادت قرار دیا ہے، تعلیمات قرآنیہ اور ہدایات محمدیہ سے ہمیں راہنمائی ملتی ہے کہ کوئی عبادت اس وقت تک قبولیت کے درجے تک نہیں پہنچتی، جب تک اس میں تین بنیادی شرائط نہ پائی جائیں: ایمان صادق۔ خلوص نیت۔ موافقت سنت صحیحہ۔ درج ذیل سطور میں ہم صرف اخلاص اور قربانی کے بارے میں کچھ گزارشات سپرد قلم کرتے ہیں، اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اخلاص کی نعمت سے نوازے۔ آمین

اخلاص کیا ہے؟

اخلاص کا مفہوم یہ ہے کہ ہر قسم کی عبادت (مالی، بدنی، قولی، فعلی) صرف رضائے الٰہی کے حصول کے لئے ادا کی جائے۔ اخلاص کی نعمت سے ہی عمل کا اجر ملتا ہے۔ اخلاص کا فقدان اور عدم موجودگی عمل صالح کو بے کار اور ختم کر دیتی ہے جیسا کہ ارشاد حقانی ہے:

''اس دن (مراد روز قیامت) کئی چہرے ذلیل ہوں گے، سخت محنت کرنے والے تھکے ماندے ہوں گے دہکتی آگ میں داخل ہوں گے۔''

رسول معظم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

''اعمال کی قبولیت کا دارومدار نیتوں پر ہے۔'' (بخاری)

قربانی اور اخلاص

چونکہ قربانی بھی ایک عظیم مالی عبادت ہے، اس لئے اس کی قبولیت کا دارومدار بھی نیک نیت پر ہے۔ قربانی میں ریاکاری، نمود و نمائش اور دنیاوی اغراض و مقاصد سے مکمل اجتناب کرنا چاہیے۔ قرآن کریم اور حدیث حبیب صلی اللہ علیہ وسلم میں ان لوگوں کی قربانی کو عنداللہ غیر مقبول قرار دیا گیا ہے جو قربانی جیسی عظیم عبادت بھی صرف دنیاوی جاہ وجلال اور ریاکاری کے لئے کرتے ہیں۔ ارشاد رب العالمین ہے:

''جو شخص دنیاوی زندگی اور اس کی زینت چاہتا ہے تو ہم انہیں ان کے اعمال کا پورا بدلہ اسی (دنیا) میں دے دیتے ہیں اور اس میں ان کی حق تلفی نہیں کی جاتی، یہی لوگ ہیں، جن کے لئے آخرت میں آگ کے سوا کچھ نہیں اور برباد ہو گیا جو کچھ انہوں نے اس (دنیا) میں کیا اور جو عمل وہ کرتے رہے ضائع ہو گئے۔''

اس آیت عظیمہ میں اللہ رب العزت نے دنیاوی جاہ و جلال کے لئے نیک اعمال کرنے والے لوگوں کے اعمال باطل قرار دیئے ہیں۔ مذکورہ بالا آیت کی تفسیر میں امام ابن کثیر رحمہ اللہ رقمطراز ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ریاکاروں کو ان کی نیکیوں کا بدلہ دنیا میں ہی دے دیا جائے گا، اس لئے کہ ان پر ذرہ برابر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ امام مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت خصوصی طور پر ریاکاروں کے لئے نازل ہوئی ہے۔ مفسر شہیر امام

اعمال کی قبولیت کا دارومدار نیتوں پر ہے

قتادہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جس شخص کا ارادہ و نیت طلب دنیا ہی ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی نیکیوں کا اسے دنیا میں ہی بدلہ عطا فرما دیتا ہے اور آخرت میں ایسے شخص کے پاس کوئی نیکی نہیں بچے گی، جس کا اسے بدلہ دیا جائے، جبکہ مومن (خالص) کو اس کی نیکیوں کا صلہ دنیا میں بھی ملتا ہے اور وہ آخرت میں بھی ضرور اجر و ثواب سے نوازا جائے گا، جس طرح کہ سورۂ شوریٰ میں اس بات کی وضاحت کی گئی ہے۔ ارشاد ایزدی ہے:

''جو شخص آخرت کی کھیتی چاہتا ہے، ہم اس کے لئے اس کی کھیتی میں اضافہ کرتے ہیں اور جو شخص دنیا کی کھیتی چاہتا ہے، ہم اسے اس میں سے کچھ دے دیتے ہیں اور اس کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔''

قربانی میں اخلاص کے لئے اللہ رب العزت نے تاکیداً حکم فرمایا اور کہا:

''کہہ دیجئے کہ میری نماز، قربانی، میرا جینا اور مرنا (سب کچھ) اللہ رب العزت کے لئے ہے۔''

امام ابن کثیر رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں آپ ﷺ کو یہ حکم دیا کہ آپ ﷺ ان مشرکوں کو یہ بتا دیں جو غیر اللہ کی عبادت کرتے اور غیر اللہ کے نام پر اپنے جانوروں کو ذبح کرتے ہیں کہ آپ ﷺ ان کاموں میں ان کے مخالف ہیں، آپ کی نماز محض اللہ ہی کے لئے ہے اور آپ کی قربانی (دیگر عبادات) صرف اور صرف اللہ وحدہ لاشریک کے لئے ہے۔

جیسا کہ فرمایا: ''اپنے پروردگار ہی کے لئے نماز پڑھیں اور قربانی کریں۔'' یاد رکھیے! اگر قربانی میں غیر اللہ کی نیت اور ارادہ شامل ہو گیا تو یہ قربانی آپ کے لئے وبال جان بن سکتی ہے۔ یعنی اپنی نماز اور قربانی کو اسی کی ذات گرامی کے لئے خالص کریں، مشرکین بتوں کی عبادت کرتے اور انہی کے لئے جانور ذبح کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا کہ آپ ان مشرکوں کی مخالفت کرتے ہوئے ان کے طریقے سے انحراف کریں اور اللہ ہی کے لئے اخلاص کی نیت اور قصد و ارادہ کر لیں۔ امام مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مناسک سے مراد حج و عمرہ میں جانوروں کا ذبح کرنا ہے۔ (ملخصاً از المصباح المنیر فی تہذیب ابن کثیر)

قرآن اور اخلاص

سورۂ زمر میں اللہ رب العزت نے رسول معظم ﷺ کو حکم دیتے ہوئے فرمایا کہ

''کہہ دیجئے مَیں اللہ کے لئے اپنی بندگی کو خالص کرتے ہوئے اسی کی عبادت کرتا ہوں۔ اور نہ ان لوگوں پر (کوئی گناہ ہے) جو آپ کے پاس آئے کہ آپ انہیں (سفر جہاد کے لئے) سواری دیں (اور) آپ نے کہا کہ میرے پاس

باقی صفحہ 11 پر

ذوالحجہ کا پہلا عشرہ

تحریر: جناب امیر افضل اعوان

ذوالحجہ قمری سال کا بارہواں مہینہ ہے اور ذوالحجہ کے معنی ''حج والا مہینہ'' ہیں۔ اس مہینہ کی 8 تاریخ سے لے کر 13 ذوالحجہ تک حج کے ارکان و مناسک ادا کئے جاتے ہیں اور حج اسلام کا پانچواں رکن ہے۔ اسی مناسبت سے اسے ذوالحجہ یا حج کا مہینہ کہا جاتا ہے جب کہ اسی ماہ کی 10 تاریخ کو عید الاضحیٰ ہوتی ہے جو مسلمانوں کا دوسرا مذہبی تہوار ہے، جس میں مسلمان کھلے میدان (عید گاہ) میں دوگانہ ادا کرتے ہیں۔ اس موقع پر مسلمان اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل اور سنت ابراہیمی کی پیروی کرتے ہوئے قربانیاں کرتے ہیں۔ ذوالحجہ کا شمار حرمت والے مہینوں میں ہوتا ہے۔ اس ماہ کے پہلے عشرہ میں اعمال کی بڑی فضیلت وارد ہوئی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالْفَجْرِ ۝ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ۝﴾ (الفجر)

''قسم ہے فجر کی اور دس راتوں کی۔''

یہاں دس راتوں سے مراد بعض مفسرین نے رمضان کا آخری عشرہ مراد لیا ہے، جن میں لیلۃ القدر ہوتی ہے اور بعض مفسرین نے فجر سے عام فجر نہیں بلکہ یوم النحر یا عید الاضحیٰ کی فجر مراد لی ہے اور دس راتوں سے مراد یکم ذی الحجہ سے دس ذی الحجہ تک کی راتیں ہیں اور یہ دونوں قسم کی دس دس راتیں بڑی فضیلت والی اور اپنی اپنی جگہ اہم ہیں۔

قرآن و حدیث میں ذوالحجہ کی اہمیت بیان کرتے ہوئے اس ماہ مبارک کی فضیلت بارے راہنمائی فراہم کی گئی ہے۔ حدیث مبارکہ میں منقول ہے ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسالت مآب ﷺ نے فرمایا:

''زمانہ اسی رفتار کی طرف لوٹ گیا جو آسمان وزمین کی تخلیق کے وقت تھی (یعنی اس کے دنوں اور مہینوں میں کمی زیادتی نہیں ہوئی لہٰذا) سال بارہ مہینہ کا ہے جس میں سے چار مہینے حرم ہیں تین تو پے در پے یعنی ذوالقعدہ ذوالحجہ محرم اور قبیلہ مضر کا وہ رجب جو جمادی (الاخری) اور شعبان کے درمیان ہے۔'' (صحیح بخاری، جلد دوم، حدیث ۴۵۶)

اسی طرح ایک اور حدیث پاک میں مرقوم ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''ذوالحجہ کے پہلے دس دنوں میں کئے گئے اعمال صالحہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام ایام میں کئے گئے نیک اعمال سے زیادہ محبوب ہیں۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اگر ان دس دنوں کے علاوہ اللہ کی راہ میں جہاد کرے تب بھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

''ہاں تب بھی انہی ایام کا عمل زیادہ محبوب ہے البتہ اگر کوئی شخص اپنی جان و مال دونوں چیزیں لے کر جہاد میں نکلا اور ان میں سے کسی چیز کے ساتھ وہ واپس نہ ہوا (یعنی شہید ہوگیا) تو یہ افضل ہے۔'' (جامع ترمذی، جلد اول، حدیث ۷۴۱)

عشرہ ذوالحجہ اعمال صالحہ کے لیے افضل ترین ایام

عشرہ ذوالحجہ میں اعمال صالحہ کے درجات میں اضافہ بارے ایک اور حدیث مبارکہ میں منقول ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''اللہ کے نزدیک ذوالحج کے پہلے دس دنوں کی عبادت تمام دنوں کی عبادت سے زیادہ پسندیدہ ہے، ان ایام میں سے (یعنی ذوالحجہ کے پہلے دس دنوں میں) ایک دن کا روزہ پورے سال کے روزوں اور رات کا قیام شب قدر کے قیام کے برابر ہے۔'' (جامع ترمذی، جلد اول، حدیث ۷۴۲)

یہاں حج کے مہینے کے پہلے عشرہ کی فضیلت بارے تفصیلی بیان موجود ہے کہ ان ایام میں قیام وسجود اور دیگر اعمال کے درجات بڑھا دیئے جاتے ہیں۔

رسول کریم ﷺ ماہ ذوالحجہ کے ان ابتدائی دس ایام میں عبادات کا خصوصی اہتمام کیا کرتے تھے۔ ایک حدیث مبارکہ میں ذکر ہے کہ رسول کریم ﷺ کی ایک زوجہ مطہرہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ

''آپ ﷺ ماہ ذوالحجہ میں نو روزے رکھتے تھے (یعنی یکم تاریخ سے لے کر نو تاریخ تک) اور عاشورہ کے روز یعنی دسویں محرم کو روزہ رکھتے تھے اور ہر ماہ میں تین روزے رکھتے تھے: ایک پیر کا روزہ اور دوسرا جمعرات کا روزہ۔'' (سنن نسائی، جلد دوم، حدیث ۳۲۸)

درج بالا احادیث مبارکہ سے ثابت ہے کہ رمضان المبارک کے بعد سب سے افضل ایام ذوالحجہ کے پہلے دس دن ہیں اور نفل روزوں میں ذوالحجہ کے پہلے نو روز کے روزے زیادہ افضل ہیں، ان میں نو ذوالحجہ کا روزہ زیادہ درجہ، اہمت وفضیلت کا حامل ہے۔ ان ایام میں انجام دیا جانے والا ہر عمل دیگر ایام میں کئے جانے والے نیک اعمال کی نسبت زیادہ اجر وثواب کا باعث ہے۔ عشرہ ذوالحجہ میں کئے گئے اعمال کی فضیلت بارے علماء نے مختلف توجیہات بیان کی ہیں جس کے مطابق اس عشرہ میں یوم نحر، یوم عرفہ آتا ہے، اس لئے یہ عشرہ سال کے تمام ایام سے افضل ہے حتیٰ کہ رمضان المبارک سے بھی۔ تاہم رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی راتیں سال کی تمام راتوں سے افضل ہیں کیوں کہ اس کی طاق راتوں میں سے کوئی ایک شب قدر ہے اور سال کے تمام دنوں میں ذوالحجہ کے اولین عشرہ کے دن افضل ترین ہیں۔

اس ماہ مبارک کی برکات اور ان ایام میں ہونے والی عبادات بارے مزید روایات بھی موجود ہیں جن میں ایام ذوالحجہ کے دوران اسلام کے پانچویں رکن حج، مسلمانوں کے دوسرے بڑے مذہبی تہوار عید الاضحیٰ، اولین عشرہ کے نوفلی روزوں کے ساتھ ساتھ قیام وسجود کے اہتمام پر بہت زیادہ اجر وثواب کا مژدہ سنایا جاتا ہے، ہمیں چاہئے کہ حرمت والے اس مبارک مہینہ میں زیادہ سے زیادہ عبادات کا اہتمام کرکے اپنے رب کی خوشنودی کے حصول کے لئے سرگرداں رہیں تاکہ ہمیں دونوں جہانوں کی حقیقی کامیابی میسر آسکے۔

قربانی.....ایک مسنون عمل!

تحریر: جناب مولانا میاں عبداللہ

قربانی وفاء عہد کی زندہ جاوید یادگار:

قربانی دراصل اللہ تعالیٰ کے حکم کی تسلیم ورضا' بت تراش آزر کے بیٹے ابوالانبیاء' امام الموحدین سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور ان کے اکلوتے اور محبوب فرزند سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی سنت اور اللہ رب العالمین کے لیے باپ اور بیٹے کی وفا شعاری کی ایک بے مثال اور وفائے عہد کی منفرد زندہ جاوید یادگار ہے۔ جب ماہِ ذوالحجہ کی آمد ہوتی ہے تو ہر اہل ایمان کے ذہن میں اسوۂ ابراہیمی کی اس پائیدار سنت اور یادگار کے جذبات ابھرنے لگتے ہیں اور وہ اپنی وسعت اور حیثیت کے لحاظ سے اس سنت کو زندہ کرنے کے لیے بے تاب ہو جاتا ہے۔ اس دن کو حدیث رسول اللہ ﷺ میں یوم النحر قرار دیا گیا ہے۔ قربانی کے گوشت سے مفلوک الحال محتاجوں کی مہمان نوازی ہوتی ہے اور اس کی کھال مساکین وغرباء اور یتیم وبیوگان کے کام آتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ دولت نبوت سے سرفراز ہونے کے بعد دس سال تک مدینہ منورہ میں حیات رہے اور ہر سال بلاناغہ قربانی کرتے رہے۔ جیسا کہ حدیث ترمذی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:

[أَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْمَدِيْنَةِ عَشْرَ سِنِيْنَ يُضَحِّيْ كُلَّ سَنَةٍ]

قربانی رسول اللہ ﷺ کی سنتوں میں سے ایک سنت ہے' اجل صحابہ جیسے سیدنا ابوبکر' سیدنا عمر بن الخطاب' سیدنا بلال حبشی اور سیدنا ابومسعود بدری رضی اللہ عنہم اور تابعین میں سے سعید بن المسیب' علقمہ' عطاء بن ابی رباح اور ائمہ محدثین میں سے امام شافعی' احمد بن حنبل' شیبانی' اور امیر المؤمنین فی الحدیث حضرت امام بخاری رحمہ اللہ نے اسے سنت مؤکدہ قرار دیا ہے۔

امام ابن حزمؒ کا بھی یہی مسلک ہے جب کہ امام ابوحنیفہ اس کے وجوب کے قائل ہیں' ان کا استدلال صحابی رسول سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس حدیث سے ہے جو سنن ابن ماجہ اور مسند امام احمد میں ہے' آپ ﷺ نے فرمایا:

[مَنْ كَانَ لَهُ سِعَةٌ، وَلَمْ يُضَحِّ، فَلَا يَقْرَبَنَّ مُصَلَّانَا]

''جو شخص استطاعت ہونے کے باوجود قربانی نہیں کرتا وہ ہماری عیدگاہ میں نہ آئے۔''

نیز ان کا استدلال سنن ابی داود کی ایک اور حدیث سے ہے جو مخنف بن سلیم سے مروی ہے' آپ ﷺ نے فرمایا: ''لوگو! ہر گھر کے لیے ہر سال قربانی کرنا ضروری ہے۔'' اسی وجہ سے بعض علماء نے طاقت رکھنے والے پر قربانی کرنے کو واجب قرار دیا ہے۔

قربانی کی مشروعیت پر امت کا اجماع ہے' اس کی توثیق قرآن پاک کی سورہ کوثر کی آیت سے ہوتی ہے' اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝﴾

''اے نبی! آپ اپنے رب کے لیے نماز پڑھیے اور قربانی کیجیے۔''

صحیح بخاری میں [باب من ذبح الأضاحی بیده] اور صحیح مسلم میں سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت ہے:

[ضحى النبي ﷺ بكبشين أملحين أقرنين، ذبحهما بيده، وسمى، وكبر، ووضع رجله على صفاحهما۔]

''نبی کریم ﷺ نے دو چتکبرے سینگ والے مینڈھوں کی قربانی کی' اپنے پاؤں کو مینڈھے کی گردن پر رکھا اور پھر ''بسم اللہ اللہ اکبر'' کہہ کر ان کو اپنے ہاتھوں قربان کیا۔''

آنحضرت ﷺ کے زمانہ سے لے کر آج تک اس پر تمام مسلمانوں کا عمل رہا' گویا اس پر امت کا اجماع ہے۔

جو شخص استطاعت ہونے کے باوجود قربانی نہیں کرتا وہ ہماری عیدگاہ میں نہ آئے

سنت ابراہیمی۔قربانی:

امت محمدیہ کے اندر مشروع سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی بہت ساری سنتوں میں سے ایک مشہور سنت ''قربانی'' ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیل سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی یادگار کے طور پر قیامت تک امت مسلمہ کے اندر باقی رکھا ہے۔ یوں تو قربانی کی تاریخ بہت پرانی ہے اور سیدنا آدم علیہ السلام کے دو لڑکوں کی قربانی کا تذکرہ قرآن میں ملتا ہے:

﴿اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَ لَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ﴾

''سیدنا آدم علیہ السلام کے دو لڑکوں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قربانی پیش کی تو ایک کی قربانی قبول ہوئی اور دوسرے کی مسترد کر دی گئی۔''

نیز دنیا کی ہر قوم چاہے وہ جس مذہب وعقیدے کو ماننے والی ہو کسی نہ کسی صورت میں قربانی پیش کرتی ہے اور اسے ایک مقدس عمل اور قرب الٰہی کا ذریعہ سمجھتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَ لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ﴾

''ہم نے ہر قوم کے اندر قربانی کو باقی رکھا ہے تا کہ اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ چوپایوں کو قربان کر کے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے یعنی اس کی قربت حاصل ہو۔''

قربانی ایک مسنون عمل ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح بخاری کے اندر سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا ایک قول نقل کیا ہے:

[هِيَ سُنَّةٌ وَّمَعْرُوْفٌ] (بخاری: ج۲' ص۸۳۲)

لیکن اس سنت کو ایک سنت سمجھ کر ترک نہیں کرنا چاہیے کہ یہ تو کوئی فرض اور واجب عمل نہیں۔ احادیث کے اندر اس کی بڑی فضیلت بیان کی گئی ہے اور استطاعت کے باوجود قربانی نہ کرنے پر وعید اور پھٹکار بھی سنائی گئی

ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

[من كان له سعة ولم يضح فلا يقربن مصلانا] (سنن ابن ماجه وصححه الألباني في الجامع الصغير، رقم الحديث: ۶۴۹۰)

''جس نے استطاعت کے باوجود قربانی نہیں کی وہ ہماری عیدگاہ میں نہ آئے۔''

نیز نبی کریم ﷺ نے استطاعت کے باوجود قربانی نہ کرنے والوں کے لیے عیدگاہ جانے سے منع فرمایا۔ جہاں قربانی کے سلسلہ میں بہت ساری ہدایات دیں، وہاں یہ بھی فرمایا کہ دسویں ذی الحجہ کو ہم سب سے پہلے عید کی نماز پڑھیں اور اس کے بعد قربانی کریں۔ آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

''جس نے نماز عید سے قبل اپنی قربانی کر لی اس نے گوشت کھانے میں جلدی کی، اس کی قربانی نہیں ہوئی۔'' (صحیح بخاری، العیدین، باب التکبیر الی العید۔ مسلم کتاب الاضاحی)

قرآن واحادیث میں قربانی کی بڑی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے قرآن میں ذکر الٰہی وتقرب الی اللہ کا ذریعہ بتایا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے لوگوں کو قربانی کرنے کی ترغیب دی ہے، خود آپ ﷺ نے بھی اپنی زندگی میں قربانی کی اور لوگوں کے لیے ایک مثال پیش کی۔

لیکن یہ عمل بارگاہ الٰہی میں اسی وقت محبوب ترین عمل اور تقرب الٰہی کا ذریعہ بنے گا جب اسے خالص رضاء الٰہی کی خاطر، نہایت اخلاص وللّٰہیت اور تقویٰ وپرہیزگاری کے ساتھ انجام دیا گیا ہو۔ یوں تو تمام اعمال صالحہ کی قبولیت کے لیے اخلاص ایک بنیادی شرط ہے لیکن قربانی کے ساتھ اسے خصوصیت سے ذکر کیا گیا ہے۔ قربانی کا اصل مقصد اخلاص وتقویٰ بتلایا گیا ہے۔ سیدنا آدم علیہ السلام کے جس لڑکے کی قربانی غیر مقبول قرار دی گئی تھی اس کا سبب قرآن نے

﴿إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ ۝﴾ (المآئدۃ)

بتلایا ہے کہ اللہ تعالیٰ صرف تقویٰ واخلاص سے پیش کی گئی قربانی کو ہی قبول فرماتا ہے۔ اسی طرح دوسری جگہ ارشاد ہے:

﴿لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ﴾ (الحج)

''اللہ تعالیٰ کو قربانی کا گوشت اور خون مطلوب نہیں اسے تو صرف تمہارا تقویٰ مطلوب ہوتا ہے۔''

نیز اللہ تعالیٰ نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو جو اپنے لخت جگر سیدنا اسماعیل علیہ السلام کو اللہ کی بارگاہ میں قربان کرنے کا حکم دیا تھا تو اس میں اللہ تعالیٰ کو سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی جان مطلوب نہیں تھی بلکہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے اخلاص وتقویٰ کا امتحان مقصود تھا۔ اسی لیے نبی کریم ﷺ نے قربانی کے جانور کو اچھی طرح دیکھ کر خریدنے کا حکم دیا ہے کہ نہایت فراخ دلی سے موٹا تازہ جانور جو ہر قسم کے عیوب ونقائص سے پاک ہو قربان کیا جائے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ان جانوروں کی نشاندہی فرمادی کہ ان سے پرہیز کیا جائے:

[أَرْبَعٌ لَا تَجُوْزُ فِي الْأَضَاحِيْ، اَلْعَوْرَآءُ بَيِّنٌ عَوَرُهَا وَالْمَرِيْضَةُ بَيِّنٌ مَرَضُهَا وَالْعَرْجَآءُ بَيِّنٌ ظَلْعُهَا وَالْكَبِيْرَةُ الَّتِيْ لَا تُنْقِيْ] (سنن ابی داود، الضحایا، باب ما یکرہ من الضحایا: ج۲، ص۳۸۷)

یعنی ''وہ جانور جس کا اندھا پن، مرض اور لنگڑا پن ظاہر ہو اور ایسا دبلا پتلا ضعیف العمر کہ جس کی ہڈی میں گوشت نہ ہو قربانی کے لیے جائز نہیں۔''

عیدالاضحیٰ اور قربانی ایک خوشی کا موقع ہے اور اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے قربانی کے گوشت کو کھانے اور جب تک چاہیں ذخیرہ اندوزی کرنے کی اجازت دی ہے۔ پہلے قربانی کا گوشت کسی کے حصہ میں نہیں آتا تھا۔ آسمان سے آگ آتی تھی اور جس کی قربانی مقبول ہوتی اسے جلا کر واپس چلی جاتی۔ بعد میں اسے کھانے کی اجازت دی گئی لیکن تین دن کے اندر ہی کھا کر ختم کر دینے کا حکم ہوا۔ جیسا کہ صحیح بخاری وصحیح مسلم کی روایات میں اس کا صریح ثبوت موجود ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا ہمارے اوپر بے پایاں احسان وکرم ہے کہ اس نے ہمارے لیے قربانی کے گوشت کو غیر معینہ وقت تک ذخیرہ اندوزی کرنے کی اجازت دے دی۔ نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

[كُلُوْا وَأَطْعِمُوْا وَأَحْبِسُوْا وَادَّخِرُوْا] (مسلم: ج۲، ص۱۵۹)

کہ ''قربانی کے گوشت کو خود کھاؤ، لوگوں کو کھلاؤ، اپنے پاس روکے رکھو اور ذخیرہ اندوزی کرو۔''

لیکن خوشی کے اس موقع پر اسلام نے اخوت وبھائی چارگی، الفت ومحبت اور صلہ رحمی کا خاص درس دیا ہے کہ اس خوشی کو صرف اپنے گھر کی چہار دیواری تک ہی محدود نہ رکھو بلکہ جن کے گھر چولہے نہیں جلتے فقیر ہیں انہیں بھی قربانی کا گوشت دو اور ساتھ ہی ساتھ اپنے خویش واقارب، دوست اور احباب جو تمہارے سامنے ہاتھ نہیں پھیلاتے انہیں بھی کھلاؤ۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿فَإِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا فَكُلُوْا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ﴾ (الحج)

کہ ''جب قربانی کا گوشت ہو جائے تو اسے خود کھاؤ، احباب واقارب جو قناعت کرنے والے ہیں تم سے مانگتے نہیں انہیں کھلاؤ اور مانگنے والے فقراء ومساکین کو بھی۔''

اسی آیت سے علماء نے استدلال کیا ہے کہ قربانی کے گوشت کے تین حصے کیے جائیں۔ ایک حصہ اپنے لیے، ایک دوست واحباب اور خویش واقارب کے لیے اور ایک فقراء ومساکین کے لیے۔ اللہ تعالیٰ سے دعاء ہے کہ جملہ مسلمانوں کو اس سنت ابراہیمی کے ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اسے شرف قبولیت سے نوازے۔ آمین!

''اہل حدیث'' کی توسیع واشاعت مہم

قاری ابوطلحہ ثناء اللہ شاہد قصوری ناظم تحصیل رحیم یار خان کی وساطت سے درج ذیل احباب کے نام ہفت روزہ ''اہل حدیث'' جاری ہوئے ہیں:

حماد بھٹی صاحب ۱۰ عدد۔ انجینئر شاہد بھٹی صاحب ۱۰ عدد۔
انجینئر اللہ دتہ بھٹی ۱۰ عدد۔ محمد شاہد پرویز بٹ ۱۰ عدد
نبیل بیگ ۱۰ عدد۔ مولانا ثناء اللہ ۵ عدد
قاری غلام سرور ۵ عدد۔ میاں حامد محمود ۵ عدد
غلام مرتضیٰ (بجلی ہاؤس والے) ۱۰ عدد

ادارہ ابوطلحہ ثناء اللہ صاحب اور ان احباب کا شکر گزار ہے۔ (ادارہ)

ضروری اطلاع

الاسلام ڈائری ۲۰۱۵ء زیر ترتیب ہے۔ سابقہ تمام فون نمبرز ختم کر دیئے ہیں۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث ویوتھ فورس کے ذمہ دار ارکان اور علماء کرام جو اپنے نئے فون نمبرز ارسال فرمائیں گے وہی شائع ہوں گے۔ (ادارہ الاسلام ڈائری)

قربانی... احکام ومسائل

تحریر: جناب شیخ الحدیث مولانا محمد اعظم حفظہ اللہ

تین قسم کی قربانی کا ذکر قرآن میں ہے۔

حج کی قربانی:

﴿وَ اَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّ عَلٰی كُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ ۙ لِّیَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ وَ یَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِیْۤ اَیَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰی مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِیْمَةِ الْاَنْعَامِ ۚ فَكُلُوْا مِنْهَا وَ اَطْعِمُوا الْبَآىِٕسَ الْفَقِیْرَ ۝﴾ (الحج)

''اور لوگوں میں حج کا عام اعلان کر دو کہ وہ تمہارے پاس ہر دور دراز مقام سے پیدل اور چھریرے بدن کے اونٹوں پر سوار ہو کر آئیں تا کہ لوگ وہ فائدے مشاہدہ کریں جو یہاں ان کے لیے رکھے گئے ہیں اور جو جانور ہم نے انہیں عطا کیے ہیں ان پر مقررہ دنوں میں اللہ کا نام لیں (ذبح کریں) پھر انہیں خود کھائیں اور تنگدست محتاج کو بھی کھلائیں۔''

حاجی سے کوتاہی کی صورت میں قربانی:

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّیْدَ وَ اَنْتُمْ حُرُمٌ ؕ وَ مَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ یَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْیًۢا بٰلِغَ الْكَعْبَةِ﴾ (المآئدۃ: 95)

''اے ایمان والو! تم حالت احرام میں شکار نہ مارو اور جس نے دیدہ دانستہ شکار مارا تو اس کا بدلہ مویشیوں میں سے اسی شکار کے ہم پلہ جانور ہے جس کا فیصلہ تم میں سے دو عادل آدمی کریں اور یہ جانور قربانی کے طور کعبہ بھیج دیں۔''

ان آیتوں میں قربانی کے جانور کو ''ہدی'' کہا گیا ہے۔ قرآن میں ''ہدی'' کا لفظ جہاں بھی آیا ہے اس سے مراد قربانی ہے۔

قربانی کا حکم آنحضرت ﷺ کے لیے اور آپ کی امت کے لیے:

﴿قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُكِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝﴾ (الأنعام)

''کہہ دیجیے میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ رب العالمین کے لیے ہے۔''

نسکی سے مراد قربانی ہے۔ سعید بن جبیر، مجاہد، قتادہ وغیرہ سے یہی مروی ہے کہ نسکی سے مراد قربانی ہے۔ (تفسیر ابن جریر: ج ۸، ص ۷۶۔ ابن کثیر: ج ۲، ص ۱۹۸)

﴿وَ لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّیَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ﴾ (الحج: 34)

''اور ہر امت کے لیے ہم نے قربانی مقرر کی ہے تا کہ جانوروں کے ذبح کے وقت اللہ کا نام ذکر کریں۔''

اس آیت سے معلوم ہوا کہ قربانی تمام شریعتوں میں رہی اور اسلام میں بھی بطور عبادت مقرر کی گئی ہے۔

[اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ بِالْمَدِیْنَةِ عَشْرَ سِنِیْنَ یُضَحِّیْ] (الترمذی)

''نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ میں دس سال رہے ہمیشہ قربانی کرتے تھے۔''

﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَ انْحَرْ ۝﴾ (الکوثر)

''اپنے رب کی نماز پڑھ اور قربانی کر۔''

تفسیر ابن کثیر میں ہے کہ نحر سے مراد قربانیوں کا ذبح کرنا ہے۔ اسی لیے آنحضرت ﷺ نمازِ عید سے فارغ ہو کر اپنی قربانی ذبح کرتے تھے اور فرماتے جو شخص ہمارے جیسی نماز پڑھے اور ہم جیسی قربانی کرے اس نے صحیح قربانی کی اور جس نے نماز عید سے پہلے جانور ذبح کیا اس کی قربانی نہیں ہوگی۔ (ابن کثیر: ج ۴، ص ۵۵۹)

سنن الکبریٰ میں ''وانحر'' کا معنی سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، سیدنا حسن رضی اللہ عنہ، حضرت سعید بن جبیرؒ عکرمہؒ سے منقول ہے فرماتے ہیں: [فَاذْبَحْ یَوْمَ النَّحْرِ] ''یعنی قربانی کے دن قربانی کر۔'' (السنن الکبریٰ: ص ۲۵۹)

قربانی حدیث کی روشنی میں:

① حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ مدینہ میں دس سال رہے اور آپ ﷺ ہر سال قربانی کرتے تھے۔ (ترمذی)

② حجۃ الوداع کے موقع پر سوا لاکھ سے زیادہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اجتماع میں آپ ﷺ نے فرمایا: ''لوگو! ہر گھر والے پر ہر سال قربانی کرنا لازم ہے۔'' (ابوداود)

③ ابوامامہ بن سہل فرماتے ہیں کہ ہم مدینہ میں قربانی کے جانور موٹے کرتے تھے اور مسلمان بھی موٹے کرتے تھے۔ (صحیح بخاری، کتاب الاضاحی)

④ جس شخص کو قربانی دینے کی توفیق ہو پھر وہ قربانی نہ کرے وہ نماز پڑھنے کے لیے ہماری عیدگاہ میں نہ آئے۔ (ابن ماجہ)

نوٹ: اس روایت میں عبداللہ بن عیاش منکر الحدیث ہے۔ فتح الباری میں ہے یہ روایت مرفوع نہیں بلکہ موقوف ثابت ہے۔

فضیلت قربانی:

عیدالاضحیٰ کے دن اللہ کے نزدیک زیادہ محبوب عمل جانور کا خون بہانا ہے اور وہ قربانی کا جانور قیامت کے دن اپنے سینگوں، بالوں اور کھروں سمیت آئے گا۔ جانور کا خون زمین پر گرنے سے پہلے قبولیت کا درجہ حاصل کر لیتا ہے۔ پس اس بشارت سے خوش ہو جاؤ۔ (ترمذی، عن عائشہؓ)

لوگوں نے پوچھا اے اللہ کے رسول! قربانی کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، ہمیں کیا اجر ملے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''قربانی کے ہر بال کے بدلے نیکی ملے گی۔'' لوگوں نے کہا اون والے جانور کا کیا ثواب ہے؟ فرمایا: ''اون کے ہر بال کے بدلے اللہ نیکی دے گا۔''

شمولیت قربانی:

گائے، بیل اور اونٹ میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

''گائے میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں اور اونٹ میں بھی سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں۔'' (صحیح مسلم)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم

رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے کہ عید قربان آ گئی۔ قربانی کے لیے ہم گائے میں سات اور اونٹ میں دس آدمی شریک ہوئے۔ (نسائی' ترمذی' ابن ماجہ)

بھیڑ' بکری اور دنبہ میں شرکت جائز نہیں۔ یہ جانور صرف ایک ایک کی طرف سے قربانی ہوں گے۔ البتہ قربانی کے ثواب میں گھر کے تمام افراد شامل ہوتے ہیں۔ ترمذی میں ہے کہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ مبارک میں اپنی طرف سے اور اپنے گھر والوں کی طرف سے قربانی کرتا تھا۔ یہاں تک کہ لوگ قربانی میں فخر کرنے لگے۔ ایسے ہو گیا جس طرح اب آپ دیکھ رہے ہیں۔ (ترمذی' ابن ماجہ' موطا امام محمد)

قربانی کا جانور مُسِنّہ (دوندا) یا جذعہ (کھیرا)

[لَا تَذْبَحُوْا إِلَّا مُسِنَّةً إِلَّا أَنْ يَّعْسَرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوْا جَذَعَةً مِّنَ الضَّأْنِ]
(مشکوٰۃ' مسلم)

''صرف مسنہ (دوندا) ذبح کرو' اگر دوندا نہ ملے تو پھر ایک سال کا مینڈھا دنبہ جائز ہے ورنہ نہیں۔''

ہمارے ملک (پاکستان) میں دوندا تقریباً ڈیڑھ سال ۱/۲-۱ کا ہوتا ہے۔ جذعہ (کھیرا) بعض کے نزدیک ۶' ۸' ۹' ۱۰ ماہ کا بھی ہوتا ہے لیکن یہ درست نہیں۔ درست بات یہ ہے کہ ایک سال کا ہو۔

[اَلْجَذَعَةُ مَا لَهُ سَنَةٌ تَامَّةٌ۔]

''جذعہ (کھیرا) ایک سال سے کم کا ہوتا ہے۔''

اس حدیث کے پیش نظر سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما اور امام زہریؒ مطلق کھیرے کی قربانی کو جائز سمجھتے ہیں۔ جمہور علماء اس کو استحباب پر محمول کرتے ہیں۔ ان کے نزدیک مذکورہ حدیث کا معنی یہ ہے: ''تمہارے لیے مستحب یہی ہے کہ مُسِنّہ (دوندا) ذبح کرو۔ اگر دوندا نہ مل سکے تو ایک سال کا دنبہ یا بھیڑ کافی ہے۔'' (سبل السلام' نیل الاوطار)

[نِعْمَةُ الْأُضْحِيَةُ اَلْجَذَعُ مِنَ الضَّأْنِ]
(ترمذی' عن ابی ہریرۃ)

''ایک سال کا بھیڑ کا جذعہ اچھی قربانی ہے۔''

[إِنَّ الْجَذَعَ يُوْفِيْ مِمَّا يُوْفِيْ مِنْهُ الثَّنِيُّ]
(ابوداود)

''جذعہ (کھیرا ایک سال کا) کفایت کرتا ہے جس سے دوندا کفایت کرتا ہے۔''

مذکورہ بالا دلائل سے واضح ہے کہ مُسِنّہ (دوندا) افضل و بہتر ہے۔ لیکن اگر مشکل ہو تو دنبہ' بھیڑ' مینڈھا ایک سال کا قربانی کر لیا جائے تو جائز ہے۔

قربانی کا جانور بے عیب ہو:

قربانی کا جانور مندرجہ ذیل عیوب سے پاک ہونا چاہیے

① لنگڑا جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو۔
② کانا جس کی آنکھ کا نقص صاف ظاہر ہو۔
③ بیمار جس کی بیماری نمایاں ہو۔
④ ایسا بوڑھا جس کی ہڈیوں کا مغز تک باقی نہ رہا ہو۔ (ترمذی' عن براء بن عازبؓ)
⑤ جس کا کان اگلی طرف سے کٹا ہو۔
⑥ جس کا کان پچھلی طرف سے کٹا ہو۔
⑦ جس کا کان لمبائی میں چیرا ہوا ہو۔
⑧ جس کے کان میں گول سوراخ ہو۔
⑨ جس کا کان یا سینگ جڑ سے کٹ گیا ہو۔ (ابوداود)
⑩ ایسا کمزور' لاغر جو راستہ میں دوسرے جانوروں کے ساتھ نہیں چل سکتا' پیچھے رہ جاتا ہے۔
⑪ جو کوئی ہڈی ٹوٹ جانے کی وجہ سے بیکار ہو وہ بھی جائز نہیں۔

نوٹ: جس جانور کا سینگ یا کان کا تیسرا حصہ یا اس سے کم کٹا ہوا ہو تو وہ جائز ہے' قربانی کا جانور خریدنے کے بعد اگر مذکورہ بالا کوئی عیب پیدا ہو جائے تو قربانی تبدیل کرنی چاہیے۔ اگر ان کے علاوہ کوئی عیب ہو۔ مثلاً تھن مرا' دُم کٹی' دانت ٹوٹا اور پیٹی ایک طرف جھکی ہوئی ہو تو کوئی حرج نہیں قربانی جائز ہے۔

حضرت ابوسعیدؓ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک دنبہ خریدا' بھیڑیئے نے اس پر حملہ کر دیا اور اس کی چکی کاٹ لی۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''ذبح کرو کوئی حرج نہیں۔'' (ابن ماجہ' سبل السلام)

دنبہ کی چکی یا دم عیب میں شامل نہیں' لہٰذا جائز ہے۔ اسی طرح قربانی میں خصی اور غیر خصی دونوں جائز ہیں۔ آنحضرت ﷺ سے دونوں طرح کی قربانی جائز ہے۔

قربانی کن جانوروں کی ہو سکتی ہے:

مندرجہ ذیل جانوروں کی قربانی آنحضرت ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے ثابت ہے۔

اونٹ' اونٹنی' بیل' گائے' بکرا' بکری' بھیڑ' مینڈھا' دنبہ

بعض فقہاء نے بھینس کو گائے کا ہم جنس قرار دیتے ہوئے بھینس اور بھینسے کی قربانی بھی جائز قرار دی ہے مگر یہ ایک قیاس ہے۔ آنحضرت ﷺ صحابہ رضی اللہ عنہم اور خیر القرون میں اس کا ثبوت نہیں ملتا۔

فوت شدہ کی طرف سے قربانی:

سیدنا علی رضی اللہ عنہ ہمیشہ دو مینڈھے ذبح کیا کرتے تھے۔ ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے مجھے وصیت کی ہے کہ میں آپ کی طرف سے قربانی کیا کروں۔ سو اس کی تعمیل میں قربانی دیتا ہوں۔ اس حدیث کا راوی حنش ہے جس کے متعلق جرح ہے۔
(ابوداود' ترمذی)

حافظؒ نے تہذیب التہذیب (ج ۳' ص ۵۸' ۵۹) میں لکھا ہے کہ ابوداود اور امام عجلی نے اس کو ثقہ کہا ہے۔ امام بخاریؒ نے کہا کہ محدثین اس کی حدیث میں کلام کرتے ہیں۔ امام نسائی نے کہا کہ یہ راوی قوی نہیں اور یہ حدیث ضعیف ہے' اس حدیث پر جرح ہے۔ اگر ثابت بھی ہو جائے پھر بھی اس میں وصیت کا معاملہ ہے۔ کسی اور صحابی سے فوت شدہ کی طرف سے قربانی دینا ثابت نہیں۔

امام ترمذیؒ نے عبداللہ بن مبارکؒ کا قول نقل کیا ہے۔ ان کے نزدیک میت کی طرف سے قربانی دینا جائز ہے۔ صدقہ جائز ہے۔ اگر قربانی کرے تو سارا گوشت صدقہ کر دے' کسی حدیث سے ثابت نہیں۔

صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک قربانی اپنی طرف سے اور اہل بیت کی طرف سے اور دوسری امت کی طرف سے دیتے تھے۔ (تحفۃ الاحوذی)

امت کے لفظ میں زندہ اور مردہ سب شامل ہیں۔ جو آپ ﷺ کے سامنے فوت ہوئے اور جو ابھی پیدا نہیں ہوئے وہ بھی اس میں شامل ہیں۔ یہ حدیث مسلم' ابوداود اور دیگر کتب احادیث میں موجود ہے۔ لیکن حدیث سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ جو قربانی آپ نے امت کی طرف سے دی وہ ساری صدقہ کر دیتے تھے۔

مسند امام احمد کے الفاظ ہیں کہ آپ دونوں قربانیوں میں سے مساکین کو بھی کھلاتے تھے۔ آپ اور آپ ﷺ کے گھر والے سب ان دونوں سے کھاتے تھے۔

حضرت علامہ عبدالرحمن مبارکپوری تحفۃ الاحوذی شرح ترمذی میں فرماتے ہیں:

[لَمْ أَجِدْ فِي التَّضْحِيَةِ عَنِ الْمَيِّتِ مُنْفَرِدًا حَدِيثًا مَرْفُوعًا صَحِيحًا] (تحفة الاحوذی)

''میں نے فوت شدہ کی طرف سے قربانی کے بارے میں کوئی مستقل، مرفوع صحیح حدیث نہیں پائی۔''

نوٹ: سیدنا علی رضی اللہ عنہ والی روایت پر جرح ہے اور وصیت سے متعلق ہے۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی امت کی طرف سے قربانی کرنے والی حدیث بالکل صحیح ہے۔ اس سے فوت شدہ کی طرف سے قربانی کا جواز ملتا ہے اور اس کا تمام کے لیے کھانا جائز ہے۔ اگرچہ عبدالرحمن مبارکپوریؒ کے قول کے مطابق کوئی مستقل واضح منفرد حدیث فوت شدہ کی قربانی کے بارے میں نہیں ہے۔

میت کو ثواب پہنچانے کا صحیح طریقہ:

سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

''جب انسان مر جاتا ہے تو اس کے تمام عمل موقوف ہو جاتے ہیں مگر تین چیزیں مرنے کے بعد بھی فائدہ دیتی ہیں:

① صدقہ وخیرات
② دین کا علم جو لوگوں کے لیے نافع ہو
③ نیک اولاد جو دعا کرے۔''

یہ سب سے بڑا صدقہ ہے اس لیے اولاد کی دینی تربیت پر توجہ دینا فرض عین ہے تاکہ مرنے کے بعد دعا گو رہے [رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ] اگر کسی کو صدقہ وخیرات کی طاقت نہ ہو تو میت کے لیے خلوص دل سے دعا کرنا کافی ہے۔

قربانی کے چار دن:

سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

''تمام ایام تشریق ذبح یعنی قربانی کے دن ہیں۔''

(دارقطنی: ج ۴، ص ۲۸۴۔ نیل الاوطار: ج ۵، ص ۲۱۵)

ایام تشریق: ایام تشریق ذوالحجہ کی گیارہ، بارہ، تیرہ تاریخ کو کہتے ہیں۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ قربانی کے دن [یوم النحر] ''عید کا دن'' اور اس کے بعد تین دن ہیں۔ حضرت امام حسن بصریؒ اہل مکہ کے امام عطاء بن ابی رباحؒ، شامیوں کے امام اوزاعیؒ اور فقہاء اہل حدیث کے امام شافعیؒ کا بھی یہی مذہب ہے۔

(زاد المعاد لابن قیمؒ: ج ۱، ص ۲۴۶)

قرآن مجید کی آیت ﴿وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ﴾ کی تفسیر میں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ''ایام معدودات سے مراد ایام تشریق ہے اور وہ چار دن ہیں۔ یعنی [یوم النحر] ''عید کا دن'' اور تین دن اس کے بعد۔ (تفسیر ابن کثیر: ج ۱، ص ۲۴۵)

جمہور کا مسلک، حافظ ابن حجرؒ فتح الباری میں رقمطراز ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ

''جمہور کی دلیل سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ والی مرفوع حدیث ہے۔ تمام منیٰ قربانی گاہ ہے اور تمام ایام تشریق یعنی گیارہ، بارہ، تیرہ ذبح کے دن ہیں۔''

مسند احمد نے بیان کیا ہے لیکن اس کی سند منقطع ہے۔ دارقطنی نے اسے موصول بیان کیا ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔ (فتح الباری) مجمع الزوائد میں ہے، اس حدیث کو احمد اور طبرانی نے اوسط میں بیان کیا ہے اور مسند احمد کے راوی ثقہ ہیں۔

امام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں کہ ''اس کے تمام طرق منقطع ہیں۔ ابن حبانؒ نے اسے اپنی صحیح میں موصول بیان کیا ہے۔

محلی ابن حزم (ج ۷، ص ۳۷۸) میں حضرت حسنؒ سے مروی ہے کہ ایام نحر، یوم نحر (عید کا دن) اور تین دن اس کے بعد ہیں۔

حضرت عطاء تابعیؒ کا فتویٰ:

حضرت عطاءؒ فرماتے ہیں کہ

''ایام تشریق گیارہ، بارہ، تیرہ میں ذبح وقربانی جائز ہے۔'' (السنن الکبریٰ: ج ۹، ص ۲۹۶)

عمر بن عبدالعزیزؒ خلیفہ راشد کا فتویٰ:

عمر بن عبدالعزیزؒ نے فرمایا:

''قربانی تیرہ تاریخ تک جائز ہے۔'' (السنن الکبریٰ: ج ۹، ص ۲۹۷۔ محلی: ج ۷، ص ۳۷۸)

مذکورہ بالا دلائل سے واضح ہو گیا کہ قربانی کے چار دن ہیں اس میں کوئی شک وشبہ نہ ہے۔

نوٹ: قربانی عید کے دن افضل واعلیٰ ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمیشہ عمل یہی تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے دن ہی قربانی کی۔ بلکہ سو اونٹ کی قربانی بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے دن ہی کی، اس لیے افضل پہلا دن ہے۔

استاد محترم حضرت علامہ ابوالبرکات احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ

''دراصل قربانی عید کے دن ہی ہوتی ہے کیونکہ کتب احادیث میں صحیح سندوں کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان موجود ہے:

[اَوَّلُ مَا نَبْدَأُ فِيْ يَوْمِنَا هٰذَا الصَّلٰوةُ ثُمَّ نَرْجِعُ فَنَنْحَرُ]

''عید کے دن سب سے پہلے ہم جس عمل کو شروع کرتے ہیں وہ نماز ہے، پھر ہم لوٹ کر قربانی ذبح کرتے ہیں۔''

یہ واضح دلیل ہے کہ نماز کے بعد جا کر جو قربانی کو باندھ کر رکھے تاکہ قربانی دوسرے دن کرے اس نے مذکورہ حدیث پر عمل نہیں کیا۔ احادیث میں مذکور ہے کہ اگر پہلے دن قربانی میسر نہ ہو تو دوسرے دن اگر دوسرے دن بھی میسر نہ آئے تو تیسرے دن، اگر تیسرے دن بھی میسر نہ آئے تو چوتھے دن کرنا درست ہے۔ اگر پہلے دن سب کچھ تیار ہو تو دوسرے یا تیسرے دن کے لیے رکھنا درست نہیں۔ اس سے دوسرے یا تیسرے دن قربانی سے ثواب میں فرق ضرور پڑے گا۔''

(فتاویٰ برکاتیہ: ص ۲۵۵، ۲۵۶)

حجامت: ذوالحجہ کا چاند دیکھنے کے بعد جو قربانی کا ارادہ رکھتا ہو اس کے لیے حجامت بنوانا منع ہے۔ حدیث میں ہے:

''جو شخص ماہ ذوالحجہ کا چاند دیکھ لے اور وہ قربانی کا ارادہ رکھتا ہو تو وہ بال نہ کتروائے اور نہ ناخن کٹوائے۔'' (صحیح مسلم)

ضروری وضاحت:

عوام میں مشہور ہے کہ جو قربانی کی طاقت نہیں رکھتا اگر وہ دس دن حجامت نہ بنوائے تو اسے قربانی کا ثواب مل جائے گا۔ اس طرح کسی حدیث میں نہیں آیا۔ حجامت نہ بنوانے کی پابندی صرف اس کے لیے ہے جو قربانی کا ارادہ رکھتا ہو۔ دوسرے کے لیے کوئی پابندی نہیں ہے۔ ابوداود باب ایجاب الاضاحی میں روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک آدمی نے عید کے دن سوال کیا، اس کے جواب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے عید کے روز حجامت کرانے کا حکم دیا تھا۔ کیونکہ وہ قربانی کی طاقت نہیں رکھتا تھا۔ اس میں پہلے نو دن حجامت نہ بنوانے کا ذکر نہیں۔ اس حدیث سے اتنا ضرور ثابت ہوتا ہے کہ جو شخص قربانی کی طاقت نہیں رکھتا وہ عید کی نماز پڑھنے کے بعد حجامت کرالے، اس کی یہی قربانی ہے۔

مکہ.....آباد ہوتا ہے

تحریر: جناب برادرم ابوحمزہ سعید بلخی السعیدی

اللہ کے خلیل سیدنا ابراہیم علیہ السلام اپنی زوجہ محترمہ سیدہ ہاجرہ اور اپنے شیر خوار لخت جگر سیدنا اسماعیل علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کے حکم کے تحت ہمراہ لے کر اپنے وطن سے روانہ ہوئے اور اس جگہ پہنچے جہاں اب مکہ مکرمہ ہے۔ یہاں آکر مسجد حرام سے قدرے بلندی کی طرف چاہ زمزم والی جگہ کے قریب ایک بہت بڑے درخت کے نیچے انہیں ٹھہرایا۔

اس وقت مکہ مکرمہ بالکل بے آباد تھا' یہاں نہ تو کوئی آدمی رہتا تھا اور نہ کوئی مکان ہی تھا حتی کہ پینے کے لیے پانی تک کی بھی کوئی سہولت نہ تھی۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام اپنی اہلیہ اور لخت جگر کو وہاں ٹھہرا کر کھجوروں کی ایک تھیلی اور پانی کی ایک چھاگل ان کے حوالے کر کے واپس چل دیئے تو ام اسمٰعیل سیدہ ہاجرہ علیہا السلام ان کے پیچھے چلیں اور دریافت کیا کہ ابراہیم! آپ ہمیں اس وادی میں چھوڑ کر کہاں جا رہے ہیں؟ جہاں نہ تو کوئی آدمی ہے اور نہ کوئی دوسری چیز۔ انہوں نے بار بار اپنی بات دہرائی مگر سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے ان کی طرف توجہ نہ دی اور نہ کوئی جواب دیا۔ بالآخر سیدہ ہاجرہ علیہا السلام نے کہا: کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کام کا حکم دیا ہے؟ تو سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: ہاں۔ تو سیدہ نے کمال توکل سے کہا' اگر یہ بات ہے تو اللہ تعالیٰ ہماری حفاظت کرے گا اور وہ ہمیں ضائع نہیں ہونے دے گا۔ یہ کہہ کر وہ واپس چلی آئیں اور ابراہیم علیہ السلام واپس اپنے وطن کو چل دیئے۔

واپس جاتے ہوئے آپ جب ایک پہاڑی کے پیچھے پہنچے' جہاں سے ان کے اہل خانہ انہیں دیکھ نہیں سکتے تھے' آپ نے بیت اللہ کی رخ کر کے ہاتھ اٹھا کر اللہ سے عرض کیا (چند سال قبل تک مکہ میں اہل مکہ کے ہاں وہ جگہ معروف تھی جہاں کھڑے ہو کر سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے یہ دعائیں کی تھیں):

''اے میرے پروردگار! میں نے اپنے اہل خانہ کو تیرے محترم گھر کے قریب اس بے آب وگیاہ وادی میں لا بسایا ہے' اے پروردگار! یہ کام میں نے اس لیے کیا ہے کہ یہ لوگ یہاں رہ کر باقاعدگی سے نماز ادا کیا کریں۔ تو لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف پھیر دے اور انہیں غذا کے طور پر پھل عطا فرما' تاکہ یہ لوگ تیرے شکر گذار بن کر رہیں۔ اے رب! تو جانتا ہے کہ جو کچھ ہم چھپاتے اور ظاہر کرتے ہیں اور حقیقت بھی یہی ہے کہ زمین وآسمان کی کوئی بھی چیز اللہ تعالیٰ سے مخفی یا پوشیدہ نہیں۔ بے پناہ شکر اور تعریف ہے اس اللہ کی جس نے مجھے اس بڑھاپے میں اسمٰعیل اور اسحاق جیسے فرزند عطا فرمائے۔ یقیناً میرا رب دعائیں ضرور سنتا (اور قبول کرتا) ہے۔ اے پروردگار! مجھے اور میری اولاد کو نماز کا پابند بنا اور میری دعائیں قبول فرما۔ اے ہمارے رب! میری' میرے والدین کی اور سب اہل ایمان کی قیامت کے دن مغفرت فرمانا جس دن حساب لیا جائے گا۔ (ابراہیم: ۱۴/ ۳۵۔۴۱)

ادھر ام اسمٰعیل سیدہ ہاجرہ علیہا السلام اپنے لخت جگر معصوم اسمٰعیل کو دودھ پلانے لگیں اور حسب ضرورت چھاگل سے پانی پیتی رہیں تا آنکہ پانی ختم ہو گیا۔ خود انہیں بھی پیاس محسوس ہونے لگی اور بچہ بھی پیاس کی شدت سے بلک بلک کر رونے لگا۔

ان سے بچے کا رونا دیکھا نہیں جاتا تھا۔ اس لیے وہ قریب ہی ایک پہاڑی پر گئیں جس کا نام ''صفا'' ہے۔ اس کے اوپر جا کر انہوں نے پوری وادی میں ادھر ادھر نظر دوڑائی کہ شاید کہیں دور ونزدیک پانی کے آثار نظر آجائیں۔ مگر انہیں دور دور تک کہیں بھی پانی کے آثار نظر نہ آئے۔ وہاں سے مایوس ہو کر وہ وہاں سے نیچے اتر کر دوسری جانب والی پہاڑی کی طرف روانہ ہوئیں جس کا نام ''مروہ'' ہے۔ دونوں پہاڑیوں کے درمیان وادی میں پہنچ کر انہوں نے اپنی شلوار کو قدرے اوپر چڑھایا اور تیزی سے وادی کو عبور کر کے صفا پر گئیں اور وہاں جا کر بھی چاروں طرف نظر دوڑائی کہ شاید کہیں پانی کے آثار نظر آئیں یا کوئی آدمی ہی نظر آئے مگر انہیں نہ تو کوئی آدمی ہی نظر آیا اور نہ ہی پانی کے آثار کہیں محسوس ہوئے۔ یہ عمل انہوں نے سات بار کیا کہ کبھی صفا پر جاتیں اور کبھی مروہ پر۔ آخری مرتبہ جب وہ کوہ صفا پر تھیں تو انہیں ایک آہٹ یا آواز محسوس ہوئی وہ حیران سی ہو گئیں اور مکمل طور پر ساکت وجامد ہو کر آواز کو سننے کی کوشش کی۔ انہیں یقین ہو گیا کہ یہ آواز ان کا وہم نہیں بلکہ درحقیقت کسی کی آہٹ ہے۔ وہ بولیں تم نے اپنی موجودگی کا احساس دلایا ہے اگر تم کچھ مدد کر سکتے ہو تو کرو۔ اسی دوران انہوں نے زمزم والی جگہ پر ایک فرشتے کو دیکھا جس نے زمین پر اپنی ایڑی ماری اور وہاں سے پانی نمودار ہو گیا۔ سیدہ ہاجرہ جلدی سے پانی کو جمع کرنے لگیں اور اپنی چھاگل کو بھرنے لگیں۔

پانی مزید تیزی سے ابلنے لگا' سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو ام اسمٰعیل پر' اگر وہ زمزم کو یونہی بہنے دیتیں اور پانی کی منڈیر بنا کر اسے نہ روکتیں تو وہ چشمہ مسلسل ابلتا رہتا۔ چنانچہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا' خود پانی پیا اور بچے کو پلایا۔ فرشتے نے سیدہ ہاجرہ رضی اللہ عنہا سے مخاطب ہو کر کہا کہ تم ہلاکت یا نقصان کا اندیشہ نہ کرنا۔ یہ بچہ اور اس کا والد مل کر یہاں اللہ تعالیٰ کا گھر تعمیر کریں گے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ضائع نہیں کرتا۔'' (صحیح بخاری)

اہل علم نے لکھا ہے کہ سیدہ ہاجرہ علیہا السلام نے پانی کے چشمے کے اردگرد ریت اور مٹی کی منڈیر' رکاوٹ بناتے ہوئے کہا تھا: ''زمْ زمْ زمْ زمْ'' (رک جا' رک جا' رک جا' رک جا)

اسی لیے اس پانی کا نام ''زمزم'' رکھ دیا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ

''زمزم کا پانی جس مقصد اور ارادے کو مدنظر رکھ کر نوش کیا جائے اور اسے پینے سے قبل جو دعا کی

باقی صفحہ 27 پر

مسلک اہل حدیث

(1984ء کی ایک تقریر)

تحریر
جناب رانا محمد شفیق خاں پسروری

اَهْلُ الْحَدِيْثِ عِصَابَةُ الْحَقِّ
فَازُوْا بِدَعْوَةِ سَيِّدِ الْخَلْقِ

''اہل حدیث حق کی جماعت ہے جو سید الخلق کی دعوت سے کامیاب ہے۔''

ما اهل حديثيم دغا را نشناسيم
صد شكر كه در مذهب ما حيله وفن نيست

''ہم اہل حدیث ہیں' جھوٹ ودغا کو نہیں جانتے۔ اللہ کا شکر ہے کہ ہمارے مذہب میں حیلہ وفن نہیں۔''

اہل دل' اہل نظر' اہل خبر' اہل حدیث
کشور وحدانیت کے تاجور اہل حدیث
خضر منزل' رہروان جادہ صدق وصفا
حاملین سنت خیر البشر اہل حدیث
گمراہی کے ہر دور میں' ظلمت کے ہر عہد میں
ہیں باطل کے خلاف سینہ سپر اہل حدیث

عنوان دو لفظوں سے مرکب ہے۔ ایک لفظ ''مسلک'' اور دوسرا مرکب لفظ ''اہل حدیث'' ہے۔

''مسلک'' کا لغوی معنی ہوتا ہے ''راہ'' اور اصطلاحی معنی طریقہ' نظریہ' اصول وقواعد وغیرہ۔ جب کہ ''اہل حدیث'' کے لغوی معنی ''حدیث والے'' اور اصطلاحی معانی وہ افراد جن کے لیل ونہار' شب وروز محض قرآن وسنت کے تعلق میں بسر ہوں اور جن کا کوئی بھی قول وفعل اور عمل' طور طریقہ اور رسم ورواج قرآن وحدیث سے الگ نہ ہو اور جو ان دو عظیم الشان سرچشموں کے علاوہ کہیں نگاہ التفات نہ ڈالیں۔

گویا مسلک اہل حدیث کا معنی ہوا کہ وہ دستور حیات جو صرف قرآن وحدیث سے عبارت ہو' جس پر رسول اللہ ﷺ کی مہر ثابت ہو اور جس پر خیر القرون کا کردار گواہ ہو۔

اس وقت بہت سے مذاہب اسلام کے نام پر روئے عالم پر نظر آ رہے ہیں اور ہر ایک کا زعم ودعویٰ یہی ہے کہ وہ ہی صحیح اور برحق ہے مگر درحقیقت وہ کسی نہ کسی طور اسلام میں ترمیم واضافہ اور کمی بیشی کے مرتکب ہوئے ہیں۔ تقریباً ہر مذہب میں شخصیت پرستی ہے یا خاص افراد کی تعلیمات وافکار پر دارومدار ہے جب کہ مسلک اہل حدیث اشخاص وافراد کی عزت وتوقیر کو ملحوظ تو رکھتا ہے مگر انہیں دین میں حجت نہیں سمجھتا بلکہ اپنا ہر معاملہ' زندگی کا ہر مسئلہ صرف اور صرف قرآن وحدیث سے حل کرنا سکھاتا ہے اور ''امرین صحیحین'' (کتاب وسنت) کے علاوہ کسی کو بھی قابل حجت نہیں مانتا اور لائق تعمیل نہیں جانتا۔

مسلک اہل حدیث بزرگان دین کی عزت سکھاتا ہے مگر اس میں مبالغہ نہیں' آئمہ کو عظیم سمجھتا ہے مگر ان میں مقابلہ نہیں' فقہاء ومجتہدین کی جدوجہد ذہنی اور اجتہاد کو خراج تحسین پیش کرتا ہے مگر ان پر دارومدار کی تلقین نہیں' کسی کے تدبر وتفکر پر کامل یقین نہیں رکھواتا البتہ انہیں آیات واحادیث سے تزئین ضرور بخشتا ہے کہ انسان اشرف المخلوقات ہونے کے باوجود بتقاضائے بشریت خطا ونسیان سے مبرا نہیں اور مسلک اہل حدیث عصمت رسول ﷺ کی وجہ سے عیوب ونقائص سے مصفا ہے۔

واقعتاً مسلک اہل حدیث ..... اہل حق کا مسلک' اہل دل کا مسلک' اہل نظر کا مسلک' اہل خبر کا مسلک' اہل ادراک کا مسلک' اثبات واحقاق کا مسلک' کشور وحدانیت کے تاجوروں کا مسلک' قاطعین شرک کے ناموروں کا مسلک' مسلک اہل حدیث ..... راہروان صدق وصفا کا جادہ ومنزل' امن وسکینت کا نام' شجاعت وشہادت کا مقام' راہ حق میں سر کٹانا' آگے بڑھتے جانا' لڑتے مرتے سربکف' ہر سمت' ہر طرف' باطل کے مقابل' ادائے حق کی خاطر صدائے کلمۃ اللہ بلند کرنا۔

سنا سنا کے دم عشق کے فسانے کو
اس کی راہ پر چلانا زمانے کو

مسلک اہل حدیث' چند افراد کے ذہن کی اختراع' چند رسوم کے تحفظ اور چند وجوہ کی پیداوار کا نام نہیں بلکہ آقائے ذی وقار وذیشان ﷺ پر اتاری گئی شریعت مطہرہ' منزل من اللہ دین مبین' اسلام متین اور رسول اللہ ﷺ کے طریقہ مقدسہ کا نام ہے۔

آج بھی مسلک اہل حدیث' کسی رد وبدل' ترمیم واضافہ اور کمی بیشی کے بغیر قرون اولیٰ ہی کی صورت میں جاری وساری ہے۔ بقول صادق ﷺ قیامت تک ہر فتنہ اوہام وشکوک سے محفوظ اور ''ذمۃ اللہ ورحمتہ'' کے سبب سے محظوظ رہے گا۔

اسی کے سینے پر [لَا تَزَالُ طَآئِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِیْ مَنْصُوْرِيْنَ عَلَى الْحَقِّ] کا تمغہ' اسی کے نصیب میں [مَآ اَنَا عَلَيْهِ وَاَصْحَابِیْ] کا ثمرہ' اسی کے لیے [اِمَامُهُمُ النَّبِیُّ ﷺ] کا شرف' اسی کے حاملین کے لیے [اَنْتُمْ اَصْحَابُ الْحَدِيْثِ اِنْطَلِقُوْا اِلَى الْجَنَّةِ] کا فخر' کہ یہ احکام ربانی کی تعمیل' فرامین نبوی ﷺ کی تجمیل' طریق صحابہ کی روش' تابعین کی کشش' تبع تابعین کی راہ' محدثین کی جاہ' آئمہ کا گزر' فقہاء کا فخر' اسلام کی ترجمانی' حق کی فراوانی' توحید کی صدا' شرک وبدعت کے خلاف جہاد' قرآن وحدیث پر اعتماد ہے۔

تبلیغ وجہاد اس کا طرۂ امتیاز' تحقیق وتدقیق وجہ اعجاز' خلوص ودیانت اک اعزاز' ہمت وغیرت کو اس سے نیاز' یہ امن وآشتی کا سبق' اصلاح قلوب' تطہیر ارواح اور طہارت اذہان کا درس ہے۔

مسلک اہل حدیث نام ہے [اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ] کی آواز کا' [تَرَكْتُ فِيْكُمْ اَمْرَيْنِ] کی صدائے دلنواز کا' ﴿وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ﴾ کی پکار کا' [لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوَاتِ الشَّيْطٰنِ] کے فرمان کا' ﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖ﴾ کے نشان کا' ﴿مَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا﴾ میں اسلام متین کا' ﴿اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ﴾ میں دین کا' یعنی کامل قرآن کا' فرمان آقائے ذیشان کا۔

مسلک اہل حدیث نام ہے ..... سنت رسول ﷺ کی عصمت کا' طریق صحابہ کرامؓ کی عظمت کا' کردار تابعینؒ کی شوکت کا' تبع تابعینؒ کے چلن کی سطوت کا' آئمہ کرام کے تفقہ کی رفعت کا' محدثین کی عدالت کی حشمت کا' مفسرین اولی کی اعلیت کا' فقہاء حق کی ارفعیت کا۔

ابوحنیفہؒ اور شافعیؒ کے اقوال کا ابن حنبلؒ ومالکؒ کے احوال کا' ابن تیمیہؒ وابن قیمؒ وغیرہم کے کمال کا' خاندان ولی اللہ کے جاہ وجلال کا' حق کے شیدائیوں کا' صرف سچ کے

داعیوں کا۔

مسلک اہل حدیث نام ہے..... روایت کا' درایت کا' ثقاہت کا' فقاہت کا' ودیعت کا' بداعت کا' ذہانت کا' امانت کا' دیانت کا' شہادت کا' اقبالیت کا یعنی آدمیت کا' کامل انسانیت کا۔

مسلک اہل حدیث..... اذہان کو اعراف وعرفان' ارواح کو سرور ووجدان' قلوب کو ایمان وایقان اور زیست کو عروج اور شان کی دولت بخشتا ہے۔

مسلک اہل حدیث ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ کے مصداق ﴿مَآ اٰتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ﴾ کے استحقاق کا' نام ہے..... رسول اللہ ﷺ کے اقوال کا' آپ کے احوال کا' ذیشان افعال کا' معلیٰ اطوار کا' مصفا اطراز کا' عظیم الشان گفتار کا' عظیم المرتبت کردار کا' رفیع المنزلت مقام کا' آپ کی شان وشوکت کے دوام کا' اعلیٰ عصمت ورفعت کا' ختم نبوت کا' دین کے اکمال کا' نعمت حقہ کے اتمام بجمال کا' صرف آپ ہی کی ذات بالا صفات کی ہر ہر بات کا' یعنی..... سادگی وبے باکی کا' ایثار وحق گوئی کا' رحم وعزم کا' علم وحلم کا' احسان وکرم کا' نظر وفکر کا' عاجزی وشکر کا' یقین ومحبت کا' وفا والفت کا' خشیت وللّٰہیت اور غیرت وحمیت کا' غرضیکہ آپ کی رسالت کے ہوتے ہوئے اور کسی کا سکہ نہ چلنے کا' کسی اور کا دم نہ بھرنے کا۔

حیات اصحاب کا' زیست بہ آب وتاب کا' ہر حال میں قربانی کا' خون میں لت پت ''لا الہ الا اللہ'' کی ترجمانی کا' عدم ریا کا' حصول رضا کا' تحصیل اجر میں بے قراری کا' خوش گفتاری واعلیٰ کرداری کا' نرم دم گفتگو کا' گرم دم جستجو کا' رزم وبزم میں پاک دل وپاکبازی کا' اللہ کے لیے ہر شئے سے بے نیازی کا۔

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ﴾ کی تعمیل اور ﴿مَنْ يَّشْتَرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ﴾ کی تاثیر میں مسلک اہل حدیث نام ہے۔ عباد اللہ کے چلن کا' قرآن وسنت سے ملن کا' امرین صحیحین سے رغبت کا' توحید وسنت کے پرچار کا' قال اللہ وقال الرسول کے اختیار کا' تحریر وتقریر میں انتہائی احتیاط کا' راہ خدا میں تکالیف اٹھانے کا' ادائیگی فرائض میں سر کٹانے کا۔

مسلک اہل حدیث نام ہے..... اسلامی طریقت کی اعلائی کا' منزل من اللہ شریعت کی بالائی کا' اشرف المخلوقات کی اشرفیت کا' احسن تقویم کی ارفعیت کا..... جادہ عظیم کا' صراط مستقیم کا۔

مسلک اہل حدیث ﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى﴾ کی شہادت سے کسی انسان کی کاوش نہیں کہ انسانی جذبات وخواہشات کا اس میں کچھ دخل ہو' بلکہ ﴿نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا﴾ کی تصدیق سے اللہ تبارک وتعالیٰ کا عطاء کردہ ہے' تبھی تفکرات وتدبرات' تخیلات وتصورات' ذہنیات وکیفیات کی تصحیح وتزئین کرتا ہے اور انہیں اصلاح وہدایت بخش کر معزز ومشرف بناتا ہے۔

مسلک اہل حدیث میں لالچ نہیں سخاوت ہے' مادیت نہیں' روحانیت ہے' طلب ثروت نہیں' آرزوئے مغفرت ہے' شاہی نہیں خدمت ہے۔ غرور' تکبر نہیں محبت ہے' بدعت نہیں سنت ہے' شرک نہیں توحید ہے' تجسیم الٰہی نہیں تمجید ہے' اوتار نہیں کلمہ تہلیل وتحمید ہے' ریا نہیں طلب رضا ہے' تصنع نہیں استغنا ہے' تکلف نہیں اخلاص ووفا ہے اور ہر فعل باحضور وباخدا ہے۔

ربط وتعلق' تحقق وتعمق' تزئین وتحسین' تقرر وتحرر' تصور وتخیل' تدبر وتفکر' مساواۃ ومواخاۃ' نصرت واخوت' شرف واحترام' عزت واکرام' فخر واحتشام..... حقیقی کامیابی دونوں جہاں کی کامرانی' ایمان اور مسلمانی' غرضیکہ ہر خوبی میں ہر عظمت کی نشانی ''مسلک اہل حدیث'' میں ہے۔

یہ نیک طینتی کا اعلان' پاک طبیعتی کا اعلام' قرآن وحدیث کا اثبات والتزام تجلیوں کا مقام اور تمام تر خوبیوں کا قوام ہے۔ اس میں سیاست کے نشیب وفراز اور شرعی ترنگ بھی ہے اور جہاد وشہادت کی امنگ بھی' نہ مال غنیمت نہ کشور کشائی' محض آدمیت وانسانیت کی بھلائی' انسانی زندگی کی تعمیر میں مرضات اللہ کا حصول اور حصول میں تکالیف ومصائب آلائم وشدائد سب قبول۔

قد آور شخصیات کو محور بنانے کی بجائے وحی الٰہی (قرآن وحدیث) کو اپنا مرکز حیات ونصب العین جاننا ہی مسلک اہل حدیث ہے جیسے:

① حج تمتع کے مسئلہ پر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا [اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ خَلِيْفَةُ الْمُسْلِمِيْنَ اَحَدٌ مِّنَ الرَّاشِدِيْنَ وَالْمَهْدِيِّيْنَ] مراد رسول فاروق اعظم حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسے فرزند اسلام اور صحابی رسول ﷺ کی پاک طینتی اور صاف طبیعتی سے نکلی وہ بات جو بتقاضائے بشریت سنت رسول ﷺ کے خلاف ہو گئی تھی' چھوڑ دینا اور [اِنَّمَا الشَّرِيْعَةُ نَزَلَتْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّلَا نَزَلَتْ عَلٰى اُبَيٍّ] کا اعلان فرمانا اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اس بات پر جاہ وجلال' رعب ودبدبہ' شوکت وطنطنہ' ہیبت وحشمت کے باوجود سر جھکا لینا اپنی غلطی کا اعتراف کرنا اور سجدہ شکر بجالانا۔

② ﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ﴾ کے سبب نزول میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا رسول اللہ ﷺ کے مقابل ان کا فیصلہ لینے والے منافق کی گردن تن سے جدا کر کے [هٰذَا قَضَآءُ لِمَنْ لَّا يَرْضٰى بِقَضَآءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ] کا نعرہ بلند کرنا وغیرہ ان گنت تاریخ اسلام کی امثلہ دراصل مسلک اہل حدیث کا اظہار اور مسلک اہل حدیث کا اعلان ہیں کہ

''آپ کے ہوتے ہوئے نہ کسی کی ذات چل سکتی ہے نہ کسی کی بات چل سکتی ہے۔ موسیٰ علیہ السلام کی نبوت کا نہ چلنا آپ ﷺ کی عصمت کی دلیل ہے اور عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کی آمد عظمت کی دلیل ہے' کتب اولین کی نہ تصدیق نہ تکذیب بلکہ قرآن مجید کا اظہار تصحیح وتصویب ہے اور جو بھی کتاب وسنت کو چھوڑ دے وہ انسان کہلانے کا روادار اور زندہ رہنے کا حق دار نہیں۔ اسے چاہیے کہ اللہ کی زمین چھوڑ کر کہیں اور جا بسے۔''

آج کے دور میں خصوصیت سے مسلک اہل حدیث یہ ہے کہ

''نفاذ اسلام کے شوق میں بے قرار رہا جائے اور کبھی چین سے نہ بیٹھا جائے۔ باطل کے خلاف ہمت کی کوہ تازی سے قدم جمائے جائیں یعنی قرآن وحدیث کی اشاعت' دعوت وتبلیغ' علوم وعقائد کی تجدید واصلاح' اہل ملت کا ہر حال اور ہر شکل میں اتحاد' خیر القرون کے علم وعمل کی از سر نو تجدید' دین خالص' سنت خالصہ ومحسنہ کا اعتصام اور تمام تفرقوں اور بدعتی راہوں کے خلاف قولاً فعلاً اور عملاً دعوت الی اللہ کی صدا اس قوت ونفوذ کے ساتھ بلند کرنا کہ وقت کا کوئی شور وغوغا اس پر غالب نہ آسکے۔''

اگر آج بھی مسلک اہل حدیث اپنی تمام تر ضوء افشانیوں' ضیاء پاشیوں اور رعنائیوں کے ساتھ اس دھرتی پر نافذ ہو جائے تو عجب نہیں کہ آب نشاط انگیز سے وقت کی خمار آلودگیوں کا علاج مل جائے۔

❀❀❀❀❀

اسلام دینِ رحمت

تحریر: جناب ڈاکٹر سجاد الٰہی

اسلام دین رحمت ہے' یہ دین جہاں تمام لوگوں کے لیے رحمت وشفقت کا پیامبر ہے وہاں یہ دین اپنے ماننے والوں کے درمیان اخوت اور بھائی چارگی کے پیغام کو کیسے فراموش کرسکتا ہے۔ بہت سی قومیں اگرچہ اسلام کے متعلق غلط فہمی کا شکار ہیں' لیکن اگر وہ اس دین حنیف کی تعلیمات کا صدقِ دل سے جائزہ لیں تو یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جائے گی کہ حالت امن کی بات تو دور رہی' اسلام نے جنگ کی حالت میں بھی رحمت اور ہمدردی کا دامن نہیں چھوڑا اسی لیے اسلام کے اس بلند اور اعلیٰ اخلاق کی شہادت ان غیر مسلم مؤرخین نے بھی دی ہے جو اس مذہب ربانی پر کیچڑ اچھالنے کا کوئی موقعہ ضائع نہیں کرتے۔ اسلام اپنے ماننے والوں کو بڑے واضح انداز میں اس بات کا حکم دیتا ہے کہ وہ آپس میں ایک دوسرے سے اس طرح برتاؤ کریں کہ غیروں کو ان کی صفوں میں کوئی شگاف نظر نہ آئے۔ قرآن کریم میں نبی کریم ﷺ کو اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ وہ مسلمانوں کے سامنے تواضع اختیار کریں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

''اور مومنوں کے لیے آپ اپنے کندھے جھکائے رکھیں۔''

ذیل میں اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ان چند باتوں کا ذکر کیا جا رہا ہے جن سے یہ ثابت ہو کہ اسلام دین رحمت ومودت ہے۔

① جو شخص کسی وجہ کے بغیر زمین پر قتل وفساد برپا کرے' اس نے گویا تمام لوگوں کو قتل کر دیا۔ یہ بات اگرچہ سننے میں بہت عجیب معلوم ہوتی ہے لیکن اس کا اعلان کرنے کی توفیق عصر حاضر کی تہذیبوں سے قبل قرآن کریم کو ہوئی۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''جو شخص کسی کو بغیر اس کے کہ وہ کسی کا قاتل ہو' یا زمین پر فساد برپا کرنے والا ہو' قتل کر ڈالے تو گویا اس نے تمام لوگوں کو قتل کر دیا' اور جو شخص کسی کی جان بچا لے' اس نے گویا تمام لوگوں کو زندہ کر دیا۔''

② مسلمانوں کے لیے یہ بات زیبا نہیں کہ وہ اپنی مسجدوں اور بازاروں میں کسی وجہ کے بغیر اسلحہ کی نمائش کریں' کیونکہ اس سے دوسرے مسلمانوں کو تکلیف اور اذیت پہنچنے کا خدشہ ہوتا ہے۔ حضرات ائمہ بخاری اور مسلم حضرت ابوموسیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص ہماری مسجدوں یا ہمارے بازاروں سے گزرے اور اس کے پاس تیر ہوں (تو اسے چاہیے کہ) وہ (ان تیروں کو لے کر چلنا) بند کر دے' یا ان (تیروں کے کناروں پر لگے ہوئے) لوہے پر ہاتھ رکھ دے تا کہ ان (تیروں) سے مسلمانوں کو کوئی تکلیف نہ پہنچے۔''

اسلام' امن وسلامتی کا پیامبر ہے۔ اسلام نے جنگ کے دوران بھی رحمت اور ہمدردی کا دامن نہیں چھوڑا

③ دوسروں کو اذیت اور تکلیف میں مبتلا کرنے والا کبھی چین اور آرام نہیں پا سکتا۔ اسلام کے بیان کیے گئے اسرار میں سے ایک راز یہ ہے کہ کوئی شخص اس وقت تک اللہ تعالیٰ کی رحمت کا مستحق نہیں ہو سکتا جب تک وہ لوگوں کے ساتھ شفقت اور محبت سے پیش نہ آئے۔ حضرات ائمہ بخاری ومسلم حضرت جریر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا' اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہیں فرماتے۔''

④ اسلام نے اپنے بنیادی پانچ ارکان کی ادائیگی میں بھی لوگوں پر رحمت اور شفقت کے پہلو کو نظر انداز نہیں کیا۔ مثال کے طور پر لوگوں کو نماز پڑھانے والے امام کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ نماز مختصر انداز میں ادا کرے تا کہ اگر اس کے مقتدیوں میں کوئی بوڑھا بیمار ہو تو اسے تکلیف نہ ہو۔ حضرات ائمہ بخاری ومسلم سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم میں سے کوئی لوگوں کو نماز پڑھائے (تو اسے چاہیے کہ وہ) مختصر انداز میں (نماز ادا کرے) کیونکہ (مقتدیوں میں) کمزور' بیمار اور بوڑھے ہوتے ہیں اور اگر وہ اکیلا نماز ادا کرے تو جس قدر چاہے لمبی نماز ادا کرے۔''

⑤ مائیں اپنے بچوں کی پرورش کے دوران جس قدر مشقت اور جدوجہد کرتی ہیں' وہ اللہ تعالیٰ اور ان کے سوا اور کوئی نہیں جانتا' اسی لیے اللہ تعالیٰ کے مبعوث کیے گئے پیغمبر کی زندگی میں ہمیں بچوں کی ماؤں پر شفقت کی بے شمار احادیث میں سے ایک ایسی حدیث کا علم ہوتا ہے جو حقوق نسواں کے دعویدار لوگوں کے لیے اپنے اندر ایک درسِ عبرت رکھتی ہے۔ امام بخاری حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہوں اور یہ ارادہ کرتا ہوں کہ لمبی نماز ادا کروں (لیکن اسی دوران) میں (کسی) بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو اپنی نماز کو مختصر کر دیتا ہوں تا کہ اس کی ماں پر (بچے کا رونا) بھاری نہ گزرے۔''

⑥ مسلمانوں کے اپنے مسلمان بھائی پر حقوق میں سے چند حقوق یہ ہیں کہ وہ اس پر ظلم نہ کرے' اسے دشمن کے حوالے نہ کرے' اس کی ضروریات پوری کرے اور اس کے عیبوں کی پردہ پوشی کرے۔ حضرات ائمہ بخاری ومسلم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

''مسلمان' مسلمان کا بھائی ہے' وہ اس پر ظلم نہیں کرتا اور نہ ہی (اسے دشمن کے) حوالے کرتا ہے' جو (مسلمان) اپنے بھائی کی ضرورت پوری کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت پوری کرتے ہیں اور

جو (مسلمان) کسی مسلمان سے ایک مصیبت (اللہ تعالیٰ کے حکم سے) دور کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کے مصائب میں سے اس کی ایک مصیبت دور کریں گے۔ جو کوئی مسلمان کے عیبوں پر پردہ ڈالتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی فرمائیں گے۔''

⑦ ہر مسلمان کی عزت' مال اور خون دوسرے مسلمان پر حرام ہے' کسی شخص کی برائی کی یہی سب سے بڑی دلیل ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کی تحقیر کرے۔

امام ترمذی سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کی عزت' مال اور خون حرام ہے اور کسی شخص کی برائی کے لیے یہ بات کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کی تحقیر کرے۔''

⑧ مسلمانوں پر یہ بات واجب قرار دی گئی ہے کہ وہ ظالم اور مظلوم دونوں کی مدد کریں' مظلوم کی مدد کرنے سے سب واقف ہیں' لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ظالم کی مدد کس طرح کی جائے؟ امام بخاریؒ سیدنا انس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے ظالم اور مظلوم دونوں بھائیوں کی مدد کرو۔'' ایک شخص نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! اگر میرا بھائی مظلوم ہو' پھر تو میں اس کی مدد کروں گا لیکن ظالم کی مدد میں کیونکر کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''(ظالم کو) ظلم کرنے سے منع کرو' یہی (بات) اس کی مدد کرنے کے (مترادف) ہے۔''

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اسلام کے اخلاق عالیہ اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین!

❀❀❀❀❀

بقیہ مکہ.....آباد ہوتا ہے

جائے وہ ضرور قبول ہوتی ہے۔''

زمزم کا چشمہ نمودار ہونے کے بعد جنگلی پرندے پانی پینے کے لیے وہاں آنے لگے۔ انہی دنوں قریب سے قبیلہ بنو جرہم کا ایک مسافر قافلہ گذرا۔ انہوں نے اس جانب پرندوں کو منڈلاتے دیکھا تو اپنے چند آدمی بھیج کر احوال دریافت کیے کہ پرندوں کی موجودگی اس بات کا اشارہ ہے کہ یہاں کہیں پانی موجود ہے۔ ورنہ وہ اس سے قبل ان علاقوں سے گذرتے رہتے تھے' انہیں قریب قریب کہیں پانی نہ ملتا تھا۔

قافلے کے آدمیوں نے یہاں آکر دیکھا کہ واقعی یہاں پانی کا ایک چشمہ نمودار ہو چکا ہے اور وہاں ایک خاتون اپنے معصوم لخت جگر کے ہمراہ مقیم ہے۔ ان لوگوں نے واپس جا کر قافلے کو ساری صورتحال سے آگاہ کیا۔

قافلے کے لوگ یہاں آگئے اور سیدہ ہاجرہ علیہا السلام سے یہاں مستقل قیام کی اجازت طلب کی۔ سیدہ ہاجرہ علیہا السلام چونکہ وہاں اکیلی تھیں' انہوں نے اس قبیلے کے لوگوں کو بخوشی وہاں رہنے کی اجازت دے دی۔ البتہ ان سے یہ شرط رکھی کہ ان لوگوں کو اس چشمے سے پانی پینے کی مکمل آزادی ہوگی تاہم اس پر ملکیت کا حق ان ہی (سیدہ ہاجرہ علیہا السلام) کا ہوگا۔ ان لوگوں نے یہ شرط تسلیم کر لی۔ اس طرح مکہ مکرمہ کی سرزمین جو مدتوں سے بے آباد چلی آرہی تھی وہاں مکہ مکرمہ شہر آباد ہوگیا۔

❀❀❀❀❀

بقیہ بھولی بسری یادیں

زندہ دلان لاہور کے جذبات اور جوش وخروش کا یہ عالم تھا کہ وہ اپنے مکانوں کی چھتوں پر چڑھ کر بلا خوف وخطر جہازوں کی فضائی لڑائی کا نظارہ کرتے۔ جب ہماری افواج کے جیالوں نے قصور سے آگے سات آٹھ میل کی مسافت پر واقع کھیم کرن کے قصبہ پر قبضہ کر لیا تو اس رات کی تقریر میں سید صاحب نے علامہ اقبال کے ان اشعار کے ساتھ اپنی تقریر میں انہیں خراج تحسین پیش کیا۔

یہ غازی یہ ترے پر اسرار بندے
جنہیں تو نے بخشا ہے ذوق خدائی
دو نیم ان کی ٹھوکر سے صحرا ودریا
سمٹ کر پہاڑ ان کی ہیبت سے رائی
دو عالم سے کرتی ہے بیگانہ دل کو
عجب چیز ہے لذت آشنائی
شہادت ہے مطلوب ومقصود مومن
نہ مال غنیمت نہ کشور کشائی

یاد پڑتا ہے کہ ہمارے فاضل دوست مولانا محمد اسحاق بھٹی حفظہ اللہ ایڈیٹر ''الاعتصام'' بھی کبھی کبھار ریڈیو پر آتے اور ان کی نشری تقریر سے ہم محظوظ ہوتے تھے۔ لندن میں ایکسیڈنٹ کے نتیجہ میں سید صاحب کے سانحۂ شہادت پر ہم نے دھوبی گھاٹ فیصل آباد کے میدان میں شبان اہل حدیث کے زیر اہتمام (جبکہ آتش جوان تھی) ایک بڑا تعزیتی جلسہ منعقد کیا تھا جس کی صدارت مرکزی جمعیت اہل حدیث کے راہنما اور ہمارے استاذ مکرم مولانا محمد اسحاق چیمہؒ نے فرمائی تھی۔ میں سٹیج سیکریٹری تھا۔ مقررین میں وقت کے نامور خطیب اور شعلہ بار مقرر علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ اور خطیب پاکستان مولانا محمد حسین شیخوپوری تھے۔

۶ ستمبر ۱۹۶۵ء سے لے کر آج تک ہر سال یہ دن حکومتی سطح پر یوم دفاع پاکستان کے طور پر منایا جاتا ہے لیکن افسوسناک امر یہ ہے کہ ٹی وی اور ریڈیو پر معروف مغنیہ نورجہاں کے ترانے سنائے جاتے ہیں لیکن بلند مرتبت شعراء آغا شورش کاشمیری اور صوفی غلام مصطفیٰ تبسم کے ترانوں سے اغماض برتا جاتا ہے۔

سید ابوبکر غزنویؒ مولانا محمد اسحاق بھٹی اور کئی ایک دوسرے مقررین وادیبوں کی سحر انگیز تقاریر نشر کرنا گویا ممنوع قرار پائی ہیں۔ مزید المناک صورتحال یہ ہے کہ سیاستدانوں کی مفاد پرستی بلکہ بھدی سیاست نے افواج پاکستان جیسے اہم ادارہ کو متنازعہ بنانے کی ناکام کوششیں کر رکھی ہیں جس سے ملکی سیاسی ودفاعی بحرانوں میں اضافہ پر اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے اور قوم میں بھی جذبۂ جہاد واتحاد کی بجائے انتشار وافتراق بڑھ رہا ہے۔ فرقہ واریت اور دہشت گردی کے فتنے فروغ پا رہے ہیں جن سے بعض موقعوں پر ملکی سلامتی بھی خطرہ میں پڑتی نظر آتی ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ملک وملت کو لاحق ان اندرونی وبیرونی سازشوں سے محفوظ رکھے اور بے پناہ قربانیوں کے بعد حاصل کی گئی مملکت اسلامیہ جو ایک ایٹمی قوت بھی ہے دفاعی ونظریاتی اعتبار سے ایک پاورفل ریاست کے طور پر ابھرتی نظر آئے۔ آمین!

آخر میں احمد ندیم قاسمی کا یہ شعر ملاحظہ فرمائیں۔

خدا کرے کہ مری ارضِ پاک میں اترے
وہ فصلِ گل کہ جسے اندیشۂ زوال نہ ہو

بھولی بسری یادیں

1965ء کی جنگ اور سید ابوبکر غزنوی رحمہ اللہ

تحریر

جناب مولانا محمد یوسف انور

جماعتی رسائل ''اہل حدیث'' اور ''الاعتصام'' کے حالیہ شماروں میں فاضل دوستوں حافظ عبدالاعلیٰ (برطانیہ) اور مولانا عمر فاروق سعیدی کے تحریر کردہ مضامین نظر سے گذرے جن میں انہوں نے حضرت مولانا سید ابوبکر غزنویؒ کے افکار ومقالات کے اقتباسات نقل کیے ہیں۔ بلاشبہ سید صاحب علیہ الرحمۃ ایک نابغۂ روزگار شخصیت کے مالک تھے جن کے علم وادب میں ڈوبے ہوئے خطابات اور وقتاً فوقتاً کی جانے والی تقریریں آج بھی جب یاد آتی ہیں تو کانوں میں رس گھولتی ہیں اور عمل وکردار کو سنوارنے کی ترغیب دلاتی ہیں۔ سید صاحب کو اس دنیائے آب وگل سے رخصت ہوئے کتنے ہی برس بیت گئے ہیں مگر ان کے شگفتہ اور کلٹ دار جملے فصیح وبلیغ گفتگو اور نرالا طرزِ تکلم بھلائے نہیں بھولتا۔

سید صاحب کی انہی بھولی بسری یادوں کو ذہن میں تازہ کرتے ہوئے یہ سطور قلمبند ہوگئیں۔ جنگ ستمبر کے بارے میں کہنا چاہیے کہ یہ جنگ پاکستان کے عوام اور پاکستانی افواج کے جذبۂ ایمانی کا وہ روشن اور شجاعت آمیز باب ہے جس کی مثال جنگی تواریخ میں بہت کم ملتی ہے۔ اس اجمال کی تفصیل اس طرح ہے کہ ۶ ستمبر ۱۹۶۵ء کو بھارت نے سارے بین الاقوامی معاہدوں اور معاملات کو بالائے طاق رکھ کر بغیر اعلان جنگ کے رات کے اندھیرے میں بزدلوں کی طرح لاہور پر تین اطراف سے حملہ کر دیا' اس وقت بھارتی حکمرانوں کی یہ خام خیالی تھی کہ بھارت چونکہ بہت طاقتور ملک ہے اور تمام بین الاقوامی طاقتیں بھارت کی مدد میں ہیں اور اسے یہ گھمنڈ بھی تھا کہ بھارت ۲۷ گھنٹوں کے اندر نہ صرف لاہور پر قبضہ کر لے گا بلکہ سارے مغربی پاکستان پر بھی قابض ہو جائے گا۔ مگر پاکستان کی تینوں مسلح افواج نے بھارت کے اچانک حملے کا جواب دینے میں کمال کی فوجی مہارت اور شاندار ہنرمندی کا مظاہرہ کیا جبکہ بھارت نے بغیر اعلان جنگ کے رات کی تاریکی میں لاہور کے تین گاؤں بیدیاں' برکی اور واہگہ پر حملہ کر دیا۔ یہی وہ جنگ ہے جس میں ٹینکوں کی جنگ میں ہماری فوج کے جانباز سپاہی ٹینکوں کے نیچے اپنے جسم کے ساتھ بم باندھ کر لیٹ گئے اور یوں ان ٹینکوں کے حملے کو پسپا کر دیا۔ برکی کے دفاع کی ذمہ داری میجر راجہ عزیز بھٹی کے سپرد تھی' وہ ایک مکان کی چھت پر بیٹھ کر دوربین کے ساتھ جنگ کے میدان کا جائزہ لے رہے تھے۔ جب انہوں نے بھارتی فوجوں کو بڈیارہ کی طرف بڑھتے دیکھ کر اپنی توپوں کو فائر کھولنے کا حکم دیا تو دشمن کے بہت سے سپاہی مارے گئے۔ دشمن نے ہوائی جہازوں کے ذریعے سے بھی بمباری کی اور اس کے بعد ٹینکوں سے ایک زبردست حملہ کر دیا لیکن میجر راجہ عزیز بھٹی شہید نے اپنے صرف ۱۵۰ ساتھیوں کے ساتھ مل کر بھارتی ٹینکوں کو تباہ کر دیا۔

دشمن اور پاکستانی فوج کے درمیان بی آر بی نہر تھی مگر بھارتی فوج کے بے شمار جتن اختیار کرنے کے باوجود اس نہر کو عبور نہ کرنے دیا گیا۔ اسی زبردست معرکے میں میجر عزیز بھٹی شہید ہو گئے جنہیں پاکستانی فوج کا ہی نہیں بلکہ پاکستان کا سب سے بڑا فوجی اعزاز نشانِ حیدر دیا گیا۔

جب بھارت نے بغیر اعلان جنگ کے رات کی تاریکی میں لاہور کے تین گاؤں بیدیاں' برکی اور واہگہ پر حملہ کر دیا

اسی طرح سیالکوٹ کے قریب چونڈہ کے محاذ پر بھی افواج پاکستان نے ٹینکوں کی تاریخی جنگ میں بھارتی سورماؤں کے دانت کھٹے کیے اور ان کی جارحیت کا منہ توڑ جواب دیا۔ جبکہ چونڈہ کے اس محاذ پر بھارت نے ۶۰۰ ٹینکوں سے حملہ کیا تھا اور یہ سارے ٹینک ہمارے دلیر اور جری جوانوں نے کباڑ میں تبدیل کر دیئے تھے۔

ستمبر ۱۹۶۵ء کی اس سترہ روزہ جنگ کے دوران افواج پاکستان کے جذبۂ جہاد کو اجاگر کرنے اور پوری قوم کے حوصلے بلند رکھنے میں ہمارے ممدوح مولانا سید ابوبکر غزنویؒ کی ریڈیو پر نشر ہونے والی تقریروں نے بڑا کردار ادا کیا۔ چالیس سال قبل کے اس زمانے میں ٹیلی ویژن تو نہ تھا' ریڈیو بھی محلّہ کے چند گھروں میں نظر آتے تھے۔ جنگ کے دوران تازہ خبروں کو سننے کے لیے بعض دکانداروں نے ٹرانسسٹر خریدے ہوئے تھے جن کے ارد گرد لوگوں کا جمگھٹا لگا رہتا تھا۔

سترہ روزہ جنگ کے ان دنوں میں رات ۸ بجے کی تفصیلی خبروں کی بڑی اہمیت تھی خبروں سے قبل یا فوراً بعد آدھ پون گھنٹہ سید صاحب کی تقریر نشر کی جاتی۔ ان کی شعلہ نوا خطابت اور آواز کی گھن گرج سامعین کے دلوں میں اترتی چلی جاتی' مرتب ومربوط تقریر اور الفاظ کا چناؤ کچھ ایسا سماں باندھتا کہ سننے والے عش عش کرتے۔ پھر موضوع سخن جہاد اور اس میں قوم کو مکمل اتحاد واتفاق کی تلقین کی موزونیت ان کی تقریر اور بیان وکلام کو دوچند کر رہی ہوتی۔ اکثر وہ ﴿قَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ﴾ پر اظہار خیال فرماتے' کبھی وہ ﴿اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تُتْرَكُوْا وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ﴾ کی تشریح فرماتے۔ کبھی ﴿اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ﴾ کی تفسیر ذکر فرماتے۔ غرضیکہ جنگی حالات کے تناظر میں اسلام کے تصور جہاد کو فصاحت وبلاغت کی چاشنی سے بھرپور اور عربی' اردو وفارسی اشعار سے ایسی خوبی سے مزین فرماتے کہ اگلے روز کی تقریر کے لیے عوام بے قرار اور منتظر رہتے۔

سید صاحب کی روز مرہ کی ان تقریروں کے اثرات تھے کہ دشمن کے جہاز جب لاہور کی فضا میں نمودار ہوتے تو پاکستانی ایئرفورس کے جہاز انہیں آڑے ہاتھوں لیتے اور بھارتی جہازوں پر ایسے جھپٹتے ہوئے حملہ آور ہوتے کہ انہیں واپس بھاگنے نہ دیتے بلکہ ٹکڑے ٹکڑے کر کے نیچے گرا دیتے۔

باقی صفحہ 27 پر

توحید آباد میں سہ روزہ اجلاس کی روئیداد

اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان کی مرکزی کابینہ عاملہ اور ضلعی صدور وسیکریٹری صاحبان کا اہم سہ روزہ اجلاس ۲۹، ۳۰، ۳۱ اگست ۲۰۱۴ء بروز جمعہ تا اتوار مدرسہ سلفیہ تحفیظ القرآن توحید آباد گلیات ضلع ایبٹ آباد میں منعقد ہوا۔ دور دراز کا سفر ہونے کے باوجود تنظیمی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے اور سیر وسیاحت کی غرض سے ذمہ داران کثیر تعداد میں اجلاس میں شریک ہوئے۔ توحید آباد کا مدرسہ سلفیہ الحاج میاں فضل حق مرحوم اور میاں نعیم الرحمٰن مرحوم کی عظیم یادگار ہے۔ نماز عشاء کے بعد باہمی تعارف ہوا اور مرکزی سیکریٹری جنرل حافظ فیصل افضل شیخ اور جناب حافظ محمد سلمان اعظم نے تنظیمی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ نماز فجر کے بعد جامع مسجد اہل حدیث میں حافظ مقصود احمد سلفی آف گوجرانوالہ نے درس قرآن دیا۔ ۱۰ بجے دوسری نشست کا آغاز قاری خلیل الرحمٰن مجاہد کی تلاوت سے ہوا۔ سابق صدر قاضی ریاض قدیر صدارت فرما رہے تھے۔ اتفاق رائے سے طے پایا کہ ۱۹ اکتوبر بروز اتوار کو لاہور تا خان پور نفاذ اسلام ٹرین کارواں کا انعقاد کیا جائے گا۔ اعلیٰ سطح پر اس کارواں کو کامیاب بنانے کے لیے تمام مقامی ذمہ داران محنت کریں گے۔ اس نشست میں مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل ایبٹ آباد کے امیر مولانا عتیق الرحمٰن نے خطاب کیا اور قاضی ریاض قدیر نے اپنے خطاب میں کارکنوں کے جذبات کو گرمایا۔

نفاذ اسلام ٹرین کارواں کو کامیاب بنانے کے لیے حافظ فیصل افضل شیخ کی سربراہی میں ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جس کے ممبران حافظ عمران تبسم، منظور الٰہی، عامر صدیقی، ملک عبدالکریم، ذوالفقار فاروقی، محمد حسن سلفی اور سیف اللہ کمیر پوری ہوں گے۔

نمازِ ظہر کے بعد مولانا محمد ابراہیم محمدی نے درس قرآن دیا۔ تیسری نشست شروع ہوئی، تربیتی نصاب اور نشستوں کے حوالے سے گفتگو ہوئی۔ اہم موضوعات پر تربیتی نصاب مرتب کیا جائے گا۔ جو کارکنان کی اصلاح وتربیت کے لیے لازمی طور پر پڑھایا جائے گا۔ نصاب کی ترتیب کے لیے ایک کمیٹی بنائی گئی جس کے سربراہ حافظ ذاکر الرحمٰن صدیقی ہوں گے۔ ممبران میں حافظ قسیم، مقصود الرحمٰن سلفی، ابراہیم محمدی، نعیم الرحمٰن شیخوپوری، عمر فاروق کیلانی، حافظ سلمان اعظم اور سیف اللہ کمیر پوری ہوں گے۔

ڈویژن سطح پر تربیتی نشستیں ۱۴ ستمبر گوجرانوالہ، ۲۱ ستمبر لاہور اور ۲۸ ستمبر کو ساہیوال میں ہوں گی جس میں مرکزی قائدین شرکت فرمائیں گے۔ باقی ڈویژنز میں ٹرین کارواں کے بعد ہوں گی۔ نماز عصر کے بعد حافظ محمد قسیم نے درس قرآن دیا۔ تمام شرکاء نے نتھیا گلی، کالا باغ، ایوبیہ کی سیر کی اور قدرتی مناظر دیکھ کر لطف اندوز ہوئے۔ نماز مغرب کے بعد مولانا حافظ نعیم الرحمٰن شیخوپوری نے خطاب کیا۔ نماز عشاء کے بعد مولانا محمد عرفان آف ڈسکہ نے خطاب کیا۔ ۹ بجے چوتھی اور آخری نشست شروع ہوئی۔ مہمانان گرامی قدر جناب حافظ محمد یونس آزاد، شیر اہل حدیث مولانا محمد نعیم بٹ اور رانا محمد خلیق خاں پسروری، جناب حافظ شفیق الرحمٰن یزدانی تشریف لا چکے تھے۔ مہمانان گرامی نے اپنے اپنے قیمتی فرمودات سے یوتھ فورس کے جوانوں کو مسحور کیا۔ توحید آباد جامع مسجد کے خطیب مولانا قاری فاروق احمد نے تمام شرکاء کا شکریہ ادا کیا کہ آپ لمبی مسافت طے کر کے ہمارے پاس تشریف لائے۔ اہل حدیث یوتھ فورس ضلع ایبٹ آباد کے جنرل سیکریٹری حافظ محمد ناصر نے بھی خطاب کیا، مولانا حافظ شفیق الرحمٰن کی دعا پر اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ اہل حدیث یوتھ فورس ڈسکہ کے ذمہ داران نے حافظ سلمان اعظم کی نگرانی میں انتظامی امور بحسن وخوبی سرانجام دیئے۔ وحید الزماں رند اور ملک عبدالکریم نے خدمت کر کے خوب داد وصول کی۔ پیغام ٹی وی کے نمائندگان بھی توحید آباد پہنچے۔ مدرسہ سلفیہ کی چھت پر قاری فاروق احمد، حافظ محمد عمران تبسم، مولانا محمد ابراہیم محمدی اور حافظ مقصود احمد سلفی کے خطابات ریکارڈ کیے۔ سیر وسیاحت کے عنوان پر اور پاکستان کی عظمت کے عنوان پر پروگرام ریکارڈ کیا جس میں عوام کے تاثرات لیے گئے۔ اس تین روزہ اہم اجلاس سے فراغت پانے کے بعد تمام ذمہ داران ایبٹ آباد پہنچے، مین بازار جناح چوک میں ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کی جو کہ بعد نماز ظہر تا مغرب جاری رہی۔ عوام کا جم غفیر تھا۔ کانفرنس بڑی مثالی تھی۔ احتجاجی دھرنوں کی وجہ سے تمام شرکاء کو سفر میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔

منجانب: عطاء الرحمٰن حقانی

مجلس اعلیٰ برائے افتاء تحقیقات اسلامی ہند

احکام شرعیہ اور علوم اسلامیہ کی تدریس میں فن افتاء کو بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ قرآن کریم کی متعدد آیات میں اس لفظ کے اشتقاق اور متعدد استعمالات اس اہمیت کے مظہر ہیں، جہاں فن افتاء کے درپیش مسائل کی گتھیوں کو احسن طریقے سے سلجھایا جاتا ہے۔ وہیں علوم شرعیہ کے حاملین مفتیان عظام کے علمی خزائن سے ایسے جواہر نفیسہ کا ظہور ہوتا ہے جو متلاشیان حق کے لیے در ویاقوت سے زیادہ وقیع اور اہم ہوتے ہیں اور سوال کرنے والوں کے لیے تسلی وتشفی اور اطمینان کا سامان بہم کرتے ہیں۔

عصر حاضر میں امت مسلمہ کی صحیح رہنمائی اور ایک ہی مسئلہ میں مختلف جوابات سے جو اضطراب وانتشار اور کشمکش پائی جاتی ہے اس کے سدباب کے لیے علماء کرام اور مفتیان عظام حفظہم اللہ تعالیٰ پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے جس کا نام باتفاق رائے عربی زبان میں "المجلس الاعلی للافتاء والبحوث الاسلامیہ بالھند" اور اردو زبان میں: "مجلس اعلیٰ برائے افتاء وتحقیقات اسلامی ہند" ہوگا۔ اس کے لیے چند علماء کرام پر مشتمل ایک مجلس عاملہ تشکیل دی گئی ہے۔

مجلس کے اہداف ومقاصد اور ذمہ داریاں:

- فہم سلف کی روشنی میں کتاب وسنت کی تشریح
- مختلف فیہ مسائل میں قرآن وحدیث اور اقوال سلف کی روشنی میں امت مسلمہ کی رہنمائی

مجلس اعلیٰ برائے افتاء وتحقیقات اسلامی ہند کی ذمہ داریاں:

- درپیش مسائل میں مفتیان مجلس سے رجوع کرنے کے بعد کتاب وسنت کی روشنی میں فتویٰ صادر کرنا۔
- اختلافی مسائل میں حتی الامکان اتفاق کی صورت پیدا کرنے کی کوشش کرنا۔
- وقتاً فوقتاً جدید مسائل پر فقہی سیمینار منعقد کرنا۔
- فقہی وتحقیقی مجلّہ کا اصدار۔
- جماعت اہل حدیث کے اکابر علماء کی فقہی خدمات کا تعارف اور ان کے فتاویٰ کی طباعت۔
- مسلک اہل حدیث پر کیے جانے والے فقہی الزامات کا رد۔
- جدید وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے فقہی اور دینی مسائل میں مسلمانوں کی رہنمائی کرنا۔
- اندرونی وبیرون ملک فتاویٰ کمیٹیوں سے تعلقات استوار کرتے ہوئے اتفاق ویکجہتی کی کوشش کرنا۔

ضروری اعلان

تمام ضلعی شہری امراء و ناظمین اور مقامی جماعتی ذمہ داران و کارکنان سے گذارش ہے کہ ملک میں حالیہ شدید سیلاب سے متاثرین کے لیے اپنے اپنے علاقوں سے تعاون جمع کر کے متاثرہ علاقوں میں پہنچائیں۔ مرکز کو آگاہ کریں۔ مصیبت کی اس گھڑی میں اپنے ہم وطن بھائیوں کے دکھ میں شریک ہوں۔ الحمدللہ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان اب تک لاکھوں مالیت کے فنڈز متاثرہ علاقوں میں پہنچا چکی ہے۔ اس کے لیے جن جن جماعتوں/ افراد نے تعاون کیا ہے ہم ان کے مشکور ہیں۔

منجانب: حافظ شاہد امین، چیئرمین شعبہ خدمت خلق، مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان 0300-6127792

عمران اور قادری کا ایجنڈا ملک کو عدم استحکام سے دوچار کرنا ہے۔ پروفیسر ساجد میر

جنرل (ر) اسلم بیگ نے جس سازش کو بے نقاب کیا ہے وہ دھرنے والوں کے خلاف ایف آئی آر ہے۔

سیاسی وعسکری قیادت کو ایک بار پھر دھرنے ختم کرانے کیلئے حکمت عملی طے کرنا ہوگی، ورنہ جمہوریت کو خطرات لاحق رہیں گے۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سربراہ سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ عمران اور قادری کا ایجنڈا ملک کو عدم استحکام سے دوچار کرنا ہے۔ طالبان کے بعد ملک کو سیاسی، سفارتی اور معاشی لحاظ سے سب سے زیادہ نقصان دھرنے والوں نے پہنچایا۔ بہت ہو چکا اب ریاست کو اپنی رٹ قائم کرنا ہوگی۔ مرکزی دفتر 106 راوی روڈ میں علماء کے مختلف وفود سے گفتگو کرتے ہوئے انکا کہنا تھا کہ انتہائی حالات میں طاقت کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔ جانی نقصان پہنچائے بغیر دھرنا ختم کرنے کے لیے تمام اقدامات کرنا ہوں گے۔ زیادہ دیر تک ملکی نظام عضو معطل نہیں رکھا جاسکتا۔ امریکہ کا معاملہ ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور کھانے کے اور والا ہے۔ جنرل (ر) اسلم بیگ نے جس سازش کو بے نقاب کیا ہے وہ دھرنے والوں کے خلاف ایف آئی آر ہے۔ سیاسی وعسکری ماہرین سب ایک زبان بول رہے ہیں کہ عمران قادری اتحاد بین الاقوامی کھیل کا حصہ ہیں۔ خدانخواستہ ملک تقسیم ہوا یا جمہوریت کی بساط لپیٹی گئی تو اسکے ذمہ دار کزنز ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ ایک سازش کے تحت دھرنوں کے ذریعے اسلامی اور ملی اقدار کا جنازہ نکالا جارہا ہے۔ ہمارا عزم ہے کہ آئین کی حکمرانی، جمہوریت، پارلیمنٹ اور ریاستی اداروں کے استحکام پر کوئی آنچ نہیں آنے دی جائیگی۔ انہوں نے کہا کہ دھرنے والے اپنے طرز عمل پر نظر ثانی کریں اور انتشار کا راستہ ترک کردیں، جمہوریت میں مسائل اور معالات سڑکوں پر نہیں، پارلیمنٹ میں حل اور طے ہوتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قوم امتحان میں ہے اور سب سے زیادہ امتحان سیاسی عسکری قیادت کا ہے تاہم عسکری قیادت کا یہ کہنا کہ ''فوج قومی خواہشات پوری کرنے میں کبھی پیچھے نہیں ہٹے گی'' کافی معنی خیز ہے۔ سوال یہ ہے کہ قوم کی خواہشات کی تشریح کون کرے گا۔؟ ہم سمجھتے ہیں کہ سیاسی وعسکری دونوں قیادتوں کو ایک بار پھر دھرنے ختم کرانے کیلئے حکمت عملی طے کرنا ہوگی۔ جب تک دھرنے موجود ہیں، جمہوریت کو خطرات لاحق رہیں گے۔

سعودی عرب کا استحکام عالم اسلام کا استحکام ہے۔ پروفیسر ساجد میر

ہمیشہ ہر مشکل گھڑی میں سعودی عرب نے پاکستان کا ساتھ دیا ہے، عبدالغفار روپڑی

سعودی عرب کے قومی دن پر سعودی فرمانروا شاہ عبداللہ کے نام پاکستانی علماء کے تہنیتی پیغامات

لاہور (ایکسپریس) مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سربراہ سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ سعودی عرب اور پاکستان کے مابین تعلقات میں پختگی، گرمجوشی اور مثالی پن واضح دکھائی دیتا ہے۔ یہ تعلقات دین، ثقافت اور باہمی عادات میں ہم آہنگی کی صورت میں نظر آتے ہیں۔ سعودی عرب خوشی وغم کے موقع پر پاکستان کے شانہ بشانہ کھڑا ہوتا ہے اور دونوں ممالک کے عوام کے مابین روابط کی بہتری کے لیے ہمیشہ کوشاں رہا ہے۔ سعودی عرب کے ۸۳ ویں قومی دن کے موقع پر انہوں نے سعودی فرمانروا شاہ عبداللہ کے نام اپنے تہنیتی پیغام میں کہا کہ سعودی عرب نے اپنے قیام کے دن سے ہی امت اسلامیہ کی خدمت کو اپنا شیوہ بنایا ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم حرمین شریفین کے تحفظ کے لیے ہر قسم کی قربانی دیں گے۔ سعودی عرب کا استحکام عالم اسلام کا استحکام ہے۔ ہم یوم الوطنی کے موقع پر سعودی قیادت کو مبارک باد پیش کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں سعودی عرب کے قومی دن کے حوالے سے جماعت اہل حدیث پاکستان کے زیر اہتمام ایک خصوصی تقریب کا انعقاد کیا گیا جس میں حافظ عبدالغفار روپڑی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان اور سعودی عرب کے درمیان دوستی کے انتہائی گہرے اور مضبوط تعلقات ہیں۔ سعودی عرب نے ہمیشہ مشکل کی ہر گھڑی میں پاکستان کا ساتھ دیا ہے اور اسلامی ممالک کا سربراہ ہونے کا صحیح معنوں میں حق ادا کیا ہے۔

ذمہ دارانِ جمعیت وعلمائے کرام (تتلے عالی گوجرانوالہ) کی مرکز آمد

مرکزی جمعیت اہل حدیث حلقہ تھانہ تتلے عالی گوجرانوالہ کے علماء نے علامہ اعجاز احمد رحمانی کی قیادت میں مرکز اہل حدیث ۱۰۶ راوی روڈ کا وزٹ کیا جس میں پیغام سٹوڈیو چینل کو بھی دیکھا، وفد میں امیر حلقہ مولانا سید محمد بلال طاہر، ناظم قاری نعیم احمد، مولانا عبداللہ صدیقی، حافظ سید مزمل، قاری محمد الیاس قمر، قاری ریاض بھٹوی، اور قاری محمد اشفاق شامل تھے۔ مرکز اہل حدیث آمد کے بعد انہوں نے ناظم مرکز حافظ بابر فاروق رحیمی، ہفت روزہ اہل حدیث کے مدیر اعلیٰ جناب بشیر انصاری اور مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب کے ناظم دفتر عبدالرحیم قریشی سے ملاقات کی۔ وفد کے اعزاز میں صوبائی جمعیت کی طرف سے پر تکلف ظہرانہ دیا گیا۔ بعدازاں وفد کے شرکاء کو مرکزی سیکریٹریٹ اور پیغام ٹی وی کے تمام شعبہ جات کا تفصیلی وزٹ کروایا گیا اور مکمل بریفنگ دی گئی۔ وفد کے شرکاء نے قائدین مرکزی جمعیت اہل حدیث علامہ پروفیسر ساجد میر اور ڈاکٹر حافظ عبدالکریم کی خدمات کو زبردست خراج تحسین پیش کیا جن کی کوششوں اور کاوشوں سے جماعت کو دن دگنی رات چوگنی ترقی ملی۔ وفد نے امید ظاہر کی کہ امیر محترم اور ناظم اعلیٰ کی قیادت میں جماعت ترقی کی جانب گامزن رہے گی۔ ان شاء اللہ العزیز۔ (ادارہ)

سیرت تاجدار انبیاء کانفرنس

بمقام مدرسہ محمدیہ سلفیہ گلانوالہ تحصیل پسرور، بتاریخ ۱۲ اکتوبر بروز جمعرات بعد نماز عشاء، زیر صدارت مفتی کفایت اللہ شاکر ناظم تبلیغ پنجاب۔

مقررین: مولانا سید سبطین شاہ نقوی، مولانا منظور احمد، مولانا محمد یوسف پسروری، مولانا محمد نواز چیمہ، مولانا محمد اکرم زاہد بھٹوی، مولانا حافظ محمد عثمان شاکر، صاحبزادہ ابوبکر سلطان یزدانی۔

الداعی الی الخیر: قاری سیف الرحمٰن توحیدی مہتمم مدرسہ ہذا

اصلاحِ معاشرہ کانفرنس

بمقام جامع مسجد توحید اہل حدیث سرائے شاہ فتح تحصیل پسرور، بتاریخ ۸/ اکتوبر بروز بدھ بعد نماز عشاء زیر صدارت مفتی کفایت اللہ شاکر ناظم تبلیغ پنجاب۔

مقررین: مولانا منظور احمد، مولانا حافظ عبدالباسط شیخوپوری، مولانا محمد نواز چیمہ، مولانا بشیر احمد شاکر قلعہ احمد آباد

منجانب: حافظ سیف الرحمٰن عاصم سرپرست A.Y.F تحصیل پسرور

اخبار الجماعۃ

دروس قرآن پروگرام

مرکزی جمعیت اہل حدیث واہل حدیث یوتھ فورس ہری پور نے درسِ قرآن وحدیث کا سلسلہ رمضان سے پہلے کمیونٹی سنٹروں میں شروع کر دیا تھا۔ ۶ ستمبر ۲۰۱۴ء بروز ہفتہ بعد نماز مغرب کمیونٹی سنٹر محلہ ملک پورہ میں مولانا عطاء الرحمٰن ہزاروی نے عقیدہ توحید سے محبت اور شرک سے نفرت پر مؤثر درس قرآن دیا۔

۳۰ اگست ۲۰۱۴ء بروز اتوار بعد نماز مغرب صدر اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان حافظ ذاکر الرحمٰن صدیقی نے اسی کمیونٹی سنٹر محلہ ملک پورہ ہری پور میں نوجوانوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اہل حدیث یوتھ فورس کا مقصد ملک میں نفاذ اسلام اور دکھی انسانیت کی خدمت کرنا ہے۔ پاکستان A.Y.F کے سابق صدر قاضی ریاض قدیر نے کہا ہماری زندگی کا مقصد نفاذ اسلام ہے۔ ہم اسی منشور پر سلفی نوجوانوں کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کر رہے ہیں۔ ان کے ہمراہ حافظ عمران تبسم، حافظ منظور الٰہی اور مولانا نعیم الرحمٰن شیخوپوری بھی تشریف لائے تھے جنہوں نے نوجوانوں سے فرداً فرداً ملاقات کی اور جماعتی زندگی پر گفتگو کی۔

منجانب: حافظ محمد ابراہیم ناظم ضلع ہری پور

سیرت النبی ﷺ کانفرنس

مرکزی جمعیت واہل حدیث یوتھ فورس وریام ضلع جھنگ کے زیر اہتمام ۲۱ ستمبر ۲۰۱۴ء بروز اتوار بعد نماز عشاء سیرت النبی ﷺ کانفرنس کا انعقاد ہوا جس میں پروفیسر حافظ عبدالرزاق ساجد، قاری صبغت اللہ احسن، صاحبزادہ حافظ عبدالعلیم یزدانی اور قاری جمیل اجمل نے خطابات فرمائے۔ علاقہ وریام میں ماہانہ درس قرآن قاری جمیل اجمل صاحب ارشاد فرماتے ہیں۔

منجانب: سیف اللہ جنجوعہ 0300-7684804

درخواست دعائے صحت

میرے برادر اکبر مولانا قاری ابوعمر محمد عمران یوسف میر محمدی خطیب مسجد طیبہ اہل حدیث رحمان گلی نمبر ۲ الحدید بازار لاہور ان دنوں صاحب فراش ہیں، ان کے معدے کا آپریشن ہوا ہے۔ قارئین کرام سے ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لیے خصوصی دعاؤں کی استدعا ہے۔

منجانب: ابوطلحہ ثناء اللہ شاہد قصوری ناظم تحصیل رحیم یار خان

ضروری اعلان

درج ذیل اساتذہ کرام کو گذشتہ ماہ رمضان کے بعد نئے تعلیمی سال سے ادارہ سے فارغ کر دیا گیا ہے۔ اس طرح ان کا اب جامعہ محمدیہ اوکاڑا سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہ ہے اور نہ ہی ادارہ ان کے کسی قسم کے قول وفعل کا ذمہ دار ہوگا۔ 1 قاری عبدالمجید صاحب 2 مولوی محمد اسلم صاحب 3 مولوی عثمان قادر صاحب 4 مولوی محی الدین کنگن پوری

بذریعہ اعلان ہذا درج بالا اساتذہ سے درخواست ہے کہ وہ اپنے ذمہ کتب وقرض حسنہ کی رقم اپنی پہلی فرصت میں واپس فرمائیں۔ جزاکم اللہ خیرا

منجانب: ناظم دفتر جامعہ محمدیہ اوکاڑا

مبارک باد

مرکزی جمعیت اہل حدیث واہل حدیث یوتھ فورس تحصیل ایبٹ آباد کے زیر انتظام اقصیٰ سنٹر للبنات دکھن تنزیلہ گلیات کی ہونہار طالبات وفاق المدارس السلفیہ پاکستان کے امتحانات میں صوبہ K.P.K میں نمایاں پوزیشن حاصل کی ہے۔ اس پر پرنسپل جامعہ اور جملہ اساتذہ کو مولانا الیاس مشتاق امیر تحصیل ایبٹ آباد ودیگر احباب مبارک باد پیش کرتے ہیں۔

منجانب: آصف مسعود صدر A.Y.F تحصیل ایبٹ آباد

فوری رشتہ درکار

پہلی بیوی موجود دوسری شادی کے لیے فوری رشتہ عمر ۴۱ سال، سلفی جوان کے لیے کنواری باپردہ نمازی لڑکی کا فوری رشتہ درکار ہے کوئی جہیز اور کوئی ڈیمانڈ نہیں۔ لڑکے کا اپنا ذاتی مکان، ذاتی کاروبار ہے۔ آمدن ۷۰،۰۰۰ ہے۔

رابطہ: مرزا آفتاب اقبال۔ جہلم 0334-5547994

شادی کے مفت تحفے

اپنی بچیوں کی شادی کے لیے صرف ایک خط لکھ کر یا صرف ایک کال کر کے ترجمہ والا قرآن پاک اور اسلامی بکس بالکل مفت حاصل کریں۔

منجانب: مرزا آفتاب اقبال، ڈاکخانہ خورد ضلع جہلم

0334-5547994

خطبہ جمعۃ المبارک

۱۰/ اکتوبر کا خطبہ جمعۃ المبارک مرکزی جامع مسجد اہل حدیث سرسید چک نمبر ۲۱ میں قائد اہل حدیث یوتھ فورس محترم جناب ذاکر الرحمٰن صدیقی صاحب پڑھائیں گے۔

منجانب: حافظ محمد صابر، محمد شمعون، حافظ ریاض بدر

وی پی آ رہا ھے

جن قارئین کرام کا سالانہ چندہ ختم ہو چکا ہے انہیں ہفت روزہ اہل حدیث وی پی بھیجا جا رہا ہے۔ جسے وصول کرنا ان کا جماعتی واخلاقی فرض ہے۔ (ادارہ)

دعوتِ محمدیہ کانفرنس

بمقام جامع مسجد جلال اہل حدیث ناکھے، تحصیل پسرور۔ بتاریخ ۲۵/ اکتوبر بروز ہفتہ بعد نماز عشاء۔ زیر صدارت مفتی کفایت اللہ شاکر ناظم تبلیغ مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب، زیر قیادت مولانا محمد صدیق باجوہ منڈیکی بیریاں۔

مقررین: مولانا منظور احمد گوجرانوالہ، مولانا محمد عبداللہ نثار، مولانا قاری عبدالحفیظ فیصل آبادی، مولانا بشیر احمد شاکر قلعہ احمد آباد۔

منجانب: یاسر عنایت جنرل سیکریٹری A.Y.F ضلع سیالکوٹ

خطیب کے ضرورت مند

اُردو پنجابی کے تجربہ کار خطباء کو صرف خطبہ جمعۃ المبارک کے لیے جگہ درکار ہے ضرورت مند فی الفور رابطہ قائم کریں۔ خطیب فاؤنڈیشن

0336-3000730 - 0301-3115297

جوھر نایاب

جدید طبی ریسرچ — مایوس ہونا گناہ ہے۔

بے اولاد حضرات کے لئے قومی شفاخانہ نے 30 سالہ طبی ریسرچ کے بعد ایک ٹانک "جوھر نایاب" تیار کیا ہے۔ اسے استعمال کر کے اپنی تازہ رپورٹ کے ساتھ ملیں۔ ان شاء اللہ رپورٹ اچھی ہوگی۔

قومی شفاخانہ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ

0345-6213064

بمقام مرکز اہلحدیث مبارک مسجد مسلم بازار رحیم یار خان

0345 8404089

زیر صدارت
پروفیسر ساجد میر صاحب

زیر سرپرستی
حافظ رانا محمد خلیق خاں پسرور

عظیم الشان خطبات جمعۃ المبارک

ٹھیک 12:30 بجے

10 اکتوبر 2014
حضرت مولانا
صاحبزادہ عبدالرشید شورش
فاضل مدینہ یونیورسٹی سعودی عرب
آف فیصل آباد

عالم باعمل قاری القرآن
قاری محمد اویس آف رحیم یار خان

21 اکتوبر 2014
بروز منگل خصوصی خطاب
شیر پنجاب
مولانا منظور احمد آف گجرانوالہ

24 اکتوبر 2014
برادر یسین بلوچ
قاری القرآن
قاری محمد اسمٰعیل بلوچ
آف اوکاڑہ

شیخ الحدیث فاضل مدینہ یونیورسٹی
مترجم بخاری و مسلم فضیلۃ الشیخ
ابو محمد مولانا حافظ عبدالستار حماد حفظہ اللہ
آف گوجرانوالہ
بعد نماز جمعہ سوال و جواب کی خصوصی نشست ہوگی
اور شرکاء کے لئے کھانے کا اہتمام ہوگا

7 نومبر 2014
مقرر شعلہ بیان
رانا محمد شاہد
ضلعی ناظم تبلیغ
آف کوٹ سمابہ

14 نومبر 2014
فاضل مدینہ یونیورسٹی
حافظ ثناء اللہ زاہدی
آف صادق آباد

21 نومبر 2014
حضرت مولانا
حافظ محمد اسلم حنیف
فاضل مدینہ یونیورسٹی آف حیدرآباد

28 نومبر 2014
حق و باطل کی خونی
مناظر اہل حدیث
حضرت مولانا عبدالحق حقانی
آف گوجرہ

دینِ حق کی تعلیم تبلیغ و ترویج
کو جاری و ساری رکھنے کے لئے
تعاون کیجئے
اور
قربانی کی کھالوں
اپنے صدقات
خیرات و عطیات
سے
مدرسہ محمدیہ دارالحدیث
مرکز اہلحدیث مبارک مسجد
مسلم بازار رحیم یار خان

منجانب
مرزا افتخار بیگ

رابطہ: 0345-8404089

اشتہار خطیب
بجلی ہاؤس شہباز پور روڈ حاجی غلام مصطفیٰ Mob 0300 8675084

دالمیاں پرنٹر اینڈ پبلشرز
خالد محمود کبوہ 0300-8677204
شاہی روڈ رحیم یار خان

سنن ابن ماجہ

امام ابو عبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ القزوینی
المتوفی ۲۷۳ھ

ترجمہ: پروفیسر سعید مجتبیٰ سعیدی	تحقیق: علامہ ناصر الدین البانی	تخریج تنقیح و تصحیح: حافظ ندیم ظہیر
نظرثانی: شیخ الحدیث ابو محمد عبدالستار الحماد	مراجعت: حافظ زبیر علی زئی	تصدیر: حافظ صلاح الدین یوسف

مکتبہ اسلامیہ کی ایک منفرد اور جدید پیش کش

کتب ستہ میں شامل معروف کتاب سنن ابن ماجہ آسان فہم ترجمہ اور تحقیق و تخریج سے مزین

- ☆ کئی معتبر اور صحیح ترین نسخوں سے تقابل و موازنہ
- ☆ صحت و سقم کے اعتبار سے ہر حدیث پر واضح حکم
- ☆ مختصر مگر جامع و نافع تخریج کا اہتمام
- ☆ مطبوع نسخوں میں پائی جانے والی غلطیوں کی حتی الوسع اصلاح کی گئی ہے۔
- ☆ سادہ، سہل اور سلیس ترجمہ

ملنے کا پتا

مکتبہ اسلامیہ

لاہور: غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
042-37244973 - 37232369

فیصل آباد: بیسمنٹ سمٹ بینک بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوتوالی روڈ، فیصل آباد
041-2631204 - 2641204

Email: maktabaislamiapk@gmail.com, Visit on Facebook page: maktabaislamiapk

اسلامی لائبریری

مفید معلوماتی اور اصلاحی کتب انتہائی تبلیغی قیمت میں

اپنے گھر، دفتر اور ادارہ میں علم کی روشنی پھیلانے کیلئے لائبریری کی بنیاد رکھیے

نام کتاب	مصنف	تعداد جلد	تبلیغی قیمت	بذریعہ ڈاک اضافی چارجز
تفسیر ابن کثیر	ترجمہ: مولانا محمد جوناگڑھیؒ	5	1780	250
تفہیم القرآن	سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ	6	1680	250
صحیح بخاری	ترجمہ: علامہ وحید الزمانؒ	3	1580	250
سیرۃ النبی ﷺ	علامہ شبلیؒ / سید سلیمان ندویؒ	4	980	250
رحمۃ للعالمین ﷺ	قاضی سلیمان منصور پوریؒ / تلخیص و تحقیق میاں طاہر	مکمل	590	150
قصص القرآن	مولانا حفظ الرحمن سیوہارویؒ	2	490	150
تحفۃ العروس	محمد مبارک محمد سیوطیؒ / میاں طاہر	مکمل	280	75

گھر بیٹھے صرف ایک فون کال پر دینی رہنمائی حاصل کیجیے

• دینی • روحانی • کاروباری
مسائل کا قرآن و سنت کی روشنی میں حل

فتاویٰ ازہر

رابطہ کیلئے
میاں طاہر فاضل مدینہ یونیورسٹی
ایڈیٹر ماہنامہ صوت الحرمین
0314-3010777

عظیم خوشخبری

ان شاء اللہ تعالیٰ ہماری ادویات پہلی خوراک سے اثر اور مستقل آرام دیتی ہیں۔

(کورس ایک ماہ)

- ❀ نجات بواسیر کیپسیول
- ❀ السر معدہ سے نجات
- ❀ شوگرین کیپسول، فوری اثر مستقل آرام
- ❀ کمزوری مثانہ سے نجات

ریسرچ طبی سکالر حکیم فاروق اقبال نیو کرول شالامار ٹاؤن۔ لاہور
رابطہ بعد نماز عصر روزانہ 0321-4388612

طبیب قرشی ڈسپنسری کیمپ جیل۔ لاہور

خوشخبری

اہل حدیث یوتھ فورس

کے تمام ضلعی صدر اپنے شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی اور عہدے کے دستاویزی ثبوت کی فوٹو کاپی بھجوا کر عظیم کتاب رحمۃ للعالمین تحفۃً حاصل کریں۔

ڈاک خرچ بھی صوت الحرمین برداشت کرے گا۔

یہ پیشکش 31 اکتوبر 2014 تک کے لئے ہے۔

رابطہ کیلئے میاں طاہر فاضل مدینہ یونیورسٹی ایڈیٹر ماہنامہ صوت الحرمین
0314-3010777

ماہنامہ صوت الحرمین
ستار پلازہ ڈی گراؤنڈ سپلر کالونی فیصل آباد
alharmain777@gmail.com www.alharmain.org
0314-3010777

الفتح ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر

Al-Fatah
Loud Speaker Amplifier

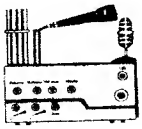

نیو ایمپلی فائر کی بہترین ورائٹی دستیاب ہے

ہمارے ہاں نئے و پرانے ایمپلی فائر، یونٹ، مائیک، ہارن، طوطی ہارن، سٹینڈ، U.P.S، کالم سپیکر بازار سے رعائت خریدیں نیز مرمت کوالیفائیڈ مکینک کے پاس تشریف لائیں۔

پروپرائیٹر محمد عثمان

Mob:0321-7432246
Mob:0334-7967107
Ph:055-4230167

نیائیں چوک نزد سٹی کالج گوجرانوالہ

نظریہ مفرد اعضاء

نظریہ مفرد اعضاء واضح کرتا ہے کہ ایک وقت میں مرض ہمیشہ ایک عضو رئیس کے خلیوں میں ہوتا ہے باقی اعضائے رئیسہ کے خلیات میں اُسکے اثرات ہوتے ہیں۔ علاج بھی اُسی بیمار عضو کا ہونا چاہیے کامیاب علاج کیلئے بیک وقت تین طریقے اپنانے ہوتے ہیں پہلا یہ کہ علاج با التدبیر کیا جائے یعنی جسمانی اور نفسیاتی طور پر مناسب ماحول مہیا کیا جائے دوسرا یہ کہ موافق غذا سے بیمار عضو رئیس کی نشوونما کی جائے۔ تیسرا یہ کہ موافق مفردات، مرکبات سے بیمار عضو رئیس کی حالت تسکین کو حالت تحریک میں لاکر صحت بحال کی جائے چنانچہ اسی طریق پر درج ذیل 15 روزہ کورسز تیار کیے ہیں اِن سے شفاء کاملہ وعاجلہ ہوگی انشاء اللہ۔

میرا طبی پس منظر یہ ہے کہ فاضل الطب والجراحت مستند درجہ اوّل ہوں 2 ایوارڈ اور 1 گولڈ میڈل لے چکا ہوں طبیہ کالج کا سابقہ لیکچرار ہوں مختلف دواساز اداروں کا ناظم اعلیٰ اور مختلف اجتماعات پر بطورِ حکیم بے شمار مریضوں کا علاج کر چکا ہوں۔ میرے تیار کردہ طبی کورسز میں کوئی نشہ آور کوئی زہریلی کوئی ایلوپیتھک دوائی نہیں ہے۔

جس لیبارٹریز سے چاہیں چیک کروالیں۔ ہمارے 15 روزہ کورسز درج ذیل ہیں

عصابہ	شوگر	کالی کھانسی	اپینڈکس	مالی خولیا	امراض مردانہ	عرق النساء	بال سفید ہونا	ٹی بی	ہیموفیلیا
شقیقہ	سلسل البول	ہچکی	عظم غدد	یوریا	امراض زنانہ	مہرے مل جانا	گنجا پن	دمہ	بے اولادی
بے خوابی	سوکڑا	خروج الاعضاء	دل کا دورہ	تقطیر البول	وجع المفاصل	تشنج وکزاز	بلڈ پریشر	کیرا	کمی ہارمونز
بندزلہ	سنگرہنی	چنبل	گیس	ٹینشن	تحجر المفاصل	برص	کمی خون	استسقاء	عنانت
لکنت	بول بستری	دائمی قبض	السر	بواسیر	گیٹھیا	رسولیاں	جنون	یرقان	ایزوسپرمیا
پتھری	خواب میں ڈرنا	کڑل پڑنا	اماس	اولادِ نرینہ	نقرس	دبلا پن	دل میں سوراخ	اعصابی کمزوری	سدا جوانی

کورسز بذریعہ ڈاک منگوانے کیلئے رقم پہلے بھیجیں
ملاقات کرنے کیلئے فون پر پہلے وقت لے لیں

پنجاب بینک ٹائٹل مبشر کریم بھٹی
لائف کرنٹ اکاؤنٹ نمبر
0214 0047930009
میزان بینک ٹائٹل عبدالکریم بھٹی
سیونگ اکاؤنٹ نمبر
7001 0101053034
عبدالکریم بھٹی
شناختی کارڈ نمبر
35103-1466875-3

حکیم حاجی عبدالکریم بھٹی نئی منڈی حبیب آباد (واں رادھارام) تحصیل پتوکی ڈویژن لاہور Jazz:0345-7545119,Telnor:0313-7545119

گولڈن
عرصہ 44 سال سے مسجدوں کی خدمت میں پیش پیش
ایمپلی فائیر لاؤڈ سپیکر (ریسنگ)
ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔
یونٹ، مائیک ہارسٹینڈ اور متعلقہ سپیکر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔
مکمل ایمپلی فائر خود تیار کردہ دستیاب ہیں۔
مساجد کے لئے خصوصی رعایت
نئی ورائٹی
U.P.S امپورٹڈ بھی دستیاب ہیں۔
چوک نیا نمیں زوٹی کالج گوجرانوالہ
0300-6430739
055-4213430

الکرم لاؤڈ سپیکر اینڈ ایمپلی فائر
نامور کاریگر
ایمپلی فائیر جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی ورائٹی)
نئے لاؤڈ سپیکر کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔
محمد زیشان ربانی 0343-6007696
فضل مارکیٹ دوکان نمبر 2 چوک نیا نمیں گوجرانوالہ
فون نمبرز: 055-4212804,4226706-0300-6430029

مساجد اور مدرسوں کیلئے خصوصی رعایت
پروپرائیٹر: ایم اکرام مغل (ماہر مکینک)
سرسار
ایمپلی فائیر لاؤڈ سپیکر اینڈ ساؤنڈ سسٹم
ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔
یونٹ، مائیک ہارسٹینڈ اور متعلقہ سپیکر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔
0333-8294645
055-4237974
0312-7343693
حافظ آباد روڈ چوک نیا نمیں زوٹی فضل مارکیٹ گوجرانوالہ

مثالی حفظ القرآن الکریم پروگرام

دوسرے سمسٹر کے لیے صرف دس نشستوں پر داخلہ جاری

حفظ القرآن پروگرام

منفرد خصوصیات

- چار سمسٹر پر مشتمل دو سالہ حفظ القرآن پروگرام
- بہترین تلفظ اور منزل کی پختگی
- تجوید وقراءۃ کے بنیادی اصولوں کی راہنمائی
- تربیت یافتہ اور ماہر اساتذہ کی زیر نگرانی
- پرسکون ماحول، سختی اور مار پیٹ سے مکمل اجتناب
- سمسٹر، ماہانہ، ہفتہ وار اور روزانہ کی منصوبہ بندی
- قیام وطعام کا بہترین اور معقول انتظام
- پرائمری پاس اور 9 تا 15 سال کے بچوں کی منفرد کلاسز
- رمضان میں قیام اور تراویح کی عملی مشق (Practice)
- آن لائن حفظ القرآن کی بہترین سہولت

داخلے کی آخری 13 اکتوبر 2014 ہے

شرائط داخلہ

- طالب علم پرائمری پاس اور ناظرہ قرآن کریم پڑھنے کی صلاحیت رکھتا ہو
- طالب علم کی عمر 9 سال سے کم اور 15 سال ہو زیادہ نہ ہو
- والد/سرپرست بوقت داخلہ ہمراہ ہو
- طالب علم صحت مند ہو اور صحت کا سرٹیفکیٹ ہمراہ ہو
- اپنے علاقے کے کسی معروف عالم دین کا تزکیہ ہمراہ ہو

نوٹ: داخلے کے بارے میں جملہ معلومات اور داخلہ فارم صبح 9 تا 1 بجے ادارے سے حاصل کیے جاسکتے ہیں یا ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کیے جاسکتے ہیں

الامانہ فاؤنڈیشن

مکان نمبر 756، سٹریٹ 19، جی الیون ون اسلام آباد

Cell: 0333-5254269/03335755729

www.alamanahpk.com-www.alqirat.com

E-Mail: info@alamanahpk.com- arhiiui@gmail.com

زیر سرپرستی

ام مسعودی بنت مولانا علی محمد سعیدی اللہ تعالیٰ بیگم حافظ عبدالرشید اظہر شہید اللہ تعالیٰ

Admission Open

داخلہ جاری ہے

کم رمضان المبارک سے

خوشخبری

وفاق المدارس السلفیہ سے الحاق شدہ

خوشخبری

بچیوں کی تعلیم و تربیت کیلئے انقلابی قدم

تمام تر سہولتوں سے مزین جنوبی پنجاب کی منفرد اور مثالی درسگاہ

جامعہ سعیدیہ سلفیہ للبنات

ایک علمی و دعوتی مرکز، رجوع الی الکتاب والسنۃ کی تحریک، جامع اور مکمل اسلامی نظام زندگی کا علمبردار ادارہ ہے

- سات سالہ کورس: علوم اسلامیہ (درس نظامی) مع میٹرک، ایف اے، بی اے
- ایک سالہ کورس: تجوید مع منزل
- تین سالہ کورس: حفظ مع مڈل
- دو سالہ کورس: عربی لنگویج مع گرائمر
- دو سالہ کورس: ترجمہ تفسیر و حدیث مع گرائمر

خصوصیات

- مسلکی تعصب اور فرقہ واریت سے پاک خالص علمی ماحول
- دینی علوم کے ساتھ ساتھ عصری تعلیم کا اہتمام
- تعلیم کے ساتھ ساتھ عملی تربیت کا اہتمام
- قیام و طعام اور علاج و معالجہ کی مثالی سہولیات
- کہنہ مشق مستند اور تجربہ کار معلمات کی خدمات
- اچھی کارکردگی کے حامل محنتی طالبات کیلئے گراں قدر انعامات

جید علماء کرام کے خصوصی تربیتی لیکچرز کا اہتمام

رابطہ

0333-5176493

065 - 2552317

-:Email:-

jamia.saeedia@hotmail.com

j.saeedia

ڈاکٹر حافظ مسعود عبدالرشید اظہر

رئیس المرکز الاسلامی الحدیث • الجامعۃ السعیدیۃ السلفیۃ للبنات خانیوال

سال تاسیس 1949

شیخ الجامعہ اوّل	شیخ الجامعہ دوم	شیخ الجامعہ سوم	مولانا قاری
محدث العصر مولانا حافظ محمد گوندلوی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 1985	شیخ الحدیث مولانا ابوالبرکات احمد رحمۃ اللہ علیہ متوفی 1991	شیخ الحدیث مولانا محمد اعظم رحمۃ اللہ علیہ متوفی 2011	محمد یحییٰ خان رحمۃ اللہ علیہ بھوجیانی متوفی 1997

علوم اسلامیہ کی معروف اور قدیم دینی درسگاہ

جامعہ اسلامیہ اہل حدیث

گلشن آباد گوجرانوالہ

اعلان داخلہ

قربانی

کی کھالوں کا بہترین مصرف طلبہ جامعہ اسلامیہ اہل حدیث

علمی سٹاف

شیخ الجامعہ
حضرت مولانا حافظ عباس انجم گوندلوی حفظہ اللہ
مصنف کتب کثیرہ

فضیلۃ الشیخ
حضرت مولانا حافظ عطاء اللہ ساجد حفظہ اللہ
فاضل مدینہ یونیورسٹی

فضیلۃ الشیخ
حضرت مولانا مقصود احمد سلفی حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ
حضرت مولانا حافظ عبدالسلام زاہد حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ
حضرت مولانا عبیدالرحمن عفیف حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ
حضرت مولانا حافظ انس نثار حفظہ اللہ

محترم جناب
قاری محمد اسماعیل حفظہ اللہ

رابطہ
055-4239698
0346-6565565

منجانب انجمن خدام اہل حدیث 6 گلشن آباد حافظ آباد روڈ۔ گوجرانوالہ

موسس اوّل
حضرت صوفی ولی محمد رحمہ اللہ
متوفی 1978ء

موسس ثانی
ابوالحسنات رحمہ اللہ مولانا علی محمد سعیدی
متوفی 1987ء

نشاۃ ثانیہ و تعمیر نو
شیخ القرآن والحدیث علامہ اسلام
ڈاکٹر حافظ عبدالرشید اظہر رحمہ اللہ شہید
شہادت 2012ء

تجدید عہد و عزم نو ار 2012ء
ڈاکٹر حافظ مسعود اظہر حفظہ اللہ

اعلان داخلہ

خوشخبری
جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ سے الحاق شدہ

تمام تر سہولتوں سے مزین جنوبی پنجاب کی منفرد اور مثالی درسگاہ

جامعہ سعیدیہ سلفیہ ®

ایک علمی و دعوتی مرکز، رجوع الی الکتاب والسنۃ کی تحریک، جامع اور مکمل اسلامی نظام زندگی کا علمبردار ادارہ ہے

چھ سالہ کورس
علوم اسلامیہ (درس نظامی)
مع
میٹرک، ایف اے، بی اے

ایک سالہ کورس
تجوید
مع
منزل

تین سالہ کورس
حفظ
مع
تجوید

دو سالہ کورس
عربی لینگویج
مع
گرائمر

خصوصیات

- مسلکی تعصب اور فرقہ واریت سے پاک خالص علمی ماحول
- تعلیم کے ساتھ ساتھ عملی تربیت کا اہتمام
- کہنہ مشق مستند اور تجربہ کار اساتذہ کی خدمات
- دینی علوم کے ساتھ ساتھ عصری تعلیم کا اہتمام
- قیام و طعام اور علاج و معالجہ کی مثالی سہولیات
- اچھی کارکردگی کے حامل محنتی طلبہ کیلئے گراں قدر انعامات

ڈاکٹر حافظ مسعود عبد الرشید اظہر

رئیس جامعہ سعیدیہ سلفیہ خانیوال

Email: jamia.saeedia@hotmail.com
0333 5176493 - 065-2552317

Weekly **AHL- E - HADITH**

CPL No 116

106, Ravi Road Lahore (54000)

Email: Weeklyahlehadith@yahoo.com

WEBSITE :www.ahlehadith.org

Head Office: 042-37729933

Fax: 042-37725525

Weekly Ahl-e- Hadith 042-37720257

Paigham Tv:042-37722876

المؤسسة الاسلامية الخيرية

ISLAMIC WELFARE TRUST UK

DONATE NOW!

WAR, FLOODS, EARTHQUAKES, DROUGHT AND FAMINE claim millions of lives Worldwide every year.

SUPPORT US TO HELP THE POOR AND NEEDY ACROSS THE WORLD ESPECIALLY PROVIDING EMERGENCY AID AT TIME OF DISASTERS

Islamic Welfare Trust UK aims to respond to disasters, to support the victims and the needy at time of crisis.

FOOD DISTRIBUTION • MEDICAL AID • TEMPORARY SHELTERS • CLOTHING • CLEAN DRINKING WATER • ASSESSING LONG TERM RECONSTRUCTION

AND ANY OTHER SUPPORT AND WELFARE SERVICES POSSIBLE

Even a SMALL contribution can make a BIG difference.

We request your generous support, zakah and sadaqah and donations to help those in need.

Children are dying due to malnutrition. Thousands are suffering from famine. There is an urgent need of food, water and medication to help those affected and suffering from the famine crisis in Thar, Sindh, Pakistan.

THARPARKAR FAMINE APPEAL

DONATE NOW

We need your urgent support for the victims of this devastating crisis. Your donations are urgently needed and will be greatly appreciated !

Islamic Welfare Trust has also established a FREE MEDICAL CENTRE in the area

For direct donations, please make cheques payable to:

ISLAMIC WELFARE TRUST UK

Account Number: 00872731

Sort Code: 30-00-03

Bank: Lloyds Bank plc

post your donations to:

PO BOX 16006, Birmingham B11 9FE

JustGiving

☐ I enclose a cheque/postal order made payable to ISLAMIC WELFARE TRUST UK

☐ £10 ☐ £25 ☐ £50

☐ £100 ☐ other _____

gift aid it

☐ Yes! I would like the tax to be reclaimed on any eligible donation or membership subscriptions that I have ever made or will make to Islamic Welfare Trust UK until further notice. I confirm that I pay an amount of UK income or capital gains tax at least equal to the tax that the Islamic Welfare Trust UK will reclaim

Thank you...may Allah reward you for your kind donation

Contact us today to donate for a noble cause.

ISLAMIC WELFARE TRUST UK

PO BOX 16006, Birmingham B11 9FE

0121 771 1774 / 07791 329 778

www.islamicwelfaretrust.co.uk • email: info@islamicwelfaretrust.co.uk

Charity Registration No. 1127549